میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان
بانی: شہید اجمل خاں میو
ماہنامہ
صدائے میو
لاہور
پاکستان
ستمبر 2026ء
چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
جلد نمبر 16 | سالانہ ممبر شپ :/1000 لائف ٹائم :/10000 خصوصی ممبر سالانہ /10000 | شمارہ نمبر 4
www.sadaemeo.com...FB:Sada-e-Meo News

میو یوتھ فورم کے زیر اہتمام
میو یوتھ ایکسیلنس ایوارڈ
12 ستمبر کو اسلام آباد میں ہوگا

ٹنڈو الہیار سندھ میں میو
کمیونٹی سنٹر کا سنگ بنیاد
اور پہلا شہید اجمل ایوارڈ

انجمن اتحاد و ترقی میوات پاکستان کا
الیکشن 15 نومبر کو ہوگا
الیکشن کمیٹی نے شیڈول کا اعلان کر دیا

پاکستان صدائے میو فورم
کے زیر اہتمام
لاہور اور ساہیوال بورڈ کا
سالانہ میو طلبہ کنونشن
3 اکتوبر
کو راشد لطیف آڈیٹوریم میں ہوگا

ذاتی مفادات کی خاطر
برادری کو بے وقوف بنانے کوشش کی جارہی ہے
ممتاز شفیق

مجھے صدر بنانے والے صرف اس وجہ سے انتشار پھیلا رہے ہیں کیونکہ ہم نے ان کی غیر قانونی باتیں ماننے سے انکار کیا

سیاست سے زیادہ برادری عزیز ہے، انجمن اتحاد و ترقی میوات پاکستان کے عبوری صدر کا انٹرویو

بزمِ روشنی

فرمانِ الٰہی
کوئی جائے پناہ نہیں!

اے نبی کہہ دیجئے! میں تو اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا'' کہہ دیجئے، میں تم لوگوں کے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا۔ کہہ دیجئے!''مجھے اللہ کی گرفت سے کوئی بچا نہیں سکتا اور اس کے دامن کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں پاسکتا۔ میرا کام اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ کی بات اور اس کے پیغامات پہنچاؤں (سورہ جن)

نماز اور روزِ قیامت اللہ کی اپنے بندے پر عنایت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ لوگوں کے اعمال میں قیامت کے دن سب سے پہلے جس بات کا محاسبہ کیا جائے گا وہ نماز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما:۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا (حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے) کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھو کیا اس نے اِسے مکمل طور پر ادا کیا تھا یا نامکمل چھوڑ دیا؟ پس اگر اس کی نماز مکمل ہوگی تو اس کے نامہ اعمال میں مکمل نماز لکھی جائے اور اگر نماز میں کچھ کمی رہ گئی ہوگی تو فرمائے گا کہ دیکھیں کیا میرے بندے نے کوئی نفلی عبادت کی ہوئی ہے؟ پس اگر اس نے نفلی عبادت کی ہوگی تو فرمائے گا میرے بندے کی فرض نماز میں جو کمی رہ گئی تھی وہ اس کے نفل سے پوری کردو۔ پھر تمام اعمال کا اسی طرح مواخذہ کیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

فرمانِ نبویؐ
جھنم کی آگ!

ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھے تھے اور فرمایا:۔ ''تمہاری آگ جسے تم جلاتے ہو جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے'' صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! ''اگر یہی آگ رہتی تو کافی ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا:'' وہ اس سے انہتر حصہ بڑھی ہوئی ہے ہر حصے کی گرمی اسی آگ کی طرح ہے''۔ (سنن الترمذی)

عورت کا درجہ مرد سے کم کیوں ہے؟

پنجاب کا سچا واقعہ ہے کہ میاں بیوی اپنے دو بچوں کے ساتھ کسی تقریب سے کار میں گھر کی طرف سفر کررہے تھے کہ اچانک کار کا ٹائر پھٹ گیا۔ شوہر کار سے نکل کر ٹائر بدلنے لگا کہ بارش شروع ہوگئی ۔ یہ دیکھ کر بیٹا چھتری کھول کر باہر نکلا اور باپ کی مدد کرنے لگا۔ بیوی کار میں بیٹھی بیٹی سے بولی ۔ بیٹی تم پوچھتی تھی کہ اللہ نے عورت کا مرد سے ایک درجہ کم کیوں رکھا وہ اس لئے کہ باہر دیکھو دونوں مرد تمہارا باپ اور بھائی بارش میں ٹائر تبدیل کررہے ہیں اور ہم دونوں عورتیں آرام سے اس مشقت سے بچ کر اندر موجود ہیں کیونکہ اللہ نہیں چاہتا کہ ہم عورتیں وہ تکلیف برداشت کریں جو مرد کو کرنی پڑتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے عورت کا مرد سے ایک درجہ کم رکھا ہے؟۔

زندگی ختم ہوجائے گی لیکن!

ایک فقیر دریا کے کنارہ بیٹھا تھا۔ کسی نے پوچھا بابا جی یہاں کیا کررہے ہو؟۔ انتظار کررہا ہوں کہ مکمل دریا بہہ جائے تو پھر پار کروں۔ اس آدمی نے کہا بابا کیسی بات کرتے ہو؟ مکمل پانی بہنے کے انتظار میں تو تم کبھی دریا پار ہی نہیں کرپاؤ گے۔ فقیر نے کہا کہ یہی تو میں تم لوگوں کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ تم لوگ جو ہمیشہ یہ کہتے ہو کہ ایک بار گھر کی ذمہ داریاں پوری ہوجائیں پھر نماز پڑھیں گے ، داڑھی رکھونگے ، حج کرونگے ، خدمت کرینگے۔ جیسے دریا کا پانی ختم نہیں ہوگا ہمیں اس پانی میں سے ہی پار جانے کا راستہ بنانا ہے اسی طرح زندگی ختم ہوجائے گی لیکن زندگی کے کام اور ذمہ داریاں کبھی ختم نہیں ہونگی۔

قیامت کی نشانیاں!

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''قیامت کی نشانیوں میں ایک نشانی یہ بھی ہے کہ قرآن وحدیث کا علم اُٹھالیا جائے گا اور جہالت بڑھ جائے گی زنا کی کثرت ہوگی اور زیادہ لوگ شراب پینے لگیں گے مرد کم ہوجائیں گے اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہوجائے گی۔ حالت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ پچاس پچاس عورتوں کو سنبھالنے والا (خبر گیر) ایک مرد ہوگا'' (صحیح بخاری)

بیوی کو تنگ کرنے والوں کا انجام!

رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ فرشتوں جاؤ اس شخص کے پاس جس نے اپنی بیوی کو ناجائز رلایا ہے، اپنی بیوی کو ستایا ہے، اس کا حق پورا نہیں کرتا، اس کو پیار نہیں کرتا۔ تو جاؤ اس شخص کے پاس اور اس کی روزی سے برکت کو چھین کر اس کو تنگدستی میں مبتلا کردو ، اس کے گھر سے رحمت کو اُٹھالو اور اس شخص کی کوئی بھی دعا اور فریاد مجھ تک نہ پہنچاؤ جب تک کہ وہ اپنی بیوی سے صلح نہیں کرلیتا۔

حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یارسولؐ: غیبت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا:''تمہارا اپنے بھائی کے متعلق ایسی بات کہنا جو اُسے پسند نہ ہو غیبت ہے''۔ کہا گیا یارسول اللہؐ اگر واقعی اس کے اندر وہ بات ہو جو کہی جارہی ہے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:''اگر اس کے اندر وہ بات ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر ہے ہی نہیں تو تم نے اس پر بہتان باندھا''۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ حسد کرنے سے بچو کیونکہ وہ نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ (سنن ابوداؤد)

انمول موتی

زبان پر قابو اور غصہ روکنا!

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ ''جس نے غصے کو روک لیا اللہ تعالیٰ اُس سے اپنے عذاب کو روک لیتا ہے اور اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے اللہ اس کے عیوب کو چھپالیتا ہے (بخاری)

اللہ پر بھروسہ!

جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کریگا اللہ اس کیلئے مشکلات سے نکلنے کا راستہ پیدا کردے گا اور ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔ جو اللہ پر بھروسہ کرے وہ اس کے لئے کافی ہے۔ (سورۃ اطلاق)

والدین سے نیک سلوک

والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اگر تمہارے پاس اُن میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہوجائیں تو اُنہیں اُف تک نہ ہو۔ نہ اُنہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ ان سے نرمی سے بات کرو۔ (سورہ بنی اسرائیل)

شراب پینے کی سزا

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ ''جس نے شراب نوشی کی اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی ۔ وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں لیکن پھر بھی شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کی پیپ پلائے گا'' (الترمذی)

..گہرے الفاظ..

صرف غلطیاں یاد رکھتے ہیں!

لوگوں پر وقت ضائع کرنا چھوڑ دیں کیونکہ لوگ صرف غلطیاں یاد رکھتے ہیں وہ یہ کبھی یاد نہیں رکھتے کہ تم نے ان کے لئے کتنی کوششیں کی ہیں اور کہاں کہاں تمہاری عزت افزائی کی ہے۔

قصائی کا پھٹا اور کتے

قصائی کے پھٹے کے نیچے بیٹھے کتوں میں کوئی اتحاد نہیں ہوتا وہ صرف ہڈی کے لئے اکھٹے ہوتے ہیں اس لئے یاد رکھیں اگر بہت سارے لوگ آپ کیخلاف اکھٹے ہوگئے ہیں تو یقین رکھیں کہ ایک نہ ایک دن یہ آپس میں لڑیں گے کیونکہ یہ ہڈی کے بھوکے ہیں۔

محبت اور نفرت کیوں؟

شیخ سعدی فرماتے ہیں:۔ ''تم اپنی ہزار غلطیوں کے باوجود اپنے آپ سے محبت کرتے ہو لیکن دوسروں کی ایک غلطی کہ وجہ سے اُن سے نفرت کیوں کرنے لگ جاتے ہو۔ یا تو خود غلطیاں کرنا چھوڑ دو یا دوسروں کو معاف کرنا سیکھ لو''۔

اِک حقیقت

خود غرض لوگ سائے کی طرح ہوتے ہیں جو روشنی میں تو نظر آتے ہیں لیکن اندھیرے میں غائب ہوجاتے ہیں۔

اچھا انسان

خوبصورت چہرہ بھی بوڑھا ہوجاتا ہے، پرکشش جسم بھی ایک دن ڈھل جاتا ہے لیکن ایک اچھا انسان ہمیشہ اچھا انسان ہی رہتا ہے۔

لاہور بورڈ سے میٹرک وانٹر کے امتحان میں 1050 سے زائد نمبر حاصل کرنیوالے میو طلباء وطالبات اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں منفرد نام کمانے والے میو سپوتوں کی حوصلہ کے سلسلے میں
پاکستان صدائے میو فورم کے زیر اہتمام
16 واں سالانہ میو طلبہ کنونشن (ایوارڈ)
3 اکتوبر 2026 بروز ہفتہ صبح 11 بجے
تقریب میں طلباء کیلئے خصوصی لیکچر بھی ہونگے
راشد لطیف آڈیٹوریم کلویڑہ (فیروز پور روڈ) لاہور
نوٹ: لاہور اور ساہیوال بورڈ سے میٹرک میں 1050 سے زائد نمبر حاصل کرنیوالے طلباء وطالبات 15 ستمبر تک اور انٹر کے طلباء 28 ستمبر تک رزلٹ کارڈ جمع کراسکتے ہیں
0300-4421184,0333-4426402,0300-8585711,0300-2481227
پاکستان صدائے میو فورم (رجسٹرڈ)

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
300-2481227

ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی
0321-4990135

ماہنامہ
صدائے میو لاہور
ستمبر 2026ء

ڈپٹی ایڈیٹر
شہاب الدین مالبیا
(حیدرآباد)

سب ایڈیٹر
چوہدری ناصر محمود میو
(شجاع آباد)

☆☆☆ ہیڈ آفس: فسٹ فلور پراپرٹی چینل طاہر ٹریڈر (کوٹ میلہ رام) مین فیروز پور روڈ لاہور.......... خط و کتابت کا پتہ: یٰسین پبلک ہائی سکول میو کالونی چونگی امر سدھو لاہور ☆☆☆

سرپرست
سالانہ خصوصی ممبران

نجم الحسن میو — لاہور
محمد عامر میو — کراچی
چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ — لاہور
غلام نبی میو ایڈووکیٹ — میرپورخاص
چوہدری محمد اکبر میو — ملتان
چوہدری سرور شاہین — رائیونڈ
ڈاکٹر محمد اقبال میو — کھروڑپکا

میو اتحاد سندھ، میو یوتھ فورم اسلام آباد دیر آید درست آید

حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ: ’’کوئی بھی کام تسلسل سے کیا جائے تو جیسی نیت ہوگی ویسے نتائج سامنے آئیں گے‘‘ اچھے کام جو بھی کرے اور کسی بھی پلیٹ فارم سے کئے جائیں اُن کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے ۔ 2011ء میں ماہنامہ ’’صدائے میو‘‘ لاہور اور 2015ء میں پاکستان صدائے میو فورم کے پلیٹ فارم سے میو قوم کے طلباء وطالبات کی حوصلہ افزائی کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا اس کے تسلسل کا ہی نتیجہ ہے کہ 2 اگست کو پاکستان میو اتحاد کے زیر اہتمام پہلی بار ٹنڈو الہیار میں ’’شہید اجمل خاں ایوارڈ‘‘ کا پروگرام منعقد ہوا اور 12 ستمبر کو میو یوتھ ویلفیئر فورم کے زیر اہتمام اسلام آباد میں ’’میو یوتھ ٹیلنٹ ایوارڈ‘‘ کا پروگرام ہونے جا رہا ہے جو کہ قابل تحسین قدم ہے ۔ چار سال قبل لاہور، اسلام آباد اور کراچی میں میو ایجوکیشنل فورس کی طرف سے بھی طلباء کی حوصلہ افزائی کے تین پروگرام منعقد کئے گئے مگر نہ جانے کیوں وہ اپنے پروگرامز کا تسلسل برقرار نہ رکھ سکے ۔ 2011ء میں میو سپوت و میو طلبہ ایوارڈ کا سلسلہ شروع کیا گیا تو ایسے بچے تلاش کرنے بھی مشکل تھے جنہوں نے کسی بھی کلاس میں 90 فیصد نمبر حاصل کئے ہوں اسی لئے ابتدا میں کبھی 70 اور کبھی 80 فیصد نمبرز کا میرٹ رکھا گیا لیکن اب حال یہ ہے کہ میو طلباء وطالبات مختلف بورڈز میں پوزیشن تک حاصل کر رہے ہیں ۔ 12 طلباء کی حوصلہ افزائی سے شروع ہونے والی کوشش کا ہی نتیجہ ہے کہ 90 فیصد نمبر حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کی تعداد اتنی بڑھتی جا رہی ہے کہ جو پروگرام چند سال لاہور تک محدود تھا اس کا دائرہ گوجرانوالہ، ملتان، فیصل آباد، بہاولپور، ڈی جی خاں، ساہیوال اور سرگودھا بورڈ تک پھیل چکا ہے ۔ امید ہے پاکستان میو اتحاد اور میو یوتھ ویلفیئر فورم اسلام آباد کی ٹیم نے میو سپوتوں کی حوصلہ افزائی کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اسکا تسلسل برقرار رکھتے ہوئے کمی کوتاہیوں کا جائزہ لیتے ہوئے باقاعدگی سے اپنی ذمہ داری کو نبھانے کی کوشش کرینگے اور برادری کے ’’مخیر‘‘ حضرات کو بھی چاہیئے کہ وہ تعلیم کے معاملے میں اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کریں ۔ (چیف ایڈیٹر)

سرپرست
سالانہ خصوصی ممبران

حاجی طیب محمود میو — کراچی
مفتی محمد ابراہیم میو — کراچی
ڈاکٹر نجمہ حنیف میو — میرپورخاص
حاجی محمد عثمان میو — میرپورخاص
راشد خاں ایڈووکیٹ — حیدرآباد
عبدالعزیز نکو میو — حیدرآباد
سیٹھ حبیب احمد میو — کراچی

مبشرہ مصطفیٰ (کوٹرادھاکشن) (1181)

مناحل امجد (رائیونڈ) (1178)

ہادیہ نعیم (پتوکی) (1174)

شگفتہ ماجد (رائیونڈ) (1173)

مائرہ ارشد (کوٹرادھاکشن) (1171)

ثروت وہاب (کاہنہ) (1170)

عاتیکہ ندیم (رائیونڈ) (1169)

سعدیہ زبیر (چونیاں) (1165)

ماہ رخ شہزادی (لاہور) (1163)

منیبہ عاشق (اولکھ اوتاڑ) (1149)

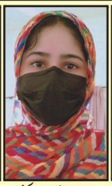
ساریہ رحمان (کوٹرادھاکشن) (1146)

حفصہ عرفان (سنٹرل پارک) (1146)

امینہ عابد (کاہنہ نو) فیڈرل بورڈ (1044/1100)

میٹرک کے امتحان میں پنجاب سے سینکڑوں میو طلباء نے 1100 سے زائد نمبر حاصل کر کے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا لیا

میو طلباء وطالبات میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے حمزہ عمران کا تعلق ملتان، دوسرے نمبر پر میرب طاہر کا کہروڑپکا، مبشرہ مصطفیٰ کا کوٹرادھاکشن اور تیسرے نمبر پر مناحل امجد کا رائیونڈ سے ہے

ہمیشہ کی طرح اس بار بھی قوم کی بچیاں نمبر حاصل کرنے میں اپنے بھائیوں سے کہیں آگے ہیں، 26 اگست تک پنجاب بھر سے جمع ہونے والی لسٹ میں طالبات کی تعداد 87 اور طلبہ کی تعداد 35 ہے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میٹرک کے امتحان میں پنجاب بھر سے سینکڑوں میو طلباء و طالبات نے 1200 نمبروں میں سے 1100 سے زائد نمبر حاصل کرکے اپنی صلاحیتوں کا ایک بار پھر لوہا منوالیا۔ تفصیلات کے مطابق 26 اگست تک جمع ہونے والی تفصیلات کو دیکھا جائے تو پنجاب میں میو طلباء وطالبات میں ملتان کے حمزہ عمران میو نے سب سے زیادہ 1184 نمبر حاصل کئے (بورڈ میں پہلی پوزیشن) دوسرے نمبر پر کہروڑ پکا کی میرب طاہر خاں میو اور کوٹرادھاکشن کی مبشرہ مصطفیٰ 1181 نمبر حاصل کئے جبکہ رائیونڈ کی مناحل امجد میں 1178 نمبرز کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہیں۔ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی نمبر حاصل کرنے والے طلباء میں قوم کے بچیاں اپنے بھائیوں سے کہیں آگے ہیں۔ پاکستان صدائے میو فورم کی طرف سے لاہور، گوجرانوالہ، ساہیوال، ملتان، فیصل آباد، سرگودھا، ڈیرہ غازی خاں اور بہاولپور بورڈ سے میٹرک کا امتحان دینے والے میو طلباء کا ڈیٹا جمع کیا جارہا ہے ۔26 اگست تک لاہور، گوجرانولہ، ملتان، بہاولپور اور ساہیوال بورڈ سے میٹرک میں 1050 سے نمبر حاصل کرنے والے جن 122 طلباء کے رزلٹ موصول ہوئے ہیں ان طالبات کی تعداد 87 جبکہ طلبہ کی تعداد 35 ہے ۔فیڈرل بورڈ سے کاہنہ کی امینہ عابد میو نے 1100 نمبرز میں سے 1044 نمبر حاصل کئے ہیں۔ پاکستان صدائے میو فورم نے میو طلباء وطالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے لاہور، ملتان، گوجرانوالہ، فیصل آباد، سرگودھا، بہاولپور، ڈی جی خاں اور ساہیول بورڈ کے میو طلبہ کی حوصلہ افزائی کے پروگرامز کی تیاری شروع کر دی ہے۔ صدائے میو کے مرکزی سیکرٹری جنرل چوہدری سرور شاہین کے مطابق لاہور اور ساہیوال بورڈ کے میو طلبہ کنونشن 3 اکتوبر کو راشد لطیف میڈیکل کالج کے آڈیٹوریم میں ہوگا جبکہ گوجرانولہ بورڈ کا پروگرام نارووال میں اکتوبر کے آخر اور جنوبی پنجاب کا میو سپوت ایوارڈ نومبر کے آخری ہفتہ میں شجاع آباد میں ہوگا۔ انٹر میں 1050 سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو بھی ایوارڈ دیئے جائیں گے۔ طلباء کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے ہوسکتا ہے اس بار دیر شعبہ ہائے زندگی کو قابل فخر میو سپوت ایوارڈ نہ دیئے جاسکیں۔

ملتان اور گوجرانوالہ بورڈ سے قابل تحسین نمبر حاصل کرنے والے قابل ذکر میو طلباء وطالبات

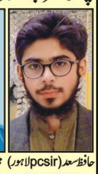
حافظ سعد (pcsir لاہور) (1166)

محمد فہد خالد (آرائیاں) (1160)

فیضان اشرف میو (1152)

حمزہ عمران میو (ملتان) (1184)

میرب طاہر (کہروڑپکا) (1181)

حمزہ عبید میو (ملتان) (1170)

حنا غلام حسین (نارووال) (1169)

حافظ عبیر فاطمہ (سمبڑیال) (1156)

ہادیہ لیاقت (کہروڑپکا) (1138)

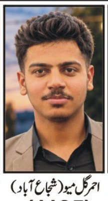
احمر گل میو (شجاع آباد) (1135)

افشاں کامران (کہروڑپکا) (1120)

زید بن طارق (ڈھولن ہٹھاڑ) (1138)

زہیب شکیل (ترگہ) قصور (1142)

عبداللہ میو (کوٹ لکھپت) (1137)

محمود اسٹیٹ سنٹرل پارک لاہور میں انجمن اتحاد وترقی میوات پاکستان کے الیکشن کے سلسلے میں ہونیوالے مشاورتی اجلاس کے بعد حاجی یوسف میو، ممتاز شفیق میو، چوہدری عثمان میو، چوہدری انیس نتھی، حاجی محمود خاں پتھروڑیا، حاجی نور محمد میو، حاجی اصغر علی میو، ڈاکٹر لیاقت، ماسٹر جمال الدین میو، چوہدری مشکور احمد میو، نمبردار ثقیب میو، چوہدری اسماعیل میو ایڈووکیٹ، چوہدری آس محمد میو، حاجی محمد اسلم میو اور دیگر معززین برادری کا گروپ فوٹو ....

انجمن اتحاد وترقی میوات کے الیکشن کو مسئلہ کشمیر بنانے کی کوشش سوشل میڈیا کو اکھاڑہ بنا دیا گیا

سچے صفایاں دے کر جھوٹوں کو تقریریں جھاڑنے کا موقع فراہم کر رہے ہیں۔ تمام میو تنظیمات کو چاہیئے کہ جو مفاد پرست عناصر برادری کا سامنا کرنے کو تیار اُن کے بارے جرات مندانہ فیصلہ کریں

لاہور (سٹاف رپورٹر) برادری کی سب سے پرانی تنظیم انجمن اتحاد وترقی میوات نے آج تک اپنے منشور کے مطابق کوئی کام تو نہیں کیا لیکن قوم کو الیکشن مین الجھا کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ بہت کچھ کر سکتے ہیں ۔الیکشن کو مسئلہ کشمیر بنانے کی کوششوں کو دیکھا جائے تو سچے سوشل میڈیا پر صفائیاں دے کر جھوٹوں کو تقریری جھاڑنے کا موقع فراہم کر رہے ہیں جس کی وجہ سے انجان لوگ پریشانی میں مبتلا ہیں۔ سوشل میڈیا کو اکھاڑہ بنا کر میو قوم کو دوسری قوموں کے سامنے تماشہ بنایا دیا گیا ہے تمام تر حالات کو دیکھتے اور سمجھتے ہوئے برادری کے بڑوں اور خاص طور پر میو تنظیمات کونسل کی خاموشی پوری قوم کے لئے سوالیہ نشان بنتی جا رہی ہے اگر کسی میں مفاد پرست ٹولے کو لگام دینے اور ان کی من مانیوں روکنے کی جرات نہیں تو۔ برادری کا بڑا اکٹھ کر کے ایسے لوگوں کو برادری باہر کرنے کا اجتماعی فیصلہ دے دینا چاہئے جن کی وجہ سے قوم اور خاص طور پر برادری تنظیموں میں انتشار کی فضا بن رہی ہے اور جو میو میڈیا والے مفاد پرستوں کی خوشامد میں لگے ہوئے ہیں اُن کے بارے میں بھی متفقہ فیصلہ کیا جائے اگر کچھ بھی نہیں کرنا تو پھر الیکشن اور کالج کے معاملے کو انجمن کا ذاتی مسئلہ سمجھ کر مکمل طور پر لاتعلقی کا اعلان کر دینا چاہئے۔

کنٹونمنٹ بورڈ کے سابق سیکرٹری چوہدری علی محمد میو چک آر ایس شجاع آباد کے علاقہ میں سرکاری سکول کیلئے اپنی طرف سے عطیہ کی گئی زمین پر عمارت تعمیر کرانے کے بعد باقاعدہ طور پر سرکاری سکول کا افتتاح کر رہے ہیں اس موقع پر صدائے میو فورم کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو، عظمت خاں بلوچ اور دیگر معززین بھی موجود ہیں

چک 41 کھڈیاں کی معروف شخصیت چوہدری اسلم بنے خاں میو وفات پا گئے

پتوکی (نمائندہ صدائے میو) پتوکی کے نواحی چک 41 کھڈیاں کی معروف شخصیت اور سابق چیئرمین کرامت اللہ کے بھائی چوہدری اسلم بنے خاں میو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ۔ جنازہ میں سیاسی وسماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

متہ گاؤں کے کانسٹیبل حارث سلیم میو لاہور میں دوران ڈیوٹی حملہ میں شہید ہو گئے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) 13 اگست کو چوک یتیم خانہ لاہور میں ڈیوٹی کے فرائض سر انجام دینے والا قصور کے گاؤں متہ کا کانسٹیبل حارث سلیم میو پولیس پر ہونے والے حملہ میں شہید ہو گیا۔ شہید چند ماہ قبل ہی پولیس میں بھرتی ہوا تھا۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں پولیس افسران اور عوام نے شرکت کی۔

چوہدری علی محمد کی عطیہ کی گئی زمین پر سرکاری سکول کا افتتاح

ایک ہزار آبادی والے علاقہ میں ایک بھی سرکاری سکول نہیں تھا، چوہدری علی محمد نے نہ صرف زمین دی بلکہ عمارت بھی تعمیر کرائی

سکول نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے بچے تعلیم سے دور تھے، سہولت فراہم کرنے چوہدری علی محمد میو کے احسان مند ہیں، معززین

شجاع آباد (نمائندہ صدائے میو) شجاع آباد کے نواحی چک آر ایس کے علاقہ چاہ عنایت والا میں کنٹونمنٹ بورڈ کے سابق سیکرٹری چوہدری علی محمد میو کی بدولت سرکاری سکول قائم ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق ایک ہزار کی آبادی والے علاقہ میں ایک بھی سرکاری سکول نہ تھا جس کی وجہ سے والدین اپنے بچوں کو تعلیم دلانے سے قاصر تھے۔ چوہدری علی محمد میو نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے سرکاری سکول کیلئے نہ صرف دو کنال اراضی عطیہ کی بلکہ سکول کی عمارت بھی تعمیر کرا کے دی ۔ 23 اگست کو چوہدری علی محمد میو سکول کی افتتاحی تقریب میں شرکت کیلئے پہنچے تو معززین علاقہ نے انکا بھرپور خیر مقدم کیا۔ معززین علاقہ کا کہنا تھا سکول کی سہولت مہیا کرنے پر ہم پوری زندگی چوہدری علی محمد کے احسان مند رہیں گے ۔اس موقع پر چوہدری ناصر محمود اور عظمت خاں بلوچ بھی موجود تھے۔

ڈپٹی میئر راؤ شہاب الدین میو کے ڈیرہ چاچو والی لاہور میں جشن میلاد النبی ﷺ کی تقریب کے اور لنگر کی تقسیم کے بعد دعا کی جا رہی ہے۔ تقریب میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی

میواتی ہیریٹیج فورم کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو، جے یو آئی کے رہنما مولانا زکریا جمال اور صدائے میو فورم کے رہنما عبدالستار میو اسلام آباد میں وزیر اعظم کے مشیر شبیر احمد عثمانی سے ملاقات کرتے ہوئے

اسلام آباد میں شبیر احمد عثمانی نے معززین برادری کی ملاقاتیں

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) گذشتہ دنوں میواتی ہیریٹیج اینڈ کلچر فورم کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو ، جمعیت علماء اسلام کوٹرادھا کشن کے رہنما مولانا زکریا جمال میو اور پاکستان صدائے میو فورم کے مرکزی جوائنٹ سیکرٹری عبدالستار میو نے مختلف مسائل کے سلسلے میں وفود کے ہمراہ پرائم منسٹر ہاؤس اسلام آباد میں وزیر پاکستان کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی سے ملاقات کی اس موقع پر شبیر احمد عثمانی نے سندھ میں قتل ہونے والے دو بھائیوں کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے آئی جی سندھ سے بات چیت کی جس پر آئی جی سندھ نے جلد از جلد قاتلوں کو گرفتار کرنے کی یقین دھانی کرائی۔

ایک تنظیم کے الیکشن میں قوم کو کیوں گھسیٹا جا رہا ہے، حاجی غلام نبی

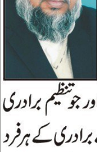

گوجرانوالہ (نمائندہ صدائے میو) معروف بزنس مین اور میو فاؤنڈیشن گوجرانوالہ کے صدر الحاج غلام نبی خاں میو نے انجمن اتحاد وترقی میوات کے الیکشن برادری میں پائی جانے والی افراتفری پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک تنظیم کے الیکشن میں پوری قوم کو کیوں گھسیٹا جا رہا ہے ہر تنظیم کو اپنا اپنا کام کرنا چاہئے اور جو تنظیم برادری میں انتشار کا باعث بنے اُس سے برادری کے ہر فرد کو دور رہنا چاہئے ۔انہوں نے مزید کہا کہ ہماری ذمہ داری اپنی قوم میں بھائی چارہ کی فضا قائم کرنا ہے اور جو بھائی چارے کا ہی دشمن ہو اسے برادری کا ہمدرد نہیں کہا جا سکتا۔

رحمان مارکی لاہور میں منعقدہ میو لائرز فورم لاہور کے عہدداران کی تقریب حلف برداری کے موقع پر نومنتخب عہدداران کا ممبر پنجاب اسمبلی سردار راش طفیل، سابق ایم پی اے اختر حسین بادشاہ، سابق ممبر پنجاب بار عبدالصمد خاں بسریا ایڈووکیٹ اور مرکزی صدر MLF نور سمد ایڈووکیٹ کے ہمراہ گروپ فوٹو

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان
300-2481227
ماہنامہ صدائے میو لاہور
ستمبر 2026ء
انٹرویو

برادری کو بے وقوف بنانے کی کوشش کی جارہی ہے

ذاتی مفادات کی خاطر

ممتاز شفیق

استعفیٰ دے کر عبوری صدر بنانے والے صرف اس لئے انتشار پھیلا رہے ہیں کیونکہ ہم نے ان کے غیر قانونی مطالبات ماننے سے انکار کر دیا تھا

سیاست سے زیادہ برادری عزیز ہے، الیکشن میں بلاتفریق سب کی سپورٹ کر سکتے ہیں تو ذمہ داری کے ساتھ غیر جانبدارانہ الیکشن بھی کرا سکتے ہیں

بریگیڈیئر بابر نے بلاوجہ استعفیٰ نہیں دیا، ممبر شپ بکس ہمارے پاس جمع کرانے والے کس بنیاد پر الیکشن کرانا چاہتے ہیں۔ عبوری صدر کی بات چیت

ممتاز شفیق برادری کے اجلاس میں حقائق سے آگاہ کرتے ہوئے

جشن فتح میوات میں شہید اجمل خاں کو پگڑی پہنانے کے موقع پر

سندھ اور پنجاب میں دو درجن سے زائد میو تنظیمات اپنی قوم کی فلاح کیلئے حقیقی یا مصنوعی طور پر کام کر رہی ہیں، ہر کسی کا اپنا مقصد اور طریقہ کار ہے۔ شہید اجمل خاں میو نے 2001ء میں پاکستان میو اتحاد کے نام سے کام شروع کیا تو دیکھتے ہی دیکھتے چند علاقائی تنظیموں کے علاوہ تمام تنظیمیں نہ صرف غیر فعال ہو گئیں بلکہ اکثر تنظیموں کے لوگ میو اتحاد کا حصہ بھی بن گئے لیکن اجمل خاں کی شہادت کے بعد میو اتحاد کی سرگرمیاں پہلی جیسی نہ رہیں تو پانچ تنظیموں کی تعداد بڑھتے بڑھتے 24 ہو گئی۔ انجمن اتحاد و ترقی میوات برادری کی سب سے پرانی تنظیم ہے لیکن اس کا نام کام کی بجائے نہیں بلکہ صرف برادری کے ان بزرگوں کی وجہ سے زندہ ہے جنہوں نے بدوکی میں میو کالج کیلئے 50 کنال اراضی وقف کی مگر بدقسمتی سے 40 سال بعد بھی ڈونرز کا خواب پورا نہ ہو سکا۔ صدر شہزاد جواہر کے استعفیٰ کے بعد ممتاز شفیق میو کو عبوری صدر بنا کر الیکشن کا اعلان ہوا تو برادری میں امید کی کرن نظر آنے لگی کہ شائد اب ڈونرز کا خواب زندہ تعبیر ہو جائے۔ سابق ناظم ممتاز شفیق، میو اتحاد کے مرکزی سیکرٹری جنرل پنجاب اور لاہور کے صدر ہے اب چونکہ وہ انجمن کے عبوری صدر ہیں اور انجمن کے الیکشن کو متنازع بنانے کی جو کوشش کی جارہی ہے اس کے بارے میں انہی کی زبانی جانتے ہیں۔

صدائے میو:۔ ممتاز صاحب سب سے پہلے تو اپنی گوت اور کاروبار کے بارے میں بتائیں؟۔

ممتاز شفیق میو:۔ ہماری گوت دولوت ہے اور ہیر میں المیوات کے نام سے اپنی مارکیٹ ہے اسی میں مختلف نوعیت کے کاروبار کر رکھے ہیں اللہ پاک کا کروڑ ہا شکر ہے کہ گزر بسر اچھی ہو رہی ہے۔

صدائے میو:۔ آپ کی برادری کی کتنی تنظیموں سے وابستگی رہی؟۔

صدائے میو:۔ میو اتحاد پنجاب کا صدر ہوتے ہوئے آپ انجمن اتحاد و ترقی میوات کے عبوری صدر کیسے بن گئے؟۔

ممتاز شفیق میو:۔ مجھے کسی اور تنظیم کا عہدہ لینے کا شوق نہیں تھا لیکن ایک روز بریگیڈیئر بابر میو، جمیل احمد میو اور انجمن کے صدر شہزاد جواہر نے رابطہ کر کے مجھے جمیل صاحب کے دفتر میں بلایا جہاں پر انجمن کے دیگر عہدیدار بھی موجود تھے اس موقع پر شہزاد جواہر نے صدارت کے عہدے سے استعفیٰ دیا تو بریگیڈیئر بابر، جمیل میو اور شہزاد جواہر نے عبوری صدر کیلئے میرا نام پیش کیا جس کی سب نے تائید کی یوں مجھے عبوری صدر بنا دیا گیا اس لئے عارضی طور پر میو اتحاد کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

صدائے میو:۔ کیا آپ مستقبل میں بھی انجمن کا ہی حصہ رہیں گے؟۔

ممتاز شفیق میو:۔ جی نہیں معززین برادری کے حکم پر میں نے عبوری صدر کی ذمہ داری قبول کی ہے الیکشن کرانے کے بعد ہم میو اتحاد کے پلیٹ فارم سے ہی کام کرینگے۔

صدائے میو:۔ پنجاب میں میو اتحاد سالہا سال بعد سرگرم ہوا اور یونٹ سازی بھی شروع کی گئی لیکن ایسا لگتا ہے کہ انجمن کے الیکشن کی وجہ سے نہ صرف برادری بلکہ میو اتحاد کے وجود تک کو نقصان پہنچ رہا ہے کیونکہ صدارت اور جنرل سیکرٹری کے امیدوار بھی میو اتحاد کے ذمہ دار ہیں اس بارے میں کیا کہیں گے؟

ممتاز شفیق میو:۔ کسی حد تک آپ کی بات درست ہے کہ میو اتحاد کے کچھ لوگ اپنی تنظیم کیلئے کام کرنے کی بجائے انجمن کی ممبر شپ کرانے اور الیکشن مہم میں مصروف رہے اور ہیں مگر ایسا صرف الیکشن تک ہی ہے میو اتحاد یا کسی بھی دوسری تنظیم کا بندہ سابقہ ذمہ داری سے استعفیٰ دے کر ہی الیکشن لڑ سکتا ہے اگر وہ جیت جاتا ہے تو یقیناً انجمن کا ہی حصہ رہے گا اور ہارتا ہے تو وہ اپنی تنظیم میں واپس جانے کا حق رکھتا ہے۔

انٹرویو: حافظ سلمان طارق میو

صدائے میو:۔ انجمن کے جن ذمہ داران نے آپ کو عبوری صدر بنایا وہ الیکشن کو متنازع بنانے کی کوشش کیوں کر رہے ہیں؟۔

ممتاز شفیق میو:۔ سابق صدر شہزاد جواہر نے مجھے صرف عبوری صدر ہی نہیں بنایا بلکہ صدارت کا حلف بھی لیا اور انجمن کی مجلس عاملہ کے تمام ممبران نے مجھے ڈھیر ساری مالائیں پہنا کر مبارکباد بھی دی۔

صدائے میو:۔ پھر مخالفت اور الگ سے خود ساختہ عبوری صدر اور الیکشن کمیٹی کیوں بنائی گئی؟۔

ممتاز شفیق میو:۔ اصل میں سابق صدر اور بابا زادہ اسحاق کا کہنا تھا کہ ہم آئندہ انجمن کے معاملات میں دلچسپی نہیں لیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا حالات کو دیکھ کر لگتا ہے کہ انجمن کے سابقہ ذمہ داران میرے بارے میں خوش فہمی کا شکار تھے اسی لئے شہزاد جواہر اور بابا زادہ نے صدارت کے امیدوار کی تعلیم کے معاملے میں ناکامی کے بعد مجھ پر ذاتی طور پر پریشر ڈالا کہ دستور میں تعلیم اور عمر کی ترمیم کریں چونکہ عبوری صدر یا الیکشن کمیٹی کے پاس اسکا اختیار نہیں اس لئے میں نے صاف انکار کر دیا جس کے بعد انہوں نے گھر جا کر اپنا عبوری صدر اور الیکشن کمیشن بنا کر سوشل میڈیا کے ذریعے برادری کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا شروع کر دی۔

صدائے میو:۔ آپنے اور بابا زادہ گروپ نے الیکشن کا الگ الگ شیڈول کا اعلان کر دیا ہے اس کے نتائج کیا دیکھتے ہیں؟۔

ممتاز شفیق میو:۔ ممبر شپ کی تمام بکیں اور ریکارڈ ہمارے پاس ہے اور ہمیں ذمہ داری بھی انہی لوگوں نے دی تھی جو من مرضی کر کے اپنی چوہدراہٹ قائم رکھنے کی کوشش میں ہیں اور پوری برادری ان کی اصلیت سے بخوبی واقف ہے اور چند مفاد پرست عناصر کے علاوہ کوئی ان کے ساتھ نہیں اس لئے الیکشن وہی ہوگا جو متفقہ طور پر بنائی گئی عبوری کمیٹی اور الیکشن کمیشن کرائے گا۔

صدائے میو:۔ الیکشن کمیٹی کے چیئرمین بریگیڈیئر (ر) ظفر یٰسین بابر میو نے استعفیٰ کیوں دیا؟۔

ممتاز شفیق میو:۔ بریگیڈیئر صاحب نے کالج اور انجمن کے معاملات کو سدھارنے کیلئے انتھک محنت کی لیکن چند سابقہ ذمہ داران نے دستور اور دیگر معاملات میں مرضی اور ذاتی مفاد کے فیصلے کرانے کی کوشش کی تو بریگیڈیئر صاحب نے غیر قانونی کام کرنے کی بجائے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

صدائے میو:۔ کہا جا رہا ہے کہ عبوری اور الیکشن کمیٹی میں ایک ہی سیاسی پارٹی کے لوگ شامل کئے گئے جس سے الیکشن سیاست کا شکار ہو رہا ہے؟۔

ممتاز شفیق میو:۔ سردار امجد طفیل اور چوہدری یوسف تو پہلے ہی کمیٹی کے ممبر تھے صرف چوہدری عبدالوحید کو بعد میں شامل کیا گیا اور پھر ہم نے شبیر احمد عثمانی، اختر بادشاہ، راؤ شہاب الدین وغیرہ رابطہ کر کے مزید ممبر دینے کی درخواست کی مگر آج کل کا کہہ کر انہوں نے نام نہیں دیئے۔ اگر ہم الیکشن میں بلاتفریق مختلف سیاسی پارٹیوں کے میو امیدواروں کی انتخابی مہم میں حصہ لے سکتے ہیں تو سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر قوم کے الیکشن کی ذمہ داری بھی غیر جانبدارانہ طریقہ سے نبھانا جانتے ہیں۔ ہمیں سیاست سے زیادہ برادری عزیز ہے۔

صدائے میو:۔ بابا زادہ اسحاق نے آپ کی صدارت کیخلاف سٹے بھی تو لیا ہے اس کی کیا حیثیت ہے؟۔

ممتاز شفیق میو:۔ آج تک کچھ لوگ یہی کام کرتے رہے عدالت کی طرف سے سٹے آڈر میں جج نے جتنی بار ''اگر اگر'' لکھا گیا ہے اُس میں اب ''مگر مگر'' تک کی گنجائش نہیں رہی اس لئے پہلی ہی تاریخ میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

پاکستان میو اتحاد کے زیر اہتمام ٹنڈو الہیار میں منعقدہ شہید اجمل خاں ایوارڈ اور غلام نبی میو ایڈووکیٹ کی تقریب پذیرائی سے چیئرمین حاجی افضل خاں میو، غلام نبی میو ایڈووکیٹ، حافظ راشد شریف میو، محمد عمر میو، رضوان میو، اشرف خاں میو اور مولانا حاشر میں خطاب کر رہے ہیں جبکہ حاجی عثمان میو، حاجی محبوب احمد، حاجی عبدالحکیم میو، شمس العارفین، محمد الیاس نکہ میو، حاجی عبدالعزیز میو اور حاجی شوکت علی میو اسٹیج پر بیٹھے ہیں (تصویر: صدائے میو) ....

سندھ میں ایوارڈ کی شروعات قابل ستائش ہے، حاجی افضل خان — کامیابی والدین کی دعاؤں کا نتیجہ ہے، غلام نبی میو

جو اللہ پر توکل کرتے ہوئے محنت کو اپنا شعار بنالے دنیا کی کوئی بھی طاقت اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی، میو سپوتوں کی حوصلہ افزائی کا سلسلہ جاری رہنا چاہئے، ٹنڈو الہیار میں منعقدہ تقریب سے مقررین کا خطاب

سندھ سے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں محنت اور ایمانداری سے نام کمانے والے میو سپوتوں کو شہید اجمل خاں میو ایوارڈ سے نوازہ گیا۔ شدید بارش کے باوجود تقریب میں معززین برادری کی بھرپور شرکت

ٹنڈو الہیار (رپورٹ / اشرف خاں میو) پاکستان میو اتحاد کے زیر اہتمام میو کمیونٹی سنٹر کے سنگ بنیاد، پہلا شہید اجمل خاں میو ایوارڈ اور سندھ سے پہلے میو کو سپریم کورٹ کا وکیل بننے کا سرٹیفکٹ ملنے پر معروف قانون دان غلام نبی میو ایڈووکیٹ کے اعزاز میں پروقار تقریب پذیرائی شدید بارش کے باجود الخدمت آرفن اسٹیڈی سنٹر ٹنڈو الہیار میں منعقد ہوئی جس میں پاکستان میو اتحاد کے مرکزی، صوبائی اور ضلعی ذمہ داران سمیت بڑی تعداد میں معززین برادری نے شرکت کی۔ اس موقع پر پاکستان میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میو کمیونٹی سنٹر کی تعمیر کا آغاز تو خوش آئند ہے ہی لیکن میو سپوتوں کی حوصلہ افزائی کیلئے شہید اجمل خاں میو ایوارڈ کی شروعات قابل ستائش ہیں جس پر میں میو اتحاد سندھ کے تمام ذمہ داران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی شعبہ ہائے زندگی میں محنت سے نام کمانے والے ہمارے لئے باعث فخر ہیں۔ میو اتحاد کے مرکزی سیکرٹری جنرل غلام نبی میو ایڈووکیٹ نے اپنی کامیابی کو اپنے والد سے منسوب کرتے ہوئے کہا کہ جمس آباد کے پسماندہ گاؤں کا رہائشی ہونے کے باوجود آج میں جو کچھ بھی ہوں اپنے والدین کی دعاؤں کی بدولت ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے محنت کو اپنا شعار بنالے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ تقریب سے محمد عمر میو حافظ راشد شریف، رضوان میو اور دیگر رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر مختلف شعبہ ہائے زندگی میں محنت سے نام کمانے والے میو سپوتوں میں شہید اجمل خاں میو ایوارڈ بھی تقسیم کئے گئے۔

پاکستان میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو اور میو اتحاد کے دیگر ذمہ داران ٹنڈو الہیار میں میو کمیونٹی سنٹر کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے

ٹنڈو الہیار میں میو کمیونٹی سنٹر کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا

میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو نے تنظیم کے دیگر رہنماؤں کی موجودگی میں سنگ بنیاد کی تختی کی نقاب کشائی کی

ٹنڈو الہیار (نمائندہ / عبدالرحمٰن میو) پاکستان میو اتحاد اور ٹنڈو الہیار کے دیگر معززین برادری کی طرف سے ریلوے پھاٹک کے نزدیک 2010ء میں خریدے گئے 1800 سکوائر فٹ کے پلاٹ پر سنگ بنیاد رکھ دیا گیا۔ 2 اگست کو منعقدہ شہید اجمل خاں ایوارڈ کی تقریب کے بعد چیئرمین حاجی افضل خاں نے تنظیم کے رہنماؤں شمس العارفین، حاجی عبدالحکیم میو، حاجی محبوب علی میو، غلام نبی میو ایڈووکیٹ، محمد الیاس نکہ میو، حاجی عبدالعزیز میو اور میو فاؤنڈیشن کے سرپرست حاجی عثمان میو کی موجودگی میں سنگ بنیاد کی تختی کی نقاب کشائی کی۔

محمد علی میو کی اہلیہ وفات پاگئیں

حیدر آباد (نمائندہ / محمد حسن پپو میو) مہر علی کالونی حیدر آباد میں مرحوم شمس الدین میو کے بیٹے محمد علی میو کی اہلیہ ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئیں، جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

حاجی یوسف کی اہلیہ انتقال کر گئیں

کوٹ غلام محمد (رپورٹ / شکیل انور میو) کوٹ غلام محمد کے نواحی گوٹھ روزدار میو دیہہ 257 کے حاجی یوسف میو کی اہلیہ اور سیٹھ عبدالحمید اور ٹھیکیدار عبدالشکور کی والدہ محترمہ انتقال کر گئیں۔

کورنگی 32/A کراچی میں میو برادری کی طرف سے منعقدہ جشن آزادی کی تقریب میں یو سی کے وائس چیئرمین محمد اصغر میو، صدیق میو اور دیگر معززین برادری شریک ہیں

لاڑکانہ کی ٹاؤن کمیٹی گیریلو میں جشن آزادی کی تقریب کے موقع پر وائس چیئرمین ڈاکٹر عطاء اللہ میو اور دیگر ایک دوسرے جشن آزادی کی مبارکباد کی مٹھائی کھلاتے ہوئے

میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو، سپریم کورٹ کا وکیل بننے پر غلام نبی میو ایڈووکیٹ کو ایوارڈ دیتے ہوئے

میو اتحاد کو سندھ تعلیم کیلئے بھی کام کرنا چاہئے، حاجی محمد عثمان

ٹنڈو الہیار (فیصل میو سے) میو اتحاد کو سندھ میں تعلیم کے فروغ کیلئے بھی کام کرنا چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار میو فاؤنڈیشن میر پور خاص کے سرپرست حاجی محمد عثمان نے ٹنڈو الہیار میں میو کمیونٹی سنٹر کے سنگ بنیاد کے موقع پر بات چیت کرتے ہوکیا انہوں نے کہا کہ ہر ضلع میں قوم کے بچوں کو مفت تعلیم کیلئے سنٹر قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

ٹنڈو الہیار میں میو کمیونٹی سنٹر کی تعمیر خوش آئند ہے، حاجی عبدالحکیم میو

حیدر آباد (نمائندہ صدائے میو) پاکستان میو اتحاد کے وائس چیئرمین حاجی عبدالحکیم میو نے ٹنڈو الہیار میں میو کمیونٹی سنٹر کی تعمیر کی شروعات کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اندورن سندھ میں پہلی بار تنظیم کی ملکیت جگہ پر سنٹر کی تعمیر دیگر اضلاع کی برادری میں کچھ کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔

ٹنڈو الہیار میں پاکستان میو اتحاد کے مرکزی سیکرٹری جنرل غلام نبی میو ایڈووکیٹ، مرکزی صدر حاجی محبوب علی میو، وائس چیئرمین حاجی عبدالحکیم میو، مرکزی سینئر نائب صدر محمد الیاس نکہ میو، میر پور خاص کے صدر غلام فاروق میو، حیدر آباد کے جنرل سیکرٹری صوبیدار میجر (ر) جاوید میو اور مرکزی جوائنٹ سیکرٹری حاجی شوکت علی میو مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں خدمات سرانجام دینے والے میو سپوتوں رضوان میو، نعمان میو ایڈووکیٹ، حاجی محمد حیات، محمد عمر میو، محمد جمیل میو اور محمد سلیم میو کو شہید اجمل خاں ایوارڈ دیتے ہوئے

ستمبر 2026ء
ماہنامہ صدائے میو لاہور
میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان
چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

صابر اسٹیٹ لاہور اور قمر ٹاؤن کوٹرادھا کشن میں منعقدہ پاکستان صدائے میو فورم کے مشاورتی اجلاس میں چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری سرور شاہین، چوہدری اقبال سحر خاں، چوہدری صابر حسین بلا میو، چوہدری شبیر خاں، چوہدری طاہر اسلام میو، محمد کبیر خاں میو، چوہدری سعید اقبال، ماسٹر محمد عرفان، کیپٹن آزر حسین، ظفر علی میو، چوہدری بابر محمود، راؤ اختر علی میو اور حافظ سلمان طارق میو شریک ہیں (تصویر: صدائے میو)......................

لاہور اور ساہیوال بورڈ کا میو طلبہ کنونشن 3 اکتوبر کو راشد لطیف آڈیٹوریم گلوبڑہ میں ہوگا

سولہویں سالانہ پروگرام میں لاہور اور ساہیوال بورڈ سے میٹرک اور انٹر کے امتحان میں 1050 سے زائد نمبر حاصل کرنیوالے میو طلباء وطالبات کو ''قابل تحسین سٹوڈنٹ'' سے نوازہ جائے گا

معروف تعلیمی سکالرز خصوصی لیکچر دینگے اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں محنت اور ایمانداری سے نام کمانے والی شخصیات کو ''قابل فخر میو سپوت ایوارڈ'' دیئے جائیں۔ صدائے میو فورم کے اجلاس میں فیصلہ

لاہور (سٹاف رپورٹر) لاہور اور ساہیوال بورڈ کے میو طلبہ کی حوصلہ افزائی کے سلسلے میں پاکستان صدائے میو فورم کا اجلاس صابر اسٹیٹ کاہنہ لاہور اور پروفیسر سرفراز احمد کی رہائش گاہ قمر ٹاؤن کوٹرادھا کشن میں منعقد ہوا جس میں مرکزی، ضلعی اور مجلس شوریٰ کے ذمہ داران نے شرکت کی اجلاس میں تنظیمی معاملات کو بہتر اور موثر بنانے پر مشاورت کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ اس سال لاہور اور ساہیوال بورڈ سے میٹرک اور انٹر کے امتحان میں 1050 سے زائد نمبر حاصل کرنے والے میو طلباء وطالبات کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کا سولھواں سالانہ ''میوطلبہ ایوارڈ'' کا پروگرام 3 اکتوبر ہفتہ کو صبح 11 بجے راشد لطیف میڈیکل کالج گلویڑہ فیروزپور روڈ لاہور کے آڈیٹوریم میں منعقد ہوگا جس میں طلباء کو ''قابل تحسین سٹوڈنٹ ایوارڈ'' سے نوازہ جائے گا۔ اس بار چونکہ طلباء کی تعداد زیادہ ہے اس لئے ابھی تک مختلف شعبہ ہائے زندگی کی شخصیات کو ایوارڈ دینے کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔ تقریب میں طلباء کی رہنمائی کیلئے معروف تعلیمی سکالرز خصوصی لیکچر دینگے۔

اسلام آباد میں چیئرمین المصدق کنسٹرکشن گروپ انجینئر محمد رفیق میو کی صاحبزادی کے نکاح کے موقع پر وزیر اعظم کے مشیر شبیر احمد عثمانی، جنرل آصف غفور، حافظ عبیداللہ زکریا، شوکت علی میو، عمران شوکت راؤ، حاجی اسحاق میو، راؤ غلام محمد میو، کمانڈر نثار، چوہدری گلزار، عثمان شبیر، چوہدری ارشد خاں اور عامر بشیر کا میزبان کے ہمراہ گروپ فوٹو

ستھراہ کے سابق ہیڈ ماسٹر غلام رسول میو وفات پاگئے

ڈسکہ (نمائندہ صدائے میو) گورنمنٹ پرائمری ستھراہ کے سابق ہیڈ ماسٹر غلام رسول میو سکنہ ڈالی والا میں قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ جنازہ میں علاقہ کی معرور سیاسی وسماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

جلکے کے رشید احمد میو کی اہلیہ اچانک وفات پاگئیں

لاہور (نمائندہ صدائے میو) کاہنہ کے نواحی گاؤں جلکے میں پاکستان صدائے میو فورم جلکے یونٹ کے صدر چوہدری اختر علی میو کے بڑے بھائی رشید احمد میو کی اہلیہ اچانک فالج اور ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئیں۔ جنازہ میں صدائے میو فورم کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی اور لواحقین سے اظہار افسوس کیا۔

میو یوتھ ایکسیلنس ایوارڈ 12 ستمبر کو اسلام آباد میں ہوگا

ایوارڈ کی تقریب اسلام آباد کیریئر کالج بارہ کھو میں منعقد ہوگی، برادری کی معروف شخصیات بھی شریک ہونگیں، ڈاکٹر عامر اسرار میو

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) دارلخلافہ اسلام آباد کے میو نوجوانوں کی تنظیم میو یوتھ ویلفیئر فورم کے زیر اہتمام میو طلبہ اور مختلف شعبہ ہائے کی زندگی میں نام کمانے والی میو شخصیات کی حوصلہ افزائی کے سلسلے میں پہلا ''میو یوتھ **ایکسیلنس** ایوارڈ'' کا پروگرام 12 ستمبر 2026ء ہفتہ کو صبح 09 بجے اسلام آباد کیریئر کالج کیانی روڈ بارہ کھو اسلام آباد میں منعقد ہوگا۔ میو یوتھ ویلفیئر فورم کے صدر ڈاکٹر عامر اسرار میو نے بتایا کہ ایوارڈ کی تقریب میں میو برادری اسلام آباد کی بزرگ شخصیات سمیت دیگر میو تنظیموں کے رہنما بھی شرکت کرینگے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میو یوتھ فورم کی کوشش ہے کہ اپنی قوم کے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری رکھا جائے تاکہ قوم کے نوجوان محنت اور لگن کے جذبہ سے سرشار ہو کر آگے بڑھتے رہیں۔

سردار پٹرولیم نارووال میں پاکستان صدائے میو فورم کے رہنما چوہدری اسماعیل میو، ہیڈ ماسٹر یوسف خاں ماسٹر اختر حسین، رانا اشفاق سردار پٹرولیم والے اور دیگر جشن آزادی کا کیک کاٹتے ہوئے

میواتی ہیریٹیج فورم اسلام آباد کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو، جنرل سیکرٹری محمد اسحاق میو، جاوید قمر، الٰہی بخش میو راؤ عمران مقبول اور شکیل اصغر لوک ورثہ میں قائم میواتی ڈائیوراما کے پہلے یوم تاسیس کا کیک کاٹتے ہوئے

کلاس چہارم کے ذوالقرنین میو نے ضلع قصور کا تقریری مقابلہ جیت لیا

قصور (نمائندہ صدائے میو) قصور کے نواحی گاؤں جبو میل کے ماسٹر محمد اسرائیل میو کے بیٹے، گورنمنٹ پرائمری سکول کوٹ نظام دین میں صدائے میو کے ممبر ماسٹر آس محمد میو کے کلاس چہارم کے معصوم طالب علم محمد ذوالقرنین نے جشن آزادی کے حوالے سے ہونے والے ڈسٹرکٹ قصور کے تقریری مقابلہ میں پہلی پوزیشن لے اپنے والدین اور قوم کا نام روشن کر دیا۔ ذوالقرنین میو 3 اکتوبر کو لاہور میں ہونیوالے میو طلبہ کنونشن میں بھی شرکت کرینگے۔

میواتی ہیریٹیج فورم اسلام آباد نے میواتی ڈائیوراما کا پہلا یوم تاسیس منایا

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) میواتی ہیریٹیج اینڈ کلچرل فورم اسلام آباد کی طرف سے لوک ورثہ میوزیم میں میواتی ڈائیوراما کے قیام کا پہلا یوم تاسیس مناتے ہوئے چیئرمین میواتی ہیریٹیج اینڈ کلچر فورم اسلام آباد راؤ غلام محمد میو، جنرل سیکرٹری محمد اسحاق میو نے معززین برادری کے ہمرہ یوم تاسیس کا کیک کاٹا۔ اس موقع پر راؤ غلام محمد میو اور محمد اسحاق میو نے کہا کہ میواتی ڈائیوراما کے قیام سے میو قوم کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا یقیناً یہ منصوبہ پوری قوم کے لئے اعزاز اور فخر کی بات ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ الحمد اللہ میواتی ڈائیوراما سے میواتی ثقافت کو بین الاقوامی سطح پر پذیرائی مل رہی ہے۔

پتوکی میں میو ویلفیئر فاؤنڈیشن پتوکی کے زیر اہتمام ہونیوالی جشن آزادی کی تقریب میں فاؤنڈیشن کے ذمہ داران و دیگر معززین برادری شریک ہیں

شنواری ریسٹورنٹ کورنگی کراسنگ میں سیٹھ حبیب میو (حبیب ڈیری والے) اور مخدوم بلاول سوسائٹی میں میوات ویلفیئر ایسوسی ایشن کے چیئرمین برکت علی میو کی طرف سے صدائے میوفورم جنوبی پنجاب کے چیف آرگنائزر کے اعزاز میں دی دعوت میں چیئرمین حاجی افضل خاں میو چیئرمین حاجی غلام رسول میو، چیئرمین مزمل ممتاز ایڈووکیٹ، چیئرمین برکت علی میو اور مختلف تنظیموں کے دیگر رہنماؤں لیاقت اسلام، مولانا حاشر میو، عمر اسحاق میو، شوکت علی میو، رضوان میو باگھوڑیا اور دیگر کا گروپ فوٹو اس موقع پر عبدالرزاق نون اور شفیق بلو بھی موجود ہیں

حیدرآباد شہر میں سندھ کی تنظیمات کے اشتراک سے نومبر میں میواتی میلہ کا انعقاد کیا جائیگا

کرنل (ر) محمد علی

غلام نبی ایڈووکیٹ، عقیل میو اور دیگر نے تنظیمات کے ذمہ داران سے ملاقات کرا کے برادری کے حوالے بات چیت کا موقع فراہم کیا جس پر ان کے بے حد مشکور ہوں۔ کوارڈی نیٹر میو تنظیمات کونسل

کراچی (نمائندہ صدائے میو) سندھ کی تنظیمات کے اشتراک سے نومبر میں حیدرآباد شہر میں میواتی ثقافتی میلہ کا انعقاد کیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو نے کراچی میں میو تنظیمات کے رہنماؤں سے مشاورت کے بعد کیا۔ میو اتحاد کے مرکزی سیکرٹری جنرل غلام نبی میو ایڈووکیٹ، میو برادری کراچی کے سرگرم رہنما عقیل میو اور الجبار فاؤنڈیشن کے چیئرمین جاوید میو نے کرنل محمد علی کے اعزاز میں ظہرانہ اور عشائیہ کا اہتمام کیا، غلام نبی میو کے ظہرانے میں میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو، سینئر وائس چیئرمین شمس العارفین میو وائس چیئرمین حاجی عبدالحکیم میو، مرکزی سینئر نائب صدر محمد الیاس نکہ میو، سندھ کے رہنماؤں اشرف خاں میو، محمد جمیل میو اور زین العابدین اور عقیل میو کی دعوت میں میو سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن کے صدر ڈاکٹر الیاس میو، جنرل سیکرٹری عمران میو، عمران سعید، میو فیڈریشن کے چیئرمین حاجی غلام رسول میو، میوات ویلفیئر ایسوسی ایشن کے چیئرمین برکت علی میو، میو ویلفیئر ٹرسٹ کے صدر لیاقت علی حامد، لیاقت اسلام میو، فیاض میو اور دیگر نے شرکت کی۔ اس موقع پر باہمی رابطوں کے فروغ اور میو برادری کی فلاح بہبود کے حوالے سے تفصیلی بات چیت ہوئی اور باہم مشاورت سے برادری کی ثقافت و کلچر کے فروغ کیلئے نومبر میں حیدرآباد میں میواتی میلے کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ کرنل محمد علی میو نے کہا کہ غلام نبی ایڈووکیٹ اور عقیل میو نے اپنی اپنی جگہ معززین اور تنظیمات کے رہنماؤں سے ملاقات کا موقع فراہم کیا جس پر میں انکا مشکور ہوں، میو اتحاد کے ظہرانے میں حاجی افضل خاں، غلام نبی میو اور دیگر نے مہمان کو روایتی لنگی کا تحفہ بھی دیا۔

فلیچہ بینکویٹ کورنگی میں عقیل میو کی طرف سے میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو کے اعزاز میں بلائی گئی بیٹھک میں کراچی کی میو تنظیمات کے رہنماؤں ڈاکٹر محمد الیاس میو، برکت علی میو، لیاقت علی حامد، لیاقت اسلام، رضوان میو، عامر ہارون ایڈووکیٹ، شرجیل فاروق ایڈووکیٹ، عمران سعید میو، فیاض میو، فیضان اسلم میو، آکاش میو اور دیگر کا مہمان اور میزبان کے ہمراہ گروپ فوٹو ....

سٹلائیٹ ٹاؤن میرپورخاص میں پاکستان میو اتحاد کے رہنما غلام نبی میو ایڈووکیٹ، سردار یٰسین خاں میو اور دیگر جشن آزادی کا کیک کاٹتے ہوئے

میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو اور سیکرٹری جنرل غلام نبی میو ایڈووکیٹ کراچی میں میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل محمد علی میو کو روایتی لنگی دیتے ہوئے

کراچی کی برادری کی اپنائیت ہمیشہ یاد رہے گی

چوہدری ناصر محمود

سیٹھ حبیب میو، برکت علی میو، شوکت علی میو، رضوان باگھوڑیا کی وجہ سے بہت سے احباب سے مل بیٹھ کر ملاقات کا موقع ملا

کراچی (نمائندہ صدائے میو) دورہ کراچی کے موقع پر شہر قائد کی برادری نے جس طرح ہماری عزت افزائی کی ہمارے لئے سعادت کی بات ہے ان خیالات کا اظہار پاکستان صدائے میو فورم جنوبی پنجاب کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو نے منظور کالونی کراچی میں ایک دعوت کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں حبیب ڈیری والے سیٹھ حبیب میو، میوات ویلفیئر ایسوسی ایشن کے چیئرمین برکت علی میو، منظور کالونی کے شوکت علی میو اور ناظم آباد کے رضوان باگھوڑیا کا مشکور ہوں کہ ان کی وجہ سے بہت سے احباب سے ایک ساتھ ملنے کا موقع ملا۔

میو قومی تحریک کراچی کے چیئرمین مزمل ممتاز میو ایڈووکیٹ، مرکزی صدر طارق میو، فیصل میو اور دیگر سرجانی کے علاقہ میں لگائے گئے فری آئی کیمپ کا وزٹ کرتے ہوئے

میو قومی تحریک کے زیراہتمام سرجانی و کورنگی میں فری آئی کیمپ

کراچی (نمائندہ صدائے میو) میو قومی تحریک کراچی کے زیراہتمام تحریک کے چیئرمین مزمل ممتاز میو ایڈووکیٹ مرکزی صدر طارق میو، کاشف میو اور فیصل میو کی سرپرستی میں سرجانی اور کورنگی میں فری آئی کیمپ لگائے گئے جن میں سینکڑوں مریضوں بلاتفریق نہ صرف فری ادویات دی گئیں بلکہ موقع پر ہی آپریشن بھی کیے گئے ۔ سرجانی اور کورنگی کے عوام نے میو قومی تحریک کی کوششوں کو بھرپور سراہا۔

میو اتحاد کے زیراہتمام سٹلائیٹ ٹاؤن میرپورخاص سے نکالی گئی جشن آزادی ریلی میں شریک معصوم بچے

کراچی میں میو اتحاد کے مرکزی سیکرٹری جنرل غلام نبی میو کی طرف سے میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو کی اعزاز میں دیئے گئے ظہرانے کے بعد حاجی افضل خاں، شمس العارفین، حاجی عبدالحکیم اور دیگر کا گروپ فوٹو

میو اتحاد یوتھ میرپورخاص کے زیراہتمام عظیم الشان جشن آزادی ریلی

میرپورخاص (نمائندہ صدائے میو) میو اتحاد یوتھ ونگ میرپورخاص کے زیراہتمام 14 اگست کو سٹلائیٹ ٹاؤن سے فرخ بشیر میو کی قیادت میں عظیم الشان جشن آزادی ریلی نکالی گئی جس میں بڑی تعداد میں میو جوانوں نے شرکت کی۔ ریلی سے قبل پروقار تقریب بھی منعقد کی گئی۔

میو اتحاد (یوتھ) ونگ میرپورخاص کی طرف سے سٹلائیٹ ٹاؤن میں لیبر کونسلر فرخ بشیر میو اور لیبر کونسلر فیصل میو کی قیادت میں جشن آزادی کے موقع پر موٹر سائیکل ریلی نکالی جارہی ہے جبکہ ریلی سے قبل ہونے والی تقریب میں سابق کونسلر بشیر احمد میو اور لیبر کونسلر فرخ بشیر میو تقریب کے مہمانان گرامی غلام نبی میو ایڈووکیٹ، سیٹھ عرفان سلیمان، سردار یٰسین خاں میو، محمد عمر میو، اختر علی میو اور دیگر کو سندھی اجرک پہناتے ہوئے (تصویر: صدائے میو)

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ
صدائے میو لاہور

ستمبر 2026

ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی 0321-4990135

نواز شریف سکول آف ایمنسس لاہور میں منعقدہ انجمن اتحاد وترقی میوات کی عبوری اور الیکشن کمیٹی کے اجلاس میں ممتاز شفیق میو، سردار امجد طفیل، چوہدری محمد یوسف میو، چوہدری عبدالوحید میو، کرنل (ر) محمد علی میو، چوہدری انیس نتھی، حاجی نور محمد میو، چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، حاجی محمود پتھروڑیا، حاجی عصر الدین، ڈاکٹر فرمان علی میو، ماسٹر جمال الدین، ڈاکٹر لیاقت علی، ثقیب نمبردار، چوہدری سلیم خاں، پروفیسر محمود الحسن، حاجی اسماعیل اشرف، حاجی اسلم، حکیم یونس شاد، ریاض نور میو، عبدالوحید، حافظ سلمان طارق اور دیگر شریک ہیں

انجمن اتحاد وترقی میوات کا الیکشن 15 نومبر کو ہوگا الیکشن کمیٹی نے شیڈول کا اعلان کر دیا

پولنگ صبح 9 بجے سے 5 بجے تک بدوکی میں ہوگی، صدر، جنرل سیکرٹری، فنانس سیکرٹری اور سیکرٹری نشرواشاعت کا پینل ہوگا، ووٹر لسٹ 10 ستمبر کو آویزاں کی جائے گی، 27 تا 29 ستمبر کاغذات جمع کیے جائیں گے

کاغذات کی جانچ پڑتال امیدواروں کی موجودگی میں کی جائے گی، دوسری تنظیم کے امیدوار کو پہلی تنظیم سے استعفیٰ دینا ہوگا، امیدوار میٹرک کی مصدقہ سند اور کیریئر سرٹیفکٹ جمع کرانے کے پابند ہونگے۔ الیکشن کمیٹی کا فیصلہ

لاہور (نمائندہ صدائے میو) انجمن اتحاد وترقی میوات پاکستان کی الیکشن وعبوری کمیٹی اور معززین برادری کا اجلاس نواز شریف سکول آف ایمنسس صوئے آصل فیروز پور روڈ لاہور میں منعقد ہوا جس میں باہم مشاورت اور شرکاء کی تجاویز کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ انجمن کا الیکشن 15 نومبر 2026 کو بدوکی میں ہوگا اور صبح 9 بجے سے 5 بجے تک ووٹ ڈالے جاسکیں گے مزید یہ کہ دستور کے مطابق الیکشن کیلئے صدر، جنرل سیکرٹری، فنانس سیکرٹری اور سیکرٹری نشرواشاعت کا پینل ہوگا، عبوری ووٹر لسٹ انجمن کے آفس میں 10 ستمبر کو آویزاں کی جائے گی، لسٹ پر اعتراض 11 تا 15 ستمبر تک داخل کرائے جاسکیں گے، اعتراضات پر سماعت 16 ستمبر کو ہوگی اور حتمی ووٹر لسٹ 20 ستمبر 2026ء کو آویزاں کردی جائے گی۔ الیکشن کی نامزدگی کے فارم 27 سے 29 ستمبر تک داخل کرائے جاسکیں گے، کاغذات کی جانچ پڑتال 4 اکتوبر تا 6 اکتوبر کو امیدواروں کی موجودگی میں کی جائے گی، جن امیدواروں کے کاغذات مسترد ہونگے ان کی اپیلوں پر سماعت 7 تا 11 اکتوبر کو ہوگی، امیدوار 10 سے 20 اکتوبر تک کاغذات واپس لے سکیں گے، امیدواروں کی حتمی فہرست 22 اکتوبر کو آویزاں کی جائے گی، صدر کی سیکورٹی فیس 75 ہزار روپے، سیکرٹری جنرل اور فنانس سیکرٹری کی 40 ہزار جبکہ سیکرٹری نشرواشاعت کی 25 ہزار روپے ہوگی۔ کوئی بھی ممبر الیکشن لڑنے کا مجاز ہوگا لیکن دوسری تنظیم کا عہدار الیکشن لڑے گا تو پہلی تنظیم سے استعفیٰ دینا ہوگا۔ ہر امیدوار میٹرک کی سند کی مصدقہ کاپی اور کیریئر سرٹیفکٹ درخواست کے ساتھ جمع کرانے کا پابند ہوگا۔ الیکشن شیڈول کا اعلان الیکشن کمیٹی کے ممبر چوہدری عبدالوحید میو نے میو میڈیا، عبوری صدر و کمیٹی اور معززین برادری کی موجودگی میں کیا جبکہ عبوری صدر ممتاز شفیق میو نے الیکشن کمیٹی کے چیئرمین بریگیڈیئر (ر) ظفر یلین بابر میو کے استعفیٰ اور دستور میں من مرضی کی ترامیم کرانے کی کوشش میں ناکامی کے بعد الیکشن کو متنازع بنانے کیلئے خود ساختہ فیصلے کرنے والوں کے بارے میں تفصیل سے بریفنگ دی۔

سلسلہ وار

گھرچڑھی میوخاں

کوہِ نور کی کرامات اور مسلمان حاکم کو آپس میں ٹکراؤ

گذشتہ سُو پیوستہ

مُلک میوات میں چور چکار جب کائی گاؤں میں چوری کرن جاوے ہا تو گاؤں میں گھُسنا سُو پہلے وے کھیڑا دیوت اور چاونڈا اے منا کے پھر آگے پاؤں بڈھاوے ہا۔ یہ دواں گھڑا پتھر جن کا ناؤں گاؤں والا اپنے مہیں سُو کھیڑا دیوت اور چاونڈ دھر دیوے ہا۔ گاؤں کی سیما پہ پڑا رہوے ہا۔ اُن کی نگاہ میں یہ گاؤں کی سیما اور گاؤں کی پوری پوری رکھشا کرے ہا۔ میون کو اکھیدو (عقیدو) ہو کہ یہ دیوتا اِن کی اور اُن کا مال دھن کی پورے طرے رکھشا کرنگا۔ ان نے ای بی وِشواش ہو کہ جیسے ای چور پتھرن (دیوتان) نے الانڈے گو یہ کک (رولا، شور، چیخ، ہنگامہ) مچا کے گاؤں اے خبردار کردئیں گا۔

چور بی میوای ہووے ہا وے کونۂ سا کائی ولایت پار سُو آوے ہا۔ اُن نے بی ان سب باتن کو پتو اور وِشواش ہو یامارے وے اپنے ساتھ کوئی میٹھی چیج پکا کے لے جاتا۔ کہ پھر مٹھائی لے جاتا اور گاؤں کی سیما میں پاؤں دھرنا سُو پہلے واچڑھاوا اے اِن پتھرن پہ دھر دیتا اور کہتا:

''اے کھیڑا دیوت۔ اے چاونڈ ہماری رکھشا کریو اور ہم کو سپھلتا (کامیابی دیجیو) ہم پکڑا بی نہ جاواں اور ہم مال بی من بھاؤ تو ملے''۔

ای اُن کا اکھیدا کی بات ہی کہ جب وے ان دیوی دیوتان نے منا کے سیما میں پگ دھرتا۔ تو وے بلکل چُپ سادھ لیتا اور اُف تک بی نہ کرتا اور جے اُن کے پگ آگے دھرتی ای چاونڈ کلکاری مارتی تو وے دوڑ کے ہلٹا پلٹ جاتا کہ اُن کی سیوا سیوکار نہ ہوئی اور کائی اور گاؤں میں جا کے واردات کرتا۔

اپر ہُون بی پہلے چاونڈ اور کھیڑا دیوت اے جار مناوے ہا اور واردات جبھی کرے ہا جب وے مان جاوے ہا۔ عجیب یقین اور ایمان ہا چورن کا۔ جے آگے پاؤں دھرتا اور پیچھے سُو کوئی کلکاری نہ سُنائی دیتی تو اطمنان ہو جاتو کہ اُن کو چڑھاوو قبول کر لیو گیو ہے اور اب اُن کو ہاتھا چھوای پڑے گو۔

ای بی عجیب بات ہی کہ چور تو اِن باتن نے مانے ہا پر ڈاکو بلکل بی نہ مانے ہا۔ البتان تو میوات میں ڈاکو ہا ای ناں اور جے کوئی ڈاکو ہو تو بی تو اوا کیلو نہ ہوے ہو بلکلن واکو پورو جتھو رہوے ہو اور یہ گھوڑان پہ سوار ہو کے کھلم کھلا علی الاعلان ڈاکا مارے ہا۔ کائی کی مانے دھونسو نہ کھوایو ہو کہ ان نے روک جاتو۔ یہ بڈ آرام سُو لوٹ مار کر کے چلا جاوے ہا اور جے کوئی قسمت کو ماروان نے رو کے ہو کہ ان سُو ٹکراوے ہو تو یہ بنا کائی دباؤ اور جھجھک کے وا ہے گولی سُو بھون دھرے ہا۔

کدی کدی تو ایسو بی ہووے ہو کہ جو سیٹھ ساؤ کار لوٹنو ہے والو پہلے چھٹی لکھ کے بتا دیوے ہا کہ فُلانے دن آراہاں، مال تیار راکھیو نہیں تو مال تو ہم نے ہر حال میں لیٹو ای اے۔ جے تیں نے بات نہ مانی تو تیری پرانی بی ساتھ لے لی جائے گی اب پرانی تو سبن نے پیاری رہے۔ جی کہے تو جیان ہے یامارے آگے سُو آگے سارو مال، گھنو، نگدی باندھ کے آنگن میں کھاٹ پہ دھر دی جاوے ہی۔ جاسُو ڈاکون نے کشٹ نہ اُٹھانو پڑے

انگریجی راج آیو۔ وانے جگے جگے تھانہ اور چوکی قائم کری اپر اُن کو بس ڈاکون پہ نہ چلو بلکلن کئی بر ایسے بی ہوئی کہ ساؤ کار لوٹن سُو پہلے چوکی اور تھانہ میں آگ جا لگائی اور کوتوال اور سپائی مار مار کے دُنبہ بنا دیا۔ یامارے ہائے بھائے پلس ڈاکون سُو ٹکر نہ لیوے ہی۔ سیٹھ ساؤ کار بی تھانہ رپٹ نہ کرواوے ہا۔ اُن نے پتو ہو کہ ڈاکو اپنی کر کے رہنگا۔ تھانہ تو کچھ نہ کرے گو بلکلن ڈاکو یا بات کو برو مان کے اُن کے ساتھ اور بی بُری کرنگا۔ بس یہی کچھ حال ہو، اپر میو یالوٹ کھسوٹ سُو نُوں بچ رہا کہ البتان تو میوات میں کوئی آدمی روپیہ جوڑے ای نہ ہو۔ بیاہ، شادی، بھاتیا، چھوچک میں لٹا دیوے ہا اور جن کے پئے مال ہا اُن نے اپنی رکھشا کو اپنا گھریا تیار راکھ راکھا ہا جن کو توڑ ڈاکون پہ نہ ہو۔

گھرچڑھی، میوخاں راج کی نگاہ میں تو ڈاکو ہا اپر ابھی تیک اُن نے کائی گاؤں پہ دھاوو نہ بولو ہو اور ڈاکون کی طرے اُن کو کوئی جتھابی نہ ہو بس دو بھائی اور تیسرو عمدہ مینا اُن کو موں بولو بھائی جبکہ ڈاکون کا جتھا میں چالیس پچاس ڈاکو گھوڑ سوار ہووے ہا۔ اُن کے پیئے کوئی گھوڑا بی نہ ہا بس ان کا اپنا پاؤں ای گھوڑا ہا۔ عمدہ مینا گھرچڑھی کو پگڑی پلٹ بھائی بنّو تو موہے مغلن کی ایک بات یاد آ گی۔

1526ء میں کابل کا راجہ ظہیرالدین بابر نے ہندوستان پہ حملہ کرو۔ اُن دنن ابراہیم لودھی ہندوستان کو راجہ ہو وا کی راجدھانی آگرہ ہی۔ آگرا ملک میوات کو شہر اے۔ ای کہی جاوے ہے کہ لودھی راجہ پہ کہیں سُو ''کوہِ نور'' ہیرا آ گو۔ وا کی ماں میونی ہی الور کا راجہ حسن خاں کی ماؤسی۔ ما نے ہیرا دیکھو تو بولی:۔

''بیٹا یا ہے پرے پھینک ای کسبھ اے۔ ای جا کے پیئے بی ہوئے گو وا کو راج کھس جائے گو''۔

ابراہیم نے ہنس کے کہی:۔

''چل مائی یا ئے تو ئی راکھ لے۔ تیرے پیئے تو کوئی راج نہ ہے، جا کو کھسنا کو دھڑ کو رہے''۔

مابی بیٹا کی بات پہ ہنس پڑی اور وانے کوہِ نور ایک سونا کا صندوقچہ میں دھروا کے الگ ڈانڈ پہ دھروا دیو۔

بے سک ابراہیم نے کوہِ نور اپنے پیئے نہ راکھو ہو اپر ہو تو وا کا راج میں اور وا کی اپنی ''راجماتا'' کے پیئے۔ وا کی نحوست ظاہر ہو گی اور ابراہیم لودھی بابر کے ہاتھن پانی پت کے کھیت میں مارو گیو۔ اُو و جیتنا بن کے آگرہ آیو۔ ظاہر ہے کہ اب قلعہ کو مالک اُو ہو۔ لودھین نے قلعہ خالی کر دیو۔ چلتے بکھت ابراہیم لودھی کی ما نے ہیرا کی صندوکڑی (صندوقچہ) بابر کا بیٹا ہمایوں کو دیو اور کہی:۔

''ای ہیرا مرن ہار بیٹا کی نسانی اے۔ یا ہے میں تو کو دان کرری ہوں''

ہمایوں نے ہیرا دیکھو تو آنکھ چندھیا گی۔

ابراہیم لودھی الور کا راجہ مونسیرا ہو۔ راجہ حسن خاں اے خبر پڑی تو تلملا کے رہ گو کہ وا کو موئیسرو بھائی مارو گیو اور اُو کچھ نہ کر سکو۔ انہی دنن میواڑ کا راجہ رانا سانگا نے راجہ حسن خاں کو سندیس بھیجو کہ جے تو میرو ساتھ دیوا تو میں یا ترک اے کھیت راکھ لُوں۔

بھارت میں پہلو مسلمان راجہ قطب الدین ایبک ایک ترک ہو یامارے ہندوستانی سارا ای مسلمانن سُو ''تُرک'' کہوے ہا۔ چاؤ وے تغلق ہا چاؤ خلجی، چاؤ سادات اور چاؤ لودھی اور انت میں مغل اُن کے مارے سارا ای تُرک ہا اور ''تُرک'' وے کوئی بھلا ارتھ میں نہ کہوے ہا بلکلن ''ترک'' سُو مراد دھو کے باج، غدار، بے ہی مان اور جھوٹا ہووے ہی نہ جانے کیں حالانکہ مسلمان اتیک جھوٹا اور دھو کے باج بی نہ ہا۔ آندھو کہا چاہے دو آنکھ۔ حسن خاں نے سندیس بھیج دیو کہ تو چڑھ میدان بنا تو موئے پہلے سُو ہُون پائے گو۔

رانا سانگا نے کہی:۔

''ای ترک پانی پت میں جیت کے آیو ہے یا ہے پانی پت میں ای مارنگا''

رانا سانگا ایک لاکھ راجپوتن کو دَل لے کے پانی پت پہنچ گو۔ حسن خاں کے ساتھ بارھے ہجار میو جوان ہا۔ ایک لاکھ بارھے ہجار سورما پانی پت میں بھیلا ہو گا۔ بابر اے پتو چلو۔ وا کے ساتھ کیول دس ہجار پٹھان ہا۔ بابر بی اور بادشاہان کی طرے شراب پیوے ہو وانے اتیک بڈو دَل دیکھو تو چکرا گو۔ وائی بکھت توبہ کری اور سوں کھائی کہ ''باری تعالیٰ جے آج بچ گو تو ساری عمر شراب کے ہاتھ نہ لگا سوں''۔ سچا دل سُو توبہ کری ہی قبول ہوئی۔ رانا سانگا ہاتھی پہ بیٹھو ہو۔ بابر کا ایک سپائی نے وا کی آنکھ پہ تیر مارو۔ ای بی عجیب بات ہے کہ رانا سانگا ایک پاؤں کٹ گو ہو، ایک ہاتھ نہ ہوا اور ایک آنکھ سُو کانو ہو۔ اب جب آنکھ میں تیر لو گو تو بلکل بے کار ہو گو۔ مہاوت سو کہی کہ ہاتھی اے موڑ۔ موڑ مہادت نے ہاتھی موڑ و تو فوج میں بھگدڑ مچ گی راجپوت چھتری اپنا راجہ سُو پہلے جان بچا کے بھگ دیا۔ ای دیکھی تو راجہ حسن خاں نے بارھے ہجار میون کے ساتھ ہلّہ بولو اپر وے تیر، تلوار، برچھی بھالان سُو لڑ را ہا جب کہ بابر کے پئے بھاری توپ ہی۔ بارھے ہجار میو گھڑ سوار توپن کا گولان میں کھدی کھدی ہو گا اور بابر ایک بر پھر جیت گو۔

اللہ تعالیٰ نے دھرتی آسمان بنایا، ان میں مخلوق بنائی اور دھرتی آسمان کا بیچ میں جو خلا رہ گو وا کے مارے بی ایک مخلوق بنائی، اسمان کے مارے فرشتہ بنایا، فرشتان سمیت کل اٹھارھے ہجار مخلوق اے اور ساتو آسمانن کا فرشتہ اٹھارے ہجار مخلوق کی سکل صورت کا ہاں اپر سب کا سب نور سُو بنا ہاں۔ اسمانن میں ایک بال کے برابر بی جگہ نہ ہے جہاں کوئی فرشتہ نہ ہووے۔ دھرتی میں پانی، آگ، ہوا اور مانٹی ہے دھرتی کی ساری مخلوق ان چار چیجن سُو بنی آں۔

دھرتی اور اسمانن کا بیچ میں جو خلا ہے وا کے مارے خدا نے جو مخلوق بنائی اے اُو آگ سُو بنی ہے اور وا سُو جنّات کہوا ہاں۔ فرشتہ اور جنّات ایک ایک چیج سُو بنا ہاں یامارے دونون میں ایک ای سیت اے۔ فرشتہ نرا معصوم آں۔ اُن کا دل و دماغ اور سوچ نہ ہاں وے بس اللہ تعالیٰ کا فرمان کا پابند ہاں کوئی قیام میں تو کوئی رکوع میں، کوئی سجدہ میں اور کوئی قعدہ میں۔ جب سُو خلق کرا گیا ہاں اپنی اپنی حالت پہ ہاں اور قیامت تک رہنگا۔

جند آگ سُو بنا ہاں اُن کی سیت بس آگ لگانی اے، اُن میں شرارت ای شرارت اے، نیک سُو نیک جند بی یا سیت سُو خالی نہ ہے۔

دھرتی کی مخلوق آگ، مانٹی، پانی اور ہوا سُو بنی آں ان میں چار وِسپت آں۔ آگ کی سی تیجابی مانٹی کی سی چُپ، ہوا کی سی پھرتی اور پانی کی سی نرمائی اللہ تعالیٰ کو شاہکار آدمی ہے۔ ای بی مانٹی سُو بنّو ہے اور مانٹی چار چیجن کو مرکب ہے۔ آگ، پانی، ہوا اور مانٹی۔ چار وا لگ لگ سیت راکھا ہاں۔ ہوا آگ اے بھڑکاوے ہے، آگ دھرتی اے جلا دے ہے اور پانی اور مانٹی آگ اے بجھاواں ہاں۔

(جاری اے)

بابر بی نے دَل دیکھو تو چکرا گو اور توبہ کری اور سوں کھائی کہ باری تعالیٰ جے آج بچ گو تو ساری عمر شراب کے ہاتھ نہ لگا سوں

گھر چڑھی میوخاں راج کی نگاہ میں تو ڈاکو ہا اپر اُن نے کائی گاؤں پہ دھاوو نہ بولو ہو اور ڈاکون کی طرے کوئی جتھابی نہ ہو

محبتِ الٰہی

کون ہے جو یہ نہ چاہے کہ مجھے چاہا جائے صاحبِ عقل ہو یا حسن و جمال میں یکتا و بیمثال یا پھر معمولی شکل وصورت کا مالک۔ اعلیٰ صلاحیتوں سے مالا مال ہو یا معمولی۔ کسی بھی شعبے سے وابستہ ہو یا زندگی کے میدان میں عملی جدوجہد میں سرگرمِ عمل۔ سب کے اندر ایک ہی خواہش، ایک ہی جذبہ اور احساس جنم لیتا ہے کہ اس کے قول وفعل پر پسندیدگی کی مہر ثبت ہو۔ اس کی ذات کو چاہت ملے۔ وہ داد دیتا ہے تو پھر وہ داد چاہتا بھی ہے۔ اللہ بھی ایسا ہی ہے اگرچہ اللہ اور بندے کا کوئی موازنہ نہیں۔ اللہ، اللہ ہے اور بندہ، بندہ۔۔۔ اللہ سے محبت کی ابتدا پسندیدگی کے جذبے سے ہوتی ہے۔ اس کی حمد وثنا کرنا، اس کی عطاوں پر اسے پیار بھری نگاہوں سے دیکھنا، اسے کھوجنا اور سوچنا، اس کی قدرت وحکمت پر غور کرنا اور اس پر اسے سرہانا۔ یہ سب پسندیدگی ہی تو ہے۔

جوں جوں بندہ مختلف کیفیات سے گزرتا ہے اس ہستی کو مزید سے مزید جانتا چلا جاتا ہے۔ سرشاریت کی لہر دل ودماغ میں سرایت کرتی اس پر ایسا انوکھا سحر طاری کرتی ہے کہ بندہ اپنے اللہ کو چاہنے لگتا ہے۔ یہی چاہت جب روح تک میں سما جائے تو مانو بندے کو اللہ سے محبت ہونے لگتی ہے۔ جو دل اللہ کی محبت کا طلب گار ہو وہ دل خوش نصیب ہے اور جس دل کو وہ اپنی محبت کے لئے خود منتخب کرے وہ اس سے بھی زیادہ خوش بخت کہ جس کو چن لے یہ دل میرا ہے اور صرف مجھے چاہے۔

محبتِ الٰہی وہ بھینی بھینی خوشبو ہے جو کسی دل سے ٹکرا جائے تو وہاں ایک انجانی سی خوشگواریت کی لہر رگ وپے میں دوڑتی ہوئی اسکے وجود کو یوں معطر کر دیتی ہے کہ بندہ پورے کا پورا اللہ کی مجت میں مہک اٹھتا ہے اور اسی مہک کے زیرِ اثر اس کی بس یہی تمنا ہوتی ہے کہ اللہ اور اس کے درمیان تعلقات کی ڈوری مضبوط سے مضبوط تر ہو اور وہ ان تعلقات کو گہرا کرنے کے لئے تگ ودو میں لگا رہتا ہے کہ جس میں اس کی کوئی دنیاوی غرض نہیں ہوتی اگر مطلوب ہے تو صرف اور صرف اسکی محبت۔ یہ انسانی فطرت بھی ہے کہ جب وہ کسی کی محبت میں مبتلا ہو تو وہ اپنے محبوب کے اردگرد گھومتا ہے۔ اس کے تصور، خیالات اور عمل میں حاوی ہونے لگتا ہے۔ ہر سو وہ ہی وہ نظر آتا ہے۔ بندہ بھی جب اللہ کی محبت میں گرفتار ہو تو وہ بھی انہی کیفیات سے گزرتا اپنی اور اللہ کے تعلقات کی رسی تھام کر محبت و چاہت کی سیڑھی چڑھتا ہوا اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں اسے خاص انعام ملتا ہے۔ ہاں، خاص انعام، محبّ، محبوب سے محبت کی انتہا کر دے اور وہ جواباً اسے کچھ نہ دے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ تو پھر اللہ ہے۔

یہ بات اس ذات کے شایانِ شان نہیں۔ وہ تو فیاض ہے، رحمان ہے۔ وہ تو اپنا قرب بخشتا ہے قرب شاید اس سے بہتر کوئی انعام نہیں کہ وہ اپنے رب کا مقرب وخاص ٹھہرتا ہے۔ وہ اس قدر اس پر اپنی رحمتوں کی بارش برساتا ہے کہ بندہ خوشی سے نہال بس یہی چاہتا ہے کہ اس پر یہ بارش یونہی برستی رہے۔

ہر دل اپنے رب سے محبت کرتا ہے یہ کہنا ذرا مشکل ہے، یہ تو دل میں پوشیدہ جزبہ ہے جو بندہ کسی پر عیاں نہیں کرتا نہ ہی محبتِ الٰہی کو ناپنے کا کوئی پیمانہ ہوتا تو ہر بندہ ضرور ناپ کر دیکھتا کہ دوسرے کے دل میں کتنی اللہ کی محبت ہے۔ وہ اسی حساب سے اسے پوائنٹ دیتا۔ کم یا زیادہ۔ کم سے بھی کم یا پھر زیادہ سے بھی زیادہ۔ اگرچہ ایسا کوئی پیمانہ نہیں مگر بندہ اپنے اندر ٹٹول کر خود جانچ سکتا ہے کہ اسے اللہ سے کتنی محبت ہے۔ اللہ وہ ذات ہے کہ بندہ اس سے جتنی محبت کا اظہار کرے تو وہ بھی اس سے دوگنی محبت اپنی عطاوں کی صورت میں لوٹاتا ہے۔ اسے تو اپنے بندے کی تھوڑی سی بھی محبت قبول ہے۔

47ء میں میوات میں فسادات کا آغاز

تحریکِ آزادی کے فراموش کردہ مناظر

گذشتہ سے پیوستہ

حیرت انگیز طور پر حکومتی اقدامات کے پسِ پردہ خفیہ مقاصد کا اظہار ریاستوں کے فوجی کمانڈروں کی تحریروں سے بالکل واضح ہوتا ہے یا صرف بائیں بازو کے اخبارات کی تحریروں میں کسی حد تک اس حوالے سے اشارے ملتے ہیں مگر یہ اخبار خود بھی غیر قانونی سمجھے جاتے تھے۔ The Peoples age نے مہاراجہ الور کے محل میں خفیہ اور اعلانیہ اجلاسوں کے بارے میں اداریہ تحریر کیا۔ مہاراجہ الور نے آل انڈیا ہندو کنونشن کا انعقاد دہلی میں کیا اور خود اس کنونشن کی صدارت کی 26 اور 27 اپریل کو منعقد ہونے والی آل انڈیا کھشتری کانفرنس میں کی گئی مہاراجہ الور کی تقریر اور RSS کے کارکنوں کو پرتاب رجمنٹ کی طرف سے دی گئی فوجی ٹریننگ کے بارے میں ڈاکٹر اشرف کے اخبار ''نیا دور'' نے 5 اگست کی اشاعت میں لکھا کہ ''مہاراجہ الور نے میوؤں کی تباہی اور بے دخلی کی خاطر اپنی فوج کو گمراہ کرنے کیلئے کئی حربے استعمال کئے ہیں۔ ایک نعرہ جو بہت مقبول ہوا ''الور کے بعد دہلی'' الور میں اپنا کام کامیابی سے ختم کرو۔ دہلی پر کھشتریوں کی حکومت ہوگی اور ہم راجپوتی جھنڈا لال قلعہ پر لہرائیں گے بھرتپور کے حوالے سے Peoples age نے رپورٹ دی کہ ''پولیس ہیڈ کوارٹر اور قلعہ میں اسلحہ کی فیکٹریاں کھلی ہوئی ہیں جہاں اسلحہ کا ذخیرہ رائفلوں اسٹین گنوں، ٹامی اور برین گنوں، دستی بموں اور ریوالور کے کوروں پر مشتمل ہے۔ یہاں سے اسلحہ لے جا کر قلعہ میں موجود مندر کے بیرونی کمروں میں جمع کیا جا رہا ہے۔ اس اسلحہ کی الور، بھرتپور، متھرا اور گوڑگاؤں کے جاٹوں میں تقسیم کی ذمہ داری مہاراجہ بھرتپور کے ADC، آئی جی پولیس اور RSS کے کرتا دھرتا کیشو دیو کی ہے''۔

یہ بھی لکھا گیا کہ:۔

''ریاست الور، بھرتپور اور پٹیالہ اس کاروائی میں ایک دوسرے سے مکمل تعاون کر رہے ہیں جنہوں نے اس ضمن میں جاٹ سبھا، راجپوت سنگھٹن اور اگھر کانفرنس کا انعقاد کیا اور گاندھی کے قتل کے بعد ساری فائلیں اور کاغذات جلا دیئے گئے''۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور نے علاقہ میوات کے حوالے سے 1947ء میں مندرجہ ذیل خبریں شائع کیں۔

17 جون 1947ء

ضلع گوڑگاؤں میں دوبارہ فسادات 30 افراد ہلاک تقریباً ڈیڑھ سو مکان نذر آتش، موضع کھڑیت پور کے دو سو مسلح دیہاتیوں نے موضع ٹکلی کے باشندوں پر حملہ کر دیا۔ دہلی کے قریب ایک گاؤں میں فساد کئی افراد ہلاک دو سو زخمی۔ دہلی کے جنوب کی طرف ایک گاؤں میں فرقہ ورانہ فساد۔

19 جون 1947ء

حکومت ہند کے ہیلتھ ممبر مسٹر غضنفر علی خان نے گورنر پنجاب سے ضلع گوڑگاؤں کے مصیبت زدہ افراد کی مدد کی اپیل کی ہے۔ فسادات میں اب تک سینکڑوں افراد مارے گئے ہیں اور ہزاروں بے گھر ہو گئے ہیں جو گوڑگاؤں اور دیگر شہروں میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔

20 جون 1947ء

یوپی گورنمنٹ نے کہا ہے کہ ضلع متھرا اور گوڑگاؤں میں صرف قابل اعتبار افراد کو اسلحہ لائسنس جاری کئے جا رہے ہیں۔ UP میں اپوزیشن لیڈر چودھری خلیق الزمان نے حکومت کے اس اقدام کی مذمت کی اور کہا کہ حکومت نے مسلمانوں کے لائسنس منسوخ کر کے اکثریت کو لائسنس دینے کا فیصلہ کیا ہے جبکہ گورنر اور وزیر اعظم نے میرے اعتراضات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

17 جولائی 1947ء ''مظلومین میوات''

میوات کے مظلوم مسلمان مجاہدین مسلم لیگ کے قائدین کی فوری توجہ کے محتاج ہیں، 40 لاکھ مسلم آبادی تباہ ہو رہی ہے، ریاست بھرتپور نے میوؤں پر ظلم و تشدد کی انتہا کر دی ہے،

اقتباس

تقسیم ہند اور میو

سردار عظیم اللہ خاں میو
(لاہور)
0302-8401299

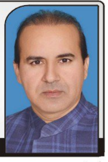

پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ بیکار پڑا ہے اور داخلہ امور کے انچارج سردار لبھ بھائی پٹیل کو کیا پڑی ہے کہ وہ ظالم راجہ کو اس شیطانیت سے روکے۔ اس کے علاوہ سردار بلدیو سنگھ سے بھی اس امر کی باز پرس کی جائے کہ وہ اہیروں اور دیگر ہندوؤں کو میوات نہ بھیجیں جو میوات کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

22 جولائی 1947ء

ایم کے انچارج پاکستان مسلم لیگ طبی وفد نے ایک بیان میں کہا کہ پلول، نوح، فیروز پور جھرکہ، بلب گڑھ، گوڑگاؤں کے سینکڑوں تباہ شدہ گاؤں کے ہزاروں پناہ گزین مسلمان پریشانی میں مبتلا ہیں۔ وائسرائے یا کسی دیگر حکومتی عہدیدار نے کسی بھی شخص کو دوبارہ آباد کرنے کی کوئی کوشش نہ کی ہے جبکہ لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے بھی کشمیر اور انبالہ ڈویژن کا دورہ کیا تھا مگر کوئی کاروائی نہ ہوئی اور نہ ہی لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے میوات کا دورہ کیا۔

26 جولائی 1947ء ''میواتیوں پر ظلم''

ریاست بھرتپور میں میواتیوں پر جو ظلم ڈھایا جا رہا ہے وہ قائد اعظم اور ماؤنٹ بیٹن کی اولین توجہ کا مستحق ہے۔ تازہ رپورٹ کے مطابق شمالی بھرتپور میں 209 گاؤں بالکل تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ شمالی بھرتپور ریاست کا وہ حصہ جہاں میواتی مسلمان آباد ہیں۔ راجہ نے اس سلسلے میں جو بیان دیا ہے وہ سراسر بدنیتی ہے۔ راجہ کا بیان ہے کہ میواتی ان دیہات سے خود ہی اپنے بیوی بچوں کو نکال کر لے گئے اور پھر ان دیہات کو آگ لگا دی۔ یہ بیان ناقابل یقین ہے حقیقت میں بھرتپور اور الور کی ریاستیں دہلی کے قرب وجوار میں ایک مضبوط مسلم پاکٹ کو برداشت نہیں کر سکتی اور اسی لئے میواتیوں کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہے اس مقصد کیلئے ریاستی غنڈے ریاستی پولیس اور فوج کی موجودگی میں میواتیوں پر بہیمانہ ظلم کر رہے ہیں۔

19 ستمبر 1947ء

ہوڈل اور گوڑگاؤں میں حالات مزید خراب، جاٹوں نے ایک انگریز میجر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ مندرجہ بالا چند خبریں میوات میں مسلمانوں پر ڈھائے گئے مظالم کی تصویر کشی کیلئے گو بالکل ناکافی ہیں مگر ان مختصر سی رپورٹوں سے کئی باتوں کی نشاندھی ہوتی ہے۔ اوّل یہ کہ میوات کی مکمل تباہی کے بعد بھی بھرتپور کا حکمران ڈھٹائی سے جھوٹ بول کر حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں تھا کہ میو تو خود ہی اپنے گھر بار کو آگ لگا کر علاقہ خالی کر گئے۔ وجہ بالکل واضح تھی کہ اُسے اِس ظلم پر اُکسانے والوں نے یقین دلا رکھا تھا کہ اسکے خلاف نہ تو کوئی انکواری ہوگی اور نہ اس ظلم کے حوالے سے کوئی باز برس۔ دوئم یہ کہ متعصب ہندو رہنماؤں کی پشت پناہی نے علاقے کے جاٹوں کو اتنا نڈر بنا دیا تھا کہ انہیں انگریز میجر کو قتل کرنے میں بھی تامل نہ تھا جو امن وامان کی بحالی کیلئے کوشاں تھا۔ اس امر سے بھی حالات کی سنگینی میوات کے انگریزی علاقہ میں حتی الامکان کوشش کی کہ میو آبادی ریاستی افواج اور ہندو غنڈوں کے حملوں سے محفوظ رہے۔ ان افسروں میں سب سے مشہور کرنل بیئر تھے جو گرمی کی شدت کی وجہ سے صرف نیکر پہنے اپنی گاڑی میں گشت کرتے رہتے تھے۔ میوات میں لوگ انہیں اُگھاڑہ (برہنہ) صاحب کے نام سے پہچانتے تھے، تیسری انتہائی اہم بات یہ کہ جن صوبوں میں کانگریس کی حکومت تھی وہاں کانگریس نے مسلمانوں کے اسلحہ لائسنس منسوخ کرنے اور ہندوؤں کو نئے لائسنس جاری کرنے کی پالیسی اختیار کی ہوئی تھی، انتہا یہ کہ UP کی کانگریسی حکومت نے گوڑگاؤں میں بھی ہندوؤں کو اسلحہ لائسنس جاری کرنے کا اعلان کیا جو پنجاب میں تھا اور جہاں 2 مارچ 1947ء کو سر خضر حیات خان ٹوانہ کی حکومت کے مستعفی ہونے کے بعد 5 مارچ 1947ء سے گورنر راج تھا اور تمام اختیار انگریز گورنر ایوان جینکنز کے پاس تھا۔ ہندو اکثریت میں خطہ میوات بالاتفاق ہندو بلوائیوں RSS کانگریس اور جواڑوں کی ہٹ لسٹ پر تھا کیونکہ دہلی کے نواح میں اتنی بڑی مسلم آبادی کسی کو بھی گوارہ نہ تھی اور میوؤں کی حریت پسندی سے سبھی خائف تھے۔ (جاری ہے)

سچے جھوٹے اور جھوٹے سچے کیوں بنائے جا رہے ہیں؟

ہمیں اپنی قوم کی سرگرمیوں سے جڑے 27 سال ہو چکے ہیں، کالے بال سفید ہو گئے، باپ سے دادا بن گئے، اجڑے چمن میں جہاں بہاریں آ گئیں وہیں قوم کے بہت سے ہیرے مٹی میں بھی مل گئے لیکن اپنی زندگی میں ایسے حالات کبھی نہیں دیکھے جو ایک بہت پرانی تنظیم انجمن اتحاد و ترقی میوات کی وجہ سے دیکھنے پڑ رہے ہیں۔ بارہ سالوں میں تنظیم کے جو کرتا دھرتا 26 سے زیادہ ممبر تک نہ بنا سکے انہوں نے خدا خدا کر کے الیکشن کا اعلان کیا تو صرف دو ماہ کے مختصر عرصہ میں گیارہ ہزار ممبر بن گئے اس کارنامے میں سابقین کا کوئی کمال نہیں لیکن امیدواروں کو ایسے خواب دکھائے گئے کہ وہ بچارے ممبر شپ کی مد میں ایک کروڑ سے زائد رقم ایسے بنک میں جمع کرا بیٹھے جہاں رقم صرف جمع ہو سکتی ہے انجمن کی رجسٹریشن کی رینول تک کوئی مائی کا لال نکلوا نہیں سکتا اور لاہور کے جس اکلوتے بنک میں کسی نے سال بھر میں ایک کروڑ روپے جمع نہ کرائے ہوں اس کی تجوری میں دیکھتے ہی دیکھتے ایک کروڑ گیارہ لاکھ جمع ہو جائیں تو یقیناً وہ کہتے تو ہونگے کہ ''اے کون لوگ نیں''۔

میو تنظیمات کے لوگ آپس میں دست و گریبان تو ہوتے ہی رہتے ہیں ایک ہی تنظیم کے لوگوں کا آپس میں اور دوسری تنظیموں کا اس لڑائی میں باقاعدہ حصہ بننا شاید میو قوم کا پہلا اور آخری عجوبہ ہے۔ ایک صاحب اور ان کے رشتے دار واٹس ایپ گروپس میں معاملات سے انجان لوگوں کی آنکھوں میں ایسے دھول جھونکنے میں لگے ہوئے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ دوسروں کی آفرز اور اچھی تجاویز کو اپنی جھولی سے ایسے ڈالا جا رہا ہے جیسے عنقریب یہ ایسی تاریخ رقم کر دینگے جو کسی کے وہم وگماں میں بھی نہ ہو۔ ایک طرف عبوری صدر ممتاز شفیق میو اور الیکشن کمیٹی انجمن اتحاد و ترقی میوات کے دستور کے مطابق الیکشن کرانے کی کوشش کر رہی ہے تو دوسری طرف عبوری صدر اور الیکشن کمیٹی کو تشکیل دینے والے ذاتی چوہدراہٹ کیلئے دستور کی ایسی کی تیسی کرنے میں مصروف ہیں۔ ان حالات میں ہماری کسی سے کیا دشمنی، ایسی تنظیم سے ہمارا کیا تعلق جس کا منشور دُھائی دے دے کر بہت پہلے ہی ملیامیٹ ہو چکا ہو اور کالج کے معاملے کو ہمیشہ کیلئے دفن کرنے کے درپے ہوں ویسے بھی جس تنظیم کے پاس کالج کی باتوں کے سوا کچھ ہے ہی نہیں اس کا حصہ بننا بے وقوفی ہی ہو سکتی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ جو کم وپیش گیارہ ہزار ممبر بنے ہیں ان میں سے شاید گیارہ سو کو بھی معلوم نہ ہو کہ ہم کس تنظیم کے ممبر بن رہے ہیں بس فلاں نے کہا، فلاں نے فیس اپنی جیب سے دیدی اور ہمیں کہا گیا ہے کہ بس ووٹ ڈالنے آنا ہے لیکر بھی جائیں گے اور کھانے پینے کا خرچہ بھی دیا جائے گا۔ بس یہی ممبروں کی اہمیت ہے۔

پاکستان سے کرپشن ختم نہ ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ہر امیدوار کروڑوں روپے خرچ کر کے الیکشن لڑتا ہے جیتنے والے ملک اور ہارنے والے دوسروں کو لوٹ کر الیکشن میں لگائی رقم

ڈبل کر کے وصول کرتے ہیں اور جب کسی برادری کی تنظیم کی صدارت کیلئے کروڑوں خرچ کر دیئے جائیں تو اور پھر صدر بننے کے بعد تو تو، میں میں ہی ہونا ہو تو صدر کانوں کو ہاتھ لگا لے گا یا پھر..... اللہ کرے کہ بدوکی میں میو ٹیکنکل کالج بن جائے لیکن اس بات کی گارنٹی کون دے گا کہ جو قوم کالج بنانے کی لڑائی لڑتے لڑتے چالیس سال نہیں تھکی وہ کالج بنا کر چالیس سے بھی کہیں زیادہ سال اُسے چلانے پر لڑنے کا حوصلہ بھی رکھتی ہے۔

گذشتہ دنوں سابقین نے کچھ انجان لوگوں کو جھانسہ دے کر پروگرام کیا تو کئی دوستوں نے رابطہ کیا کہ آپ کہاں ہیں اور اس پروگرام کا مقصد کیا ہے ہم نے اعلیٰ حضرات کے مقصد کے بارے بتایا تو کئی معززین جیسے آئے تھے ویسے ہی خاموشی سے پلٹ گئے۔ ہم ان حالات میں اپنی قوم سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ ہماری انجمن کے سابقہ عہدداران سے کیا دشمنی ہے، ہم نے اُن سے یا انہوں نے ہم سے کونسا فراڈ کیا ہے یا ایسے کونسے کیس ہیں جن کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کو گالیاں دیں۔ ہاں ہم پر سچ بولنے کا جرم ضرور عائد ہوتا ہے اگر ہمارا مقصد ذاتی فائدہ ہوتا تو یقین جانیں جن امیدواروں نے کروڑوں روپے ممبر شپ کی مد میں جمع کرائے ہیں وہ لاکھوں روپے ''صدائے میو'' اخبار کو بھی دے سکتے ہیں بلکہ دونوں طرف کے امیدواروں کے قریبی لوگوں نے رابطہ کر کے بار بار ملنے کا پیغام بھی دیا ان چیزوں کو بھی چھوڑیں جب ہم کسی امیدوار کی مخالفت یا حمایت ہی نہیں کر رہے تو اشتہارات کی مد میں بڑی رقم لے کر اپنے ادارے کو مالی بحران سے تو نکال سکتے تھے لیکن الحمداللہ ہم ان لوگوں میں سے نہیں جو اپنے بڑوں کی مثالیں دیتے ہیں کہ وہ بڑے سچے اور کھرے لوگ تھے، ہر حال میں سچ کہنا اور سچ کے ساتھ کھڑا ہونا ان کا شیوہ تھا مگر مثالیں دینے والے سچ کہنا تو دور کی بات سچ سننا بھی گوارہ نہیں کرتے۔ کوئی ہمارے بارے میں کچھ بھی کہے مگر اللہ کریم کا کروڑہا شکر ہے کہ جہاں اجتماعی مفاد کی بات آتی ہے، مالی مشکلات میں ہونے کے باوجود وہاں ہم ذاتی مفاد کی بجائے وہی صدا بلند کرتے ہیں جس کی سچائی سے مفاد پرستوں کے علاوہ کوئی نہیں بھاگ سکتا اور بھاگنے والوں کو آئینہ دکھانا ہماری ذمہ داری میں شامل ہے۔

برادری کے بہت سے سنجیدہ لوگ اس کوشش میں لگے ہوئی ہیں کہ کسی بھی طرح الیکشن کے نام پر برادری میں پیدا ہونے والا انتشار اتفاق میں بدل جائے، صدائے میو فورم کی ٹیم نے بھی اس سلسلے میں 28 اگست کو بڑی میو بیٹھک بلائی اگر یہ پروگرام دو دن پہلے ہوتا تو اس کے مثبت یا منفی اثرات کے بارے میں ضرور آگاہ کرتے۔ آخر میں بس یہی دعا ہے کہ ہم سچوں کو جھوٹا اور جھوٹوں کو سچا بنانے کی بجائے ایسا راستہ نکالنے میں کامیاب ہو جائیں جس سے ''سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے''۔

EVA,PU,PCU اور سکول شوز کی تمام ورائٹی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
طارق شوز
ہول سیل پوائنٹ شوروم
طارق محمود میو
0301-4846133
عاطف ندیم
0315-8535755
بالمقابل پٹرولنگ پولیس حک پوسٹ نزد مصطفےٰ آباد (للیانی) نہر

رہائشی، کمرشل پلاٹس اور زرعی رقبہ جات کی خرید و فروخت کیلئے رابطہ کریں
چوہدری سمیر خان پتھرواڑیا
(مرحوم)
محمود
اسٹیٹ
سنٹرل پارک فیروز پور روڈ لاہور
محمود خاں میو پتھرواڑیا
(آف بدوکی)
الحاج اصغر علی میو (سیکرٹری)
0300-4403763

ZOOM
حاجی نیاز
اینڈ عرفان
جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں (الحدیث)
ایک کلومیٹر صوئے آصل ہیر روڈ
پٹرولیم
ضلع لاہو
حاجی محمد نیاز بھاگوڑیا
(شیرا پوتا)
0300-8463844
محمد عرفان جٹ
0313-4987011

ہم لاہور بورڈ سے میٹرک میں 1050 سے زائد نمبر
حاصل کر کے ''قابل تحسین سٹوڈنٹ ایوارڈ'' 2026ء
کیلئے سلیکٹ ہونیوالے میو طلباء و طالبات کو
حاجی سردار خاں میو
(حویلی حاجی سردار والی سید پور)
سرپرست اعلیٰ صدائے میو فورم ضلع قصور
تہہ دل سے
مبارکباد
پیش کرتے ہیں
خدمت بلا تفریق
SMF
سردار اصغر حسین میو
سینئر نائب صدر: پاکستان صدائے میو فورم ضلع قصور
0300-6588330

100%
قدرتی، خالص اور جنگلی
مختلف اعلیٰ اقسام کا شہد دستیاب ہے
شماس
مکس
اچار
عجوہ کھجور
شماس شہد مرکز
صرف کاروباری اور ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں
زوم پٹرول پمپ مین رائیونڈ روڈ قصور
چیف ایگزیکٹو
محمد سرور خاں میو
0333-4921386

ہم لاہور بورڈ سے میٹرک میں 1050 سے زائد
نمبرز حاصل کر کے میو سپوت ایوارڈ کیلئے سلیکٹ
ہونے والے میو طلباء و طالبات کو
تہہ دل سے
مبارکباد
پیش کرتے ہیں
منجانب
چوہدری
سعید اقبال میو
سینئر نائب صدر
پاکستان صدائے میو فورم
ضلع لاہور

راہ حق کے شہدوں اور غازیوں کو
سلام عقیدت
6 ستمبر
یوم دفاع پاکستان
معیاری اور پائیدار تعمیرات کیلئے
آج ہی رابطہ کریں
ٹھیکیدار
محمد رمضان میو
جنرل کونسلر
نائب صدر پاکستان میو اتحاد سندھ
0300-3087297

میو برادری اور الیکشن

وقت سے پہلے بحث اور فضولیات سے اجتناب، اخلاقی، دینی اور معاشرتی ضرورت

ندائے فطرت
ابو حمدان ابراہیم میو
(کراچی)
0321-2054970

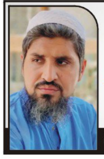

انسان کو اللہ تعالیٰ نے زندگی کا جو قیمتی سرمایہ عطا فرمایا ہے اس کا ہر لمحہ بے حد قیمتی ہے۔ عقل مند انسان وہ ہے جو اپنی زبان، وقت، ذہن اور صلاحیت کو ان کاموں میں استعمال کرے جن میں دنیا یا آخرت کا کوئی حقیقی فائدہ ہو۔ آج ہمارے معاشرے میں ایک بڑی خرابی یہ پیدا ہوگئی ہے کہ لوگ ایسے موضوعات کو بھی گفتگو، بحث اور اختلاف کا مرکز بنا لیتے ہیں جن کا وقت ابھی آیا ہی نہیں۔ پھر ایک بات سے دوسری بات، دوسری سے تیسری بات اور یوں معمولی گفتگو بحث در بحث سے مناظرہ اور مناظرے سے ناراضی اور باہمی رنجش تک پہنچ جاتی ہے۔ اسلام ہمیں نہ صرف حرام اور ناجائز باتوں سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے بلکہ لغو، بے فائدہ اور غیر ضروری گفتگو سے بھی بچنے کی ترغیب دیتا ہے۔

(1)۔ کامیاب مومن کی پہلی صفات میں لغو سے اجتناب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ

کامیاب ہوگئے وہ مومن جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں اور جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومن کی کامیابی کی صفات میں لغو سے بچنے کو بھی شامل فرمایا ہے۔

(2)۔ لغو صرف گناہ کا نام نہیں۔

لغو سے مراد صرف وہ بات نہیں جو صریحاً گناہ ہو بلکہ ایسی بے فائدہ گفتگو بھی لغو میں داخل ہوسکتی ہے جس کا کوئی دینی، اخلاقی یا دنیاوی معتبر فائدہ نہ ہو۔ لہٰذا ہر جائز بات بھی ہر وقت کرنا ضروری نہیں موقع، وقت اور ضرورت کا لحاظ بھی اسلامی اخلاق کا حصہ ہے

(3)۔ ہر بات کرنے کے قابل نہیں ہوتی۔

انسان کے پاس زبان ہے اس لیے یہ ضروری نہیں کہ جو بات ذہن میں آئے اسے زبان پر بھی لے آئے۔ عقل مند وہ ہے جو بولنے سے پہلے سوچے کہ کیا یہ بات ضروری ہے؟ کیا اس کا کوئی فائدہ ہے؟

(4)۔ وقت سے پہلے بحث بھی لغو بن سکتی ہے۔

کسی معاملے کا وقت ابھی آیا ہی نہ ہو، فیصلہ ابھی سامنے نہ آیا ہو، ضرورت ابھی پیدا نہ ہوئی ہو لیکن آدمی پہلے ہی اس پر طویل بحث شروع کردے تو یہ اکثر بے فائدہ مشغلے کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ خاص طور پر ایسے معاملات میں جن کا فیصلہ مستقبل میں حالات، ضرورت اور باہمی مشورے سے ہونا ہو، پہلے ہی حتمی گفتگو شروع کرنا مناسب نہیں۔

(5)۔ ہر مسئلہ ہر وقت موضوعِ بحث نہیں ہوتا۔

بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں جن پر بات کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن ہر وقت ان پر بات کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ مثلاً کوئی انتخاب آنے والا ہے تو انتخاب کے وقت امیدوار، منشور اور قیادت پر گفتگو یقیناً ضروری ہوسکتی ہے لیکن مہینوں پہلے اسی مسئلے کو روزانہ کی بحث بنا دینا فائدے سے زیادہ نقصان پیدا کرسکتا ہے۔

(6)۔ وقت سے پہلے فیصلے کرنا مناسب نہیں۔

مستقبل کے واقعات کے بارے میں حتمی انداز میں گفتگو کرنا انسان کو ایسی باتوں میں مبتلا کرسکتا ہے جو بعد میں درست ثابت نہ ہوں۔ اسلام ہمیں حقیقت سامنے آنے کا انتظار، مناسب وقت پر مشورہ اور پھر درست فیصلہ کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

(7)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔

صحیح بخاری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آخری ایام کے واقعات میں آتا ہے کہ بعض لوگوں کی طرف سے یہ بات سامنے آئی کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو فلاں شخص کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس قسم کی قبل از وقت گفتگو کو پسند نہیں فرمایا اور واضح کیا کہ خلافت کا معاملہ مسلمانوں کے باہمی مشورے اور انتخاب سے طے ہوگا۔ اس واقعے سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ جس معاملے کا وقت ابھی نہ آیا ہو، اسے غیر ضروری طور پر پہلے ہی اختلاف اور بحث کا موضوع نہیں بنانا چاہیے۔

(8)۔ "مَا لَا يَعْنِيهِ" کا دائرہ بہت وسیع ہے۔

ایسی گفتگو جس سے نہ دین سنورتا ہو، نہ دنیا کا کوئی حقیقی فائدہ ہو، نہ کوئی عملی ضرورت پوری ہوتی ہو اس میں انسان کو احتیاط کرنی چاہیے۔ ہر بات میں اپنی رائے دینا، ہر معاملے میں دخل دینا اور ہر آنے والے واقعے پر پہلے سے تبصرہ کرنا ضروری نہیں۔

(9)۔ ضرورت کے مطابق گفتگو۔

اچھی گفتگو وہ ہے جو ضرورت کے مطابق ہو۔ ضرورت ایک جملے کی ہو تو دس جملے بولنا، ایک مشورے کی ضرورت ہو تو گھنٹوں بحث کرنا اور ایک فیصلے کا انتظار مطلوب ہو تو پہلے ہی اس کے مختلف مفروضے قائم کرنا مناسب طرزِ عمل نہیں۔

(10)۔ فضول بحث ذہنی سکون چھین لیتی ہے۔

غیر ضروری گفتگو صرف وقت نہیں لیتی بلکہ ذہن کو بھی مسلسل مصروف رکھتی ہے۔ آدمی ایک بات سوچتا ہے پھر اس کا جواب سوچتا ہے، پھر دوسرے کے جواب کا جواب سوچتا ہے یوں ایک معمولی موضوع ذہنی بوجھ بن جاتا ہے۔

(11)۔ ہر اختلاف دشمنی نہیں۔

دو مسلمانوں کا کسی معاملے میں مختلف رائے رکھنا لازماً دشمنی نہیں ہے۔ لیکن جب انسان اپنی رائے کو ہر حال میں منوانے کی کوشش شروع کردے تو علمی اختلاف ذاتی اختلاف بن جاتا ہے۔

(12)۔ بحث برائے بحث خطرناک ہے۔

اگر مقصد حق کی تلاش ہو تو گفتگو علم کا ذریعہ ہے۔ لیکن اگر مقصد صرف اپنی بات منوانا، دوسرے کو شکست دینا، اپنی قابلیت دکھانا یا لوگوں پر اپنی برتری ثابت کرنا ہو تو یہی گفتگو مراء، خصومت اور جدال کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔

(13)۔ قرآن کا اصول:

بہترین طریقے سے گفتگو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

"اور ان سے ایسے طریقے سے بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔" (النحل:125)

اس سے معلوم ہوا کہ ہر بحث ممنوع نہیں حق واضح کرنے اور اصلاح کے لیے مناسب انداز میں گفتگو جائز بلکہ بعض اوقات ضروری ہے۔

(14)۔ ہر شخص سے بحث ضروری نہیں۔

قرآن کریم نے بعض مواقع پر ایسے لوگوں سے اعراض کی تعلیم بھی دی ہے جو حق قبول کرنے کے بجائے محض جھگڑے کے لیے گفتگو کرتے ہیں۔ ایسے شخص کے ساتھ مسلسل بحث کرنا اکثر اصلاح کے بجائے فساد پیدا کرتا ہے۔

(15)۔ حق پر ہونے کے باوجود بحث چھوڑ دینا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا

"میں جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں اس شخص کے لیے جو مراء کو چھوڑ دے اگرچہ وہ حق پر ہو۔" (سنن ابی داود، حدیث:4800)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ ہر حق بات کو ہر جگہ بحث کے ذریعے منوانا ضروری نہیں۔

(16)۔ تعلقات کی خرابی بھی ایک نقصان ہے۔

کتنے ہی اچھے تعلقات صرف اس وجہ سے خراب ہوجاتے ہیں کہ ایک معمولی مسئلے پر گفتگو حد سے بڑھ گئی۔ بات مسئلے سے شروع ہوتی ہے اور آخر میں ایک دوسرے کی ذات، خاندان، نیت اور کردار تک پہنچ جاتی ہے۔

(17)۔ سوشل میڈیا نے مسئلہ مزید بڑھا دیا۔

فیس بک، واٹس ایپ اور دیگر ذرائع ابلاغ نے ہر شخص کو ہر موضوع پر فوراً رائے دینے کا موقع دے دیا ہے لیکن ہر خبر پر تبصرہ کرنا، ہر پوسٹ کا جواب دینا اور ہر اختلاف میں کود پڑنا کوئی دینی کمال نہیں۔

(18) الیکشن و اجتماعی معاملات میں وقت کی پابندی۔

برادری، جماعت یا قوم کے انتخاب جیسے معاملات یقیناً اہم ہیں۔ لیکن جب انتخاب کا وقت آئے تو امیدواروں، صلاحیتوں، منشور اور قوم کے مفاد پر سنجیدہ مشورہ ہونا چاہیے اس سے بہت پہلے اسی موضوع کو مسلسل بحث کا مرکز بنا دینا مناسب نہیں۔

(19)۔ اختلافِ رائے کو دشمنی نہ بنائیں۔

کسی شخص کے بارے میں میری رائے مختلف ہوسکتی ہے اور آپ کی مختلف۔ لیکن اس اختلاف کو خاندان، برادری اور دوستوں کے تعلقات خراب کرنے کا ذریعہ نہیں بننا چاہیے۔ رائے بدل سکتی ہے، مگر رشتہ نہیں ٹوٹنا چاہیے۔

(20)۔ نیت خیر ہو تو زبان بھی محتاط ہونی چاہیے۔

یہ کہنا کافی نہیں کہ "میری نیت تو خیر ہے۔" خیر خواہی کا تقاضا یہ بھی ہے کہ بات مناسب وقت، مناسب انداز اور مناسب مقدار میں کی جائے۔

(21)۔ قوم کو اتحاد کی ضرورت ہے، قبل از وقت نزاع کی نہیں۔

ہماری میو برادری اور معاشرے کو اس وقت تعلیم، اتحاد، اتفاق، غریبوں کی مدد، نوجوانوں کی رہنمائی اور اجتماعی ترقی جیسے بڑے کاموں کی ضرورت ہے۔ ہماری توانائیاں قبل از وقت بحثوں میں صرف ہوجائیں تو اصل کام پیچھے رہ جائیں گے۔

(22)۔ اپنی زبان سے پوچھیں کیا یہ ضروری ہے؟

بولنے سے پہلے اپنے آپ سے تین سوال کرلیں:

کیا یہ بات سچی ہے؟

کیا یہ بات ضروری ہے؟

کیا یہ بات اس وقت کہنا مناسب ہے؟

اگر جواب نفی میں ہو تو خاموشی زیادہ بہتر ہے۔

(23)۔ خاموشی ہمیشہ کمزوری نہیں ہوتی۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے جواب نہیں دیا تو لوگ ہمیں کمزور سمجھیں گے۔ ایسا نہیں۔ کبھی خاموش رہنا علم، حلم، وقار اور عقل کی علامت ہوتا ہے

(24)۔ اپنی توانائی بڑے کاموں کے لیے بچائیں

ہماری زبان، وقت، ذہن اور صلاحیت اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ انہیں معمولی بحثوں میں ختم کرنے کے بجائے علم، عبادت، دعوت، تعلیم، خدمت اور معاشرے کی اصلاح میں استعمال کرنا چاہیے۔

آخر میں اپنے تمام دوست احباب اور برادری کے خیر خواہ افراد سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اجتماعی معاملات کا مل بیٹھ کر حل نکالا جائے۔ ہماری برادری ایک خاندان کی مانند ہے آپس میں الجھ کر ہم کسی اور کا نہیں اپنا ہی نقصان کرینگے اس لئے الیکشن ہوں یا کوئی بھی اجتماعی معاملہ پہلے سوچ بچار کریں اور ایسا فیصلہ کرنے کی کوشش کریں جس سے انتشار کی فضا پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

ایک امتحان تعلیم کا بھی

غور طلب
صوبیہ جاوید میو
(پیر محل)
صدر: پاکستان صدائے میو فورم (لیڈیز ونگ)

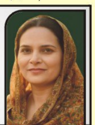

قارئین کرام! آج ایک اہم موضوع پر لب کشائی کرنے کی کوشش کررہی ہوں اور وہ ہے موجودہ حالات میں عدم برداشت کے بڑھتے ہوئے رویے اور ہمارا تعلیمی نظام۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی بات کا آغاز کروں میری اپنے قارئین سے درخواست ہے کہ اِسے صرف موضوع نہ سمجھا جائے اور نہ ہی ایک کالم۔ اگر ہمارا لکھنا کسی ایک قاری کو بھی نہ جھنجوڑ سکے تو یہ وقت کے ضیاع سے زیادہ کچھ نہیں۔ ہر لکھاری کا مقصد معاشرے سے جڑے کسی نہ کسی مسئلے پر قلم کاری کرنا ہوتا ہے اور ہر لکھاری کی خواہش ہوتی ہے کہ اجاگر کیے گئے مسائل پر اُن کا ردعمل ضرور سامنے آئے جن کیلئے قلم اُٹھایا گیا ہے۔

میں نے اپنے اردگرد بہت تیزی سے بڑھتا ہوا ایک سنگین نوعیت کا مسئلہ دیکھا وہ ہماری نوجوان نسل میں برداشت کی کمی ہے۔ جس ادارے میں، میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہی ہوں وہاں اسی نوعیت کا ایک معاملہ پیش آیا جس کی بنیاد صرف مذاق تھا لیکن اس مذاق کو لے کر طلباء کا ایک دم آپے سے باہر ہوجانا اور پھر معاملہ فائرنگ تک پہنچ جانا یہی نہیں بلکہ ادارہ کا میدان جنگ بن جانا جس میں طلباء و طالبات کا ہی نہیں اساتذہ کا مقام بھی نظر انداز کردیا گیا۔ تمام فی میل اساتذہ کو یرغمال بنا کے رکھنا اور پھر ریاستی اداروں کی مداخلت سے ہمارا خیریت سے گھر پہنچ جانا یقیناً کسی معجزے سے کم نہیں تھا۔ اس معاملے نے میری سوچ کے زاویے کو بدل دیا اور مجبور کیا کہ خود احتسابی کا عمل شروع ہونا چاہئے تو پہلا جواب یہی ملا کہ کسی بھی ادارے کی پہچان اس کی عمارت یا نام ناموس کی بجائے وہاں دی جانے والی تعلیم اور ماحول سے ہوتی ہے۔ عدم برداشت ایک انفرادی کمزوری نہیں بلکہ یہ ایک اجتماعی رویہ ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ ان رویوں کی تشکیل میں خاندان، سماج، میڈیا اور بلخصوص تعلیم اہم کردار ادا کرتی ہے۔

دیکھا جائے تو ہمارا تعلیمی نظام برسوں سے امتحان، نمبروں اور رٹوں کے گرد گھوم رہا ہے۔ جب تعلیم کا مقصد صرف تعلیمی میدان میں کامیابی رہ جائے تو اعلیٰ کردار کی تعمیر اور احساس وہمدردی کا جذبہ ثانوی حیثیت اختیار کرلیتا ہے اگر تعلیمی ادارے صرف نصاب کو رٹہ لگوانے اور یہود و نصاریٰ کی ریت و روایات کو اپنانے میں مصروف رہیں تو یقیناً آنے والی نسلیں نہ صرف اپنا آپ کھودیں گی بلکہ ایک وسیع جنگل ہوگا جہاں پڑھے لکھے، باشعور، درندہ صفت جانور ہوسکتے ہیں انسانیت رکھنے والے انسان نہیں۔ یہاں سارا الزام تعلیم پر ڈالنا بھی درست نہیں۔ جیسا میں نے کہا کہ آج کل میڈیا نے نہ صرف انسان کو انسان سے دور کردیا ہے بلکہ انسانیت جیسی اعلیٰ صفات چھین کر ایک ایسی دنیا تشکیل دے دی ہے جہاں ہر کام آسان اور ہر چیز دسترس میں ہے چاہے وہ نقلی ہیرویزم ہو یا پھر کسی کا قتل سب کچھ بالکل نارمل ہے ’’کفلم ختم ور‘‘ سب کچھ نارمل ہوجاتا ہے ایسا ہی حال ہمارے احساسات کا بھی ہے اس لئے صرف تعلیم کو ہی مورد الزام نہیں ٹھرایا جاسکتا لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کہ تعلیم ہی وہ بنیاد ہے جہاں سے ایک نئی سوچ جنم لیتی ہے اگر ہم اس بنیاد کو مضبوط کردیں تو معاشرے کی فکری سمت کو بھی تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم تعلیمی اداروں کو محض ڈگریاں تقسیم کرنے والا ادارہ نہ رہنے دیں بلکہ انہیں مکمل اسلامی طرز پر لایا جائے جو ایسی شخصیت کی تعمیر کرے جو تنقید کو اصلاح سمجھے، اختلاف کو دشمنی سمجھنے کی بجائے مکالمے کی ابتدا سمجھیں، دلیل کو تشدد پر ترجیح دیں۔ یہاں ایک اہم ذمہ داری اساتذہ کی بھی ہے کہ ہمارا کام صرف کتب پر لکھا سبق پڑھانا نہیں بلکہ اپنے طرز عمل سے بھی تعلیم دینا ہے۔ ہفتہ میں کم از کم ایک بار کلاس روم میں سوال جواب کا سیشن کرایا جائے جس میں سوال کرنے پر حوصلہ افزائی ہو اور سکھایا جائے کہ اختلاف رائے کو عزت کیسے دی جائے اور ہر طالب علم کو اظہار خیال کا یکساں موقع دیا جائے تو برداشت اور مکالمے کی ثقافت خود بخود پروان پڑھے گی۔

پاکستان کا مستقبل صرف جدید نصاب یا اغیار کی روش پر چلنے سے بہتر نہیں ہوگا بلکہ یہ ایک ایسے تعلیمی ماحول سے وابستہ ہے جہاں برداشت، احترام رائے اور انسان دوستی کو اسلامی حوالوں سے زندگی لازم و ملزوم حصہ بنایا جائے اور یہی کردار سازی کا بہترین وقت بھی ہے۔ آخر میں بس اتنا ہی کہنا چاہوں گی کہ اگر آج ہم نے اپنی نسل نو کو نہ سنبھالا انہیں محبت، رواداری اور برداشت کا شعور نہ دیا تو آنے والے برسوں میں عدم برداشت کا یہ دائرہ مزید وسیع ہوگا کیونکہ جہاں سوال سے پہلے خاموشی کی تعلیم دی جائے وہاں عدم برداشت ہی نسل در نسل منتقل کی جاتی ہے۔ ایسے وقت میں میو تنظیمات کی بھی ذمہ داری ہے کہ سوشل میڈیا صرف ٹک ٹاک بنا کر نام کمانے کا نام ہی نہ ہو بلکہ اس پلیٹ فارم سے ایسا کام کیا جائے جو ایک برادری کی نوجوان نسل کو دوسروں کیلئے رول ماڈل بنا سکے۔

’’کاش کے تیرے دل میں اتر جائے میری بات‘‘

☆☆☆☆☆

ابنِ حسنہؓ فتوحاتِ شام کے ستون

سرور عالم، محسن اعظم، خلق مجسم ﷺ کی تربیت سے کندن بننے والا ایک عظیم سپاہی، کاتب وحی کا اعزاز حاصل کرنے والا ایک قابل اعتماد صحابی، نبی کریم ﷺ نے ''خیر القوم'' (قوم کے بہترین افراد) قرار دیا جن کے سچاپن، شجاعت اور دیانت داری کی تعریف آپ ﷺ نے کی، مہاجر صحابہؓ میں ممتاز مقام، سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ کی قیادت میں میدان کارزار میں حیرت انگیز کارنامے سرانجام دینے والا ایک بہادر، نڈر اور تجربہ کار مجاہد، سیدنا عمرِ فاروقؓ کے نزدیک وہ جرات ووقار کے حامل ایک ممتاز قائد، معرکہ یمامہ میں انتہائی شوق، ولولے اور قابل رشک جذبے کے ساتھ شریک ہونے والا جوان رعنا، اردن کے دروازے پر فاتحانہ دستک دینے والا ایک عظیم جرنیل، دعوت و ارشاد کے میدان میں اثر انگیز اسلوب اپنانے والا خوش اخلاق و خوش اطوار مبلغ، اردن میں عدل و انصاف کی بنیاد پر فرائض منصبی ادا کرنے والا ایک پسندیدہ و ہر دلعزیز گورنر، پوری زندگی رسول کائنات ﷺ کا اعتماد حاصل رہا، ہر محاذ پر جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اسلام کی سربلندی کے لئے ہر دور میں نمایاں کردار ادا کیا۔ تاریخ اسلام میں حضرت شرحبیل بن حسنہؓ کے نام سے مشہور ہیں۔

حضرت شرحبیلؓ عبداللہ بن مطاع بن عمرو بن کندۃ کے فرزند ارجمند تھے اور آپؓ کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ حضرت شرحبیلؓ کی والدہ کا نام حَسَنہ تھا۔ آپ ابھی ماں کی گود میں ہی تھے کہ والد کا انتقال ہوگیا۔ شعور حاصل ہونے سے پہلے ہی یتیم ہوگئے بیوگی کی عدت گزر جانے کے بعد ان کی والدہ نے حضرت سفیان بن معمر انصاریؓ سے شادی کرلی اس طرح یہ اپنی والدہ کی طرف منسوب ہوئے۔ اسی نسبت سے ''ابنِ حسنہ'' کہلائے۔ پھر یہی نام زبان زدعام وخاص ہوگیا۔ اس قابل احترام خاتون کو اپنے بیٹے شرحبیلؓ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ آپؓ وہاں سے مدینہ آئے اور ماں کے تعلق سے بنی زریق میں قیام پزیر ہوئے۔

رحمت عالم، خلق مجسم ﷺ نے جب نبوت کا اعلان کیا تو اس وقت حضرت شرحبیل بن حسنہؓ اپنے سوتیلے باپ حضرت سفیان بن معمر بن حبیب انصاری کی کفالت میں پرورش پا رہے تھے۔ حضرت شرحبیل بن حسنہؓ کے والد اور والدہ نے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اس طرح انہیں بچپن ہی سے اسلامی ماحول میسر آیا۔

9 ہجری میں جب رسول کائنات ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ تقریبا چار سو شہسواروں کا قائد بنا کر کو بنو کندۃ کے سربراہ اکیدر بن عبدالما لک جو نصرانیت کا پیروکار تھا کو زیر دام لانے کے لئے دومتہ الجندل روانہ کیا تو حضرت خالد بن ولیدؓ عرض گزار ہوئے:

''یا رسول اللہ ﷺ! اتنے تھوڑے سے افراد کے ساتھ اتنے بڑے جری دشمن پر کس طرح قابو پا سکوں گا؟''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم اسے گائے کا شکار کرنے میں مگن پاؤ گے اس حالت میں تم اسے آگے بڑھ کر گرفتار کر لینا۔''

بارگاہ رسالت سے حکم پا کر حضرت خالد بن ولیدؓ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے۔ چاندنی رات تھی، چاند اپنے پورے جوبن پر تھا اس سہانے اور دلفریب موسم میں سردار اکیدر اپنی رفیقہ حیات رباب کے ساتھ قلعے کی سطح پر بیٹھا شغل مے نوشی سے لطف اندوز ہو رہا تھا تھوڑی دیر بعد ایک خوبصورت صحت منداور دلکش نیل گائے دوڑتی ہوئی آئی اور قلعے کے دروازے سے ٹکریں مارنے لگی۔ ملکہ نے دلربا انداز میں پنکھڑی نام ہونٹوں کو جنبش دیتے ہوئے کہا:

''جانِ من وہ دیکھو تمہارا مرغوب شکار خود چل کر تمہارے پاس آ گیا ہے، میری جان جاؤ اسے شکار کر لاؤ تا کہ شراب وشباب کے اس دلفریب موسم میں کباب کی آمیزش بھی ہوجائے۔''

ملکہ عالیہ کا حکم پا کر سردار نے اپنا گھوڑا تیار کرنے کو کہا حقیقی بھائی حسان اور دو غلام ہمراہ لئے۔ وہ بھی اپنے منہ زور گھوڑوں پر سوار تھے۔ بڑے طمطراق سے قلعے سے باہر آئے۔ انہیں کچھ خبر نہ تھی کہ ان کی حرکات وسکنات پر کوئی نگاہ جمائے کھڑا ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ اپنے جانثار ساتھیوں کے ہمراہ غضب آلود نگاہوں سے دیکھ رہے تھے کہ سردار بے خوف وخطر بغیر حفاظتی اقدامات کے قلعے سے باہر نکل آیا ہے۔ جونہی وہ اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے قلعے سے باہر آئے ان پر اچانک حملہ ہوگیا۔

سردار اکیدر کا بھائی حسان مقابلے میں مارا گیا۔ سردار کو گرفتار کر کے رسول کائنات ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے سالانہ جزیہ ادا کرنے کی شرط پر اسے معاف کر دیا اور وہ واپس اپنی ریاست میں چلا گیا۔ سردار اکیدر اور دیگر ساحلی علاقہ میں آباد قبائل سے جزیہ وصول کرنے کے لئے سرور کائنات ﷺ نے حضرت شرحبیل بن حسنہؓ کو اپنا سفیر مقرر کیا۔ یہ قبائل سرزمین شام سے متصل بحر قلزم کے ساحلی علاقہ جات میں آباد تھے۔

ایلۃ کا حاکم یحنہ بن روبتہ بذات خود چند دیگر قبائل کے سرداروں کا وفد لے کر مدینہ منورہ دربار رسالت میں پہنچ گیا تا کہ جزیہ ادا کرنے کی بنیاد پر امان حاصل کر لی جائے۔ دراصل یہ قبائل مسلمانوں کے غلبے کی وجہ سے خوفزدہ ہوگئے تھے۔ رسول اقدس ﷺ نے انہیں تحریری ضمانت نامہ عطا کیا اور اس میں یہ بھی درج تھا کہ جزیہ وصول کرنے کے لئے حضرت شرحبیل بن حسنہؓ دربار رسالت کی سفارت

آئینہ اعجاز
اعجاز خاں میو
(سیہو وال پسرور)
0301-6320334
ejazmeo68@yahoo.com

کے فرائض سرانجام دیں گے اس طرح انہیں رسول اکرمؐ کی جانب سے سفیر بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔

حضرت شرحبیلؓ ان چند صحابہؓ میں سے تھے جنہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے شام کی طرف فتوحات کے لیے مقرر فرمایا۔ اس وقت رومی سلطنت (بزنطین) نہایت مضبوط تھی اور شام کا پورا علاقہ ان کے اہم ترین صوبوں میں شمار ہوتا تھا۔ جب مسلمانوں کے چار لشکر شام کی سرحد کی طرف روانہ کیے گئے تو ہر لشکر کی الگ الگ ذمہ داریاں اور محاذ تھے۔

حضرت شرحبیلؓ کو اردن کے پورے خطے کی کمان دی گئی۔ یہ خطہ عسکری اعتبار سے بہت اہم تھا کیونکہ اردن کی وادیوں سے مسلمانوں کے دوسرے لشکروں تک رومی کمک پہنچ سکتی تھی۔ اس لیے اس محاذ کو سنبھالنا نہایت دشوار اور حساس تھا۔

جب حضرت شرحبیلؓ کا لشکر اردن میں داخل ہوا تو رومی فوجوں نے مختلف مقامات پر چھوٹی چھوٹی ناکہ بندیوں اور قلعہ بند چوکیوں کے ذریعے راستہ روکنے کی کوشش کی۔ اردن کی وادیوں اور پہاڑی راستوں میں رومی گشت عام تھا۔ ان ابتدائی جھڑپوں میں مسلمانوں نے نہایت حکمت سے پیش قدمی کی۔ قلعے اور بستیاں ایک ایک کر کے مسلمانوں کے زیر قبضہ آتی گئیں۔ کئی مقامات پر رومیوں نے سخت مزاحمت کی لیکن مسلمانوں کا اتحاد، نظم، تیاری اور حضرت شرحبیلؓ کی بہادری نے دشمن کے حوصلے پست کر دیئے۔

رومیوں نے جب دیکھا کہ مسلمان اردن پر اپنا قبضہ مستحکم کرتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بڑا لشکر میدان میں اتارا۔ تاریخی روایات بتاتی ہیں کہ حضرت شرحبیلؓ نے اس موقع پر نہایت غیر معمولی بصیرت کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے بلند پہاڑی مقامات سے دشمن کی نقل وحرکت کی نگرانی کی اور دشمن کو کھلے میدان میں مقابلے پر مجبور کیا۔

جنگ اجنادین اسلامی فتوحات شام کا پہلا فیصلہ کن معرکہ تھا۔ حضرت شرحبیلؓ اپنے مخصوص لشکر کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ کی منصوبہ بندی سے اَجنادین میں فتح ہوئی جس نے مسلمانوں کی ہمت کو کئی گنا بڑھا دیا۔ اس کے بعد پورے جنوبی شام کے دروازے مسلمانوں کے لیے کھل گئے۔ اَجنادین کے بعد دونوں طرف سے شدید لڑائیاں ہوئیں۔ حضرت شرحبیلؓ کی حکمت عملی تھی:

''جہاں ممکن ہو، امن کا راستہ اختیار کرو، خونریزی نہ کرو، عوام کو امان دو اور شہر کے معاہدے محفوظ رکھو۔''

اردن کے اہم شہر فتح ہوئے جن میں سے کئی علاقے بغیر زیادہ خونریزی کے مسلم حکومت میں آگئے۔

مورخین نے لکھا ہے:

''رومیوں کی پشت پر حملے، کمک روکنے، سپلائی لائن کاٹنے اور شہر در شہر پیش قدمی میں شرحبیلؓ کی صلاحیت ایک تجربہ کار سپہ سالار کی طرح نمایاں تھی۔''

جب تمام اسلامی لشکر ایک کمان کے تحت آئے تو تمام قیادت حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کی جانب منتقل کر دی گئی۔ اس کے بعد بھی حضرت شرحبیلؓ اردن، فلسطین اور شمالی عرب کے محاذوں کے ایک بڑے کمانڈر کے طور پر کام کرتے رہے۔ شام کی فتوحات میں ان کے کردار کو مورخین اہم فوجی ستون قرار دیتے ہیں آپؓ کی حیثیت ایک ایسے جنرل کی تھی: ''جو محاذ سنبھالتا بھی تھا، لڑتا بھی تھا اور انتظامی فیصلے بھی کرتا تھا۔''

مورخین نے حضرت شرحبیلؓ کو شام کے سب سے بہادر جرنیلوں میں سے ایک کہا ہے۔

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ فرمایا کرتے تھے:

''شرحبیلؓ امین اور شجاع ہیں۔''

مورخین لکھتے ہیں:

''اگر یرموک میں خالدؓ تلوار تھے تو شرحبیلؓ وہ دماغ تھے جس نے ساری فوجی ترتیب کو ایک نظم دیا۔''

(تاریخ طبری، ابن کثیر)

فلسطین کی فتح ایک عظیم باب ہے۔ جب مختلف شہر فتح ہو رہے تھے تو فلسطین کی سرزمین تک پہنچنے والے اولین سپہ سالاروں میں حضرت شرحبیل کا نام سرفہرست ہے۔

مورخین نے آپ کی جرات وبہادری کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:

''آپ ہمیشہ اگلی صف میں رہتے، معمولی سپاہی کی طرح لڑتے اور اپنے جوش سے پوری فوج میں روح پھونک دیتے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

''حضرت شرحبیلؓ وہ انسان تھے جن کے فیصلے میں مضبوطی اور جن کی رائے میں اللہ نے برکت رکھی تھی۔''

18 ہجری میں ابھی اسلامی فوجیں شام میں برسرپیکار تھیں کہ عراق، شام اور مصر میں طاعون کی وبا پھیلی جسے تاریخ میں طاعون عمواس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے مشورہ دیا کہ فوجیں وبائی مقامات سے ہٹا کر محفوظ علاقوں میں بھیج دی جائیں لیکن حضرت شرحبیلؓ بڑے متوکل شخص تھے۔ انھوں نے کہا:

''حضرت عمرو بن العاصؓ نادان ہیں میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے کہ طاعون اللہ کی رحمت اور انبیا کی دعا ہے۔ اس سے قبل صالحین نے اسی میں وفات پائی ہے۔ اس لیے ہرگز نہ ہٹنا چاہیے۔''

آپؓ کسی طرح نہ ہٹے اور اسی نامراد وبا میں 67 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپؓ ایک ایسے وقت میں دنیا سے رخصت ہوئے جب شام کی فتح کا عظیم سفر شروع ہو چکا تھا اور مسلمان شام کے بڑے شہروں میں داخل ہو رہے تھے۔ ان کا نام آج تک ان مجاہدین میں گنا جاتا ہے جنہوں نے اپنی جان، وقت اور محنت دین اسلام کی خاطر وقف کر دی۔

ایک ہی درد عنوان دو

منظر!

آمنہ بہادر میو (لاہور)

سماج میں اکثر ہم جدائی کے دکھ کو صنف کی عینک سے دیکھتے ہیں۔ بیوہ عورت کا درد الگ نظر آتا ہے اور بیوی سے محروم مرد کا درد الگ لیکن حقیقت یہ ہے کہ رفیقِ حیات کے جانے کے بعد جو خلا پیدا ہوتا ہے وہ دونوں کے دل میں یکساں ہوتا ہے اس لیے ہم نے عنوان ایک ہی رکھا۔ تا کہ کسی کے زخم کو چھوٹا یا بڑا نہ کہا جائے۔

بیوی کے جانے کے بعد مرد کے لیے زندگی کا سب سے کٹھن مرحلہ شروع ہو جاتا ہے۔ گھر کی ہر ذمہ داری اس کے کاندھوں پر آ جاتی ہے۔ بچوں کی شادی کرنا، رشتے ڈھونڈنا، رسموں کا بوجھ اٹھانا —خاص طور پر

بیٹی کی شادی۔ وہ لمحے جب ماں کی ضرورت سب سے زیادہ ہوتی ہے تب اس کی کمی سب سے زیادہ کھلتی ہے۔ "جہیز کا کیا کریں؟ رسم کیسے نبھائیں؟ لڑکے والوں سے بات کون کرے؟" ہر سوال کے جواب میں ایک خاموشی بولتی ہے۔

میں نے اپنی والدہ کی وفات کے بعد اپنے والد کو دیکھا ہے۔

ان کے لب خاموش ہیں مگر آنکھوں میں نمی ہیں۔ وہ کہتے تو ہیں "سب ٹھیک ہے بیٹا" مگر رات کو چھت کو تکتے رہتے ہیں۔ بیٹی کے رشتے کی بات آتی ہے تو پلکیں بھگو لیتے ہیں اور دل ہی دل میں کہتے ہیں "ماں ہوتی تو بہتر کرتی"۔

یہ درد عورت کے لیے بھی اتنا ہی گہرا ہے۔ حالات مختلف ہو سکتے ہیں، سماج کا رویہ مختلف ہوسکتا ہے لیکن رات کا سناٹا، فیصلوں میں شریک نہ ہونے کا خلا اور زندگی کے ہر موڑ پر ایک کمی کا احساس—یہ دونوں کے لیے سانجھا ہے۔

جدائی پوچھتی نہیں کہ تم مرد ہو یا عورت۔ وہ بس دل کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے اور اندر سے ایک ہی آواز آتی ہے: "رفیقِ حیات کی کمی"۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم دونوں کے درد کو برابر سمجھیں۔ ہمدردی کریں، طعنے نہ دیں۔ کیونکہ خاموشی کو کمزوری نہ سمجھا جائے۔ بعض اوقات صبر ٹوٹ جائے تو لفظ بول ہی اٹھتے ہیں۔

احترام بانٹو گے تو احترام ہی ملے گا۔

نظم: خاموش سایہ

عنوان ایک رکھا ہم نے، درد کو بانٹا نہیں
بیوہ ہو یا بیوہ زادہ، زخم کو چھانٹا نہیں
رات کا بستر ہے آدھا، بات ادھوری رہ گئی
مشورے کا ہاتھ خالی، چائے کا کپ ہی سہی
سب سے کٹھن مرحلہ یہ، بچوں کی شادی کرنی ہے
بیٹے کا رشتہ بھی ڈھونڈنا، بیٹی کو بیاہنا بھی ہے
جہیز کی فکر، رسموں کا بوجھ، سب اکیلے سہنا ہے
ماں کی کمی ہر رسم میں، پل میں محسوس کرنی ہے
گھر کی ہر ذمہ داری اب، تنہا ہی نبھانی ہے
چھوٹی بڑی ہر بات کا، خیال خود رکھنا پڑے
جو ہاتھ ماں کے تھے کبھی، اب وہی بڑھانا پڑے
میں نے ماں کے بعد دیکھا، باپ کے چہرے کا حال
لب پہ خاموشی کا پہرہ، آنکھ میں نمی کا جال
وہ روتے نہیں ہیں لیکن، چھت کو تکتے رہ جاتے ہیں
"سب ٹھیک ہے" کہہ کے بس، دل کو بہلاتے ہیں
بیٹی کے رشتے کی بات پر، پلکیں بھگو لیتے ہیں
"ماں ہوتی تو بہتر کرتی" دل ہی دل میں کہتے ہیں
جدائی پوچھے نہ صنف، وہ تو دل کا حال ہے
رفیقِ حیات کی کمی، دونوں کے لیے زوال ہے
درد اگر سچا ہو تو، آنسو بھی ایک سے
بہ جائیں یا پلکوں میں، قید ہوں ایک سے
اس لیے عنوان ایک ہے تا کہ تنہائی نہ ہو
تا کہ دنیا یہ سمجھے، غم کی انتہا ہی نہ ہو

شہرت کی دوڑ میں اصلیت کی شکست

ایک زمانہ تھا جب لوگ کچھ بننے کی خواہش رکھتے تھے اب زیادہ تر لوگ صرف مشہور ہونا چاہتے ہیں۔ پہلے شہرت محنت کے دروازے پر دستک دیتی تھی، آج محنت شہرت کے دروازے پر اجازت مانگتی پھرتی ہے۔ فرق صرف اتنا نہیں کہ زمانہ بدل گیا ہے، فرق یہ بھی ہے کہ کامیابی کی تعریف بدل گئی ہے۔ کبھی استاد اپنے شاگرد کی قابلیت پر فخر کرتا تھا، آج شاگرد اپنی مقبولیت کے اعداد وشمار دکھا کر استاد کو قائل کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ کامیاب ہے۔ کبھی کتاب کے کئی ایڈیشن اس کی اہمیت کا ثبوت ہوتے تھے، اب ایک مختصر ویڈیو لاکھوں بار دیکھی جائے تو اسے دانش کا معیار سمجھ لیا جاتا ہے۔ ہم نے علم کو نہیں چھوڑا بلکہ اسے پسِ پشت ڈال کر تماشے کو علم کا درجہ دے دیا ہے۔

شہرت بری چیز نہیں۔ کون کیسا ہے جو چاہے کہ اس کے کام کو کوئی نہ پہچانے؟ مسئلہ شہرت نہیں، مسئلہ اس کی قیمت ہے۔ جب شہرت مقصد بن جائے تو اصول راستے کا پتھر محسوس ہونے لگتے ہیں پھر انسان یہ نہیں سوچتا کہ لوگ مجھے کیوں جانتے ہیں وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ لوگ مجھے جانتے رہیں جس کی زندہ وجاوید مثال ہماری اپنی میو برادری کے ہر پلیٹ فارم پہ واضح ہے۔ آج ہر شعبے میں ایک عجیب بے چینی دکھائی دیتی ہے۔ کہیں سیاست کے نام پہ خود کو نمایاں کرنے کی کوششیں جاری ہیں تو کہیں اپنے ہی برادری بھائیوں کے کردار پہ کیچڑ اچھال کر خود کو خبروں کی زینت بنایا جا رہا ہے۔ فن کار فن سے پہلے ردِعمل کا حساب لگانے لگا ہے۔

شاعر شعر کہنے سے پہلے سوچتا ہے کہ اس پر کتنی داد ملے گی۔ ادیب قلم اٹھانے سے پہلے یہ اندازہ لگاتا ہے کہ اس تحریر کو کتنے لوگ شیئر کریں گے۔ مقرر تقریر سے زیادہ اس کی ویڈیو کی فکر کرتا ہے، اور بعض اوقات تو سامعین بھی تقریر سننے نہیں، صرف سیلفی لینے آتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اصل کام پس منظر میں چلا گیا ہو اور اس کا اشتہار مرکزی حیثیت اختیار کر گیا ہو۔ سوشل میڈیا نے اس دوڑ کو مزید تیز کر دیا ہے۔ یہاں ہر شخص اپنے وجود کا اشتہار ہے۔ کسی کے لیے ناشتے کی پلیٹ خبر ہے، کسی کے لیے جم کی تصویر کارنامہ، کسی کے لیے ہر ملاقات تاریخی اور ہر تقریب یادگار۔ اگر دو دن کوئی پوسٹ نہ آئے تو لگتا ہے جیسے زندگی رک گئی ہو۔ خاموشی اب سکون کی علامت نہیں غیر موجودگی کی علامت بن گئی ہے۔ ادبی دنیا بھی اس بخار سے محفوظ نہیں رہی۔

بعض لوگ کتاب مکمل ہونے سے پہلے اس کی تشہیر شروع کر دیتے ہیں اور کچھ کتاب آنے کے بعد بھی صرف تصویروں کے سہارے زندہ رہتے ہیں تعارف اتنا طویل ہوتا ہے کہ اصل تخلیق اس کے سائے میں دب جاتی ہے۔ کہیں القابات کی بھرمار ہے، کہیں خود نوشت تعریفی جملوں کی۔ یوں لگتا ہے جیسے بعض قلم کار تحریر کم اور اپنی شخصیت زیادہ شائع کر رہے ہوں۔ اس تمام تر شور شرابے کے باوجود ایک سوال اپنی جگہ قائم رہتا ہے: کیا شہرت واقعی اتنی طاقتور ہے کہ اندر کے خالی پن کو بھر سکے؟ اگر ایسا ہوتا تو دنیا کے مشہور ترین لوگ نیند کی گولیوں کے سہارے نہ جی رہے ہوتے۔ حقیقت یہ ہے کہ شہرت لوگوں کی

نظروں میں جگہ بناتی ہے، دلوں میں نہیں۔ دلوں کے دروازے اتنے سستے نہیں کہ صرف تصویریں دکھا کر کھول لیے جائیں وہاں جگہ بنانے کے لیے کردار، اخلاص اور خاموش محنت درکار ہوتی ہے۔ مجھے ہمیشہ ایسے لوگ پسند آئے ہیں جنہوں نے خاموشی سے اپنا کام کیا۔ جنہوں نے تعریف ملنے پر شکر ادا کیا اور نہ ملنے پر شکایت نہیں کی۔ جنہوں نے اپنی شناخت دوسروں کی زبان سے سننے کو ترجیح دی، اپنی زبان سے سنانے کو نہیں۔ ایسے لوگ شاید ہر دور میں کم تھے، مگر انہی کی وجہ سے ہر دور قابلِ احترام بھی رہا۔

بدقسمتی یہ ہے کہ ہم نے شہرت کو کامیابی کا مترادف بنا دیا ہے۔ حالانکہ ہر مشہور آدمی کامیاب نہیں ہوتا اور ہر کامیاب آدمی مشہور نہیں ہوتا۔ کتنے ہی استاد ایسے ہیں جنہیں دنیا نہیں جانتی مگر ان کے شاگرد انہیں اپنا محسن سمجھتے ہیں۔ کتنے ہی لکھنے والے ایسے ہیں جن کی تصویریں کسی پوسٹر پر نہیں چھپتی مگر ان کے لکھے ہوئے جملے نسلوں کے ذہنوں پر نقش ہیں۔ کتنے ہی لوگ خاموشی سے معاشرے کی خدمت کرتے ہیں، مگر ان کا نام کبھی سرخیوں میں نہیں آتا۔ شاید یہی لوگ صحیح معنوں میں کامیاب ہیں۔ شہرت کی بھوک کی ایک اور قیمت بھی ہے۔ انسان آہستہ آہستہ اپنی اصل شخصیت کھو دیتا ہے۔ وہ وہی بولتا ہے جو پسند کیا جائے، وہی لکھتا ہے جو مقبول ہو، وہی سوچتا ہے جس سے داد ملے۔ اختلاف سے ڈرنے لگتا ہے، سچ سے گھبرانے لگتا ہے اور آخر کار وہ اپنے قاری کا نہیں، اپنی مقبولیت کا غلام بن جاتا ہے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ شہرت کا سورج ہمیشہ ایک ہی جگہ نہیں رہتا۔

آج جو نام ہر زبان پر ہے، کل شاید کسی کو یاد بھی نہ ہو۔ وقت بہت بے رحم منصف ہے وہ شور نہیں سنتا صرف کام دیکھتا ہے۔ تاریخ میں وہی لوگ زندہ رہتے ہیں جنہوں نے شہرت کا پیچھا نہیں کیا بلکہ اپنے کام کو اس معیار تک پہنچایا کہ شہرت خود ان کے پیچھے چل پڑی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جن افراد، اقوام نے اپنی حالت سنوارنے کی کوشش نہیں کی وہ مٹ کر رہ گیں۔

میو قوم مسلسل مشکل حالات سے گزر رہی ہے لیکن اگر اس بات کا احساس رکھنے کے باوجود ہم نے کچھ نہ کیا تو فنا ہو جانا ہمارا مقدر بنے گا۔ اقوام کو اٹھنے اور ابھرنے کے لیے ہمیشہ اپنے زورِ بازو سے کام لینا ہوتا ہے اور یہ قوت بے غرضی، قربانی، حب الوطنی اور بھائی چارے کے جذبے کے ساتھ موثر ہوتی ہے۔ یقینِ محکم عملِ پیہم محبت فاتح عالم جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں۔ شاید ہمیں اپنی ترجیحات کا کاٹھ کباڑ دوبارہ چھانٹنے کی ضرورت ہے۔ اگر مقصد صرف مشہور ہونا ہے تو سستے راستے بہت ہیں، لیکن اگر مقصد مؤثر ہونا ہے تو پھر راستہ صرف ایک ہے: مسلسل محنت، دیانت داری اور اپنے فن اور عہدے سے سچی وفاداری۔ آخر میں بات صرف اتنی سی ہے کہ دنیا میں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو ہر قیمت پر پہچانے جانا چاہتے ہیں اور دوسرے وہ جنہیں ان کا کام پہچان بناتا ہے۔ پہلے گروہ کے پاس شور بہت ہوتا ہے، دوسرے کے پاس اثر۔ شور وقتی ہوتا ہے مگر اثر نسلوں تک زندہ رہتا ہے۔ فیصلہ ہمیں کرنا ہے کہ ہمیں وقتی شہرت چاہیے یا دیرپا وقار۔

موثر تعلیمی اصول

ٹائم مینجمنٹ کیسے کی جائے؟

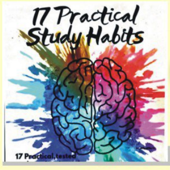

سلیبس کو لے کر ڈیڈ لائنز بنائیں!

سب سے پہلے تو پڑھائی کو لے کر آپ کو اپنی Goal Setting کرنی ہوگی۔ تسلّی سے اپنے سلیبس کو دیکھیں۔ اس کے اہم۔ کم اہم اور غیر اہم حصوں سے واقفیت حاصل کریں۔ دیکھیں کہ امتحانی نقطہ نگاہ سے کیا کیا چیزیں پہلے اور زیادہ توجہ سے کرنے والی ہیں۔ اپنے آپ کو Dead lines دیں کہ اتنا سلیبس اتنے دنوں میں کرنا ہے۔ یہ ساری تقسیم بمع ڈیڈ لائنز ایک صفحہ پر تحریر کر کے سامنے دیوار پر آویزاں کر دیں۔ خود کو ایسے ٹارگٹ دیں جو آپ باآسانی کر بھی سکیں تاکہ آپ کا مورال ہائی رہے اور آپ اپنے پلان کے ساتھ چپکے رہیں۔

ڈیڈ لائنز دماغ کے کام کروانے کیلئے ضروری ہیں۔ دماغ کو ہلکے سے خود ساختہ پریشر میں رکھنا کم وقت میں زیادہ کام کرنے کا کلیہ ہے۔ ڈیڈ لائنز بنانے سے آپ زیادہ فوکسڈ رہ سکیں گے اور دیگر کاموں سے خود کو دور رکھ کر ساری توجہ پڑھائی پر مرکوز رکھ سکیں گے۔

Calander کا استعمال کریں!

ایک بڑے چارٹ کو لیں اور اس کو تیس چھوٹے خانوں میں تقسیم کر دیں۔ ہر ایک خانہ سے ایک دن، تاریخ منسوب کر دیں۔ اس چاٹ کو جہاں بیٹھ کر آپ پڑھتے ہیں وہاں آویزاں کر دیں اس طرح ایک چارٹ Calander میں تبدیل ہو کر آپکا بہترین ٹول بن جائے گا۔ ہر دن آپ ایک نظر میں نہ صرف اپنی گزشتہ پرفارمنس کو دیکھ سکیں گے بلکہ آنے والے دنوں کو بھی اچھے سے پلان کر سکیں گے۔

ہر چھوٹے خانہ کو مزید تین خانوں میں تقسیم کریں۔ پہلا خانہ آپ کی ڈیڈ لائنز کا ہوگا یا وہ ٹاسک ٹیسٹس، اسائنمنٹ جو آگے آنے والے دنوں میں آ رہی ہیں۔ پورے مہینے میں جن تاریخوں میں آپ کے ٹیسٹ آ رہے ہیں یا سلیبس کو لے کرنے ڈیڈ لائنز خود کو دی ہیں وہ پیشگی ان خانوں میں لکھ دیں یعنی مہینے کے شروع میں ہی پورے مہینے کیا کیا اہم ترین پڑھنے والی چیزیں اور ٹیسٹس ہیں وہ چارٹ پر مقررہ خانوں میں پہلے ہی لکھ چکے ہیں۔

دوسرا خانہ MIT(Most Important tasks) کا خانہ ہوگا۔ اس میں آپ تین سے زیادہ کام نہیں لکھیں گے۔ تین صرف وہ کام لکھنے ہیں جو آپ اس دن لازمی کرینگے پھر چاہے آپ کو باقی دیگر کام چھوڑنے پڑیں۔ ان تین کاموں پر آپ کبھی کمپرومائز نہیں کرینگے۔ دن کے آخر میں یہ تین کام لازمی پورے ہونے چاہئیں۔ یہ آپ کی پڑھائی کے اہم ترین یونٹس کو پڑھانا بھی ہوسکتا ہے، کسی ٹیسٹ کو پہلے سے تیار کرنا ہوسکتا ہے، کسی چیز کو ری وائز کرنا بھی ہوسکتا ہے۔ ان تین کاموں کو آپ نے چارٹ پر رات سونے سے پہلے تحریر کرنا ہے یا صبح اُٹھ کر سب سے پہلے تحریر کرنا ہے اور ترجیحی بنیادوں پر اس پر کام شروع کر دینا ہے پھر خواہ دنیا اِدھر سے اُدھر ہوجائے دن کے آخر میں آپ کے یہ تین کام لازمی ہونے چاہئیں۔

تیسرے خانہ میں دیگر کام جو آپ اس دن کرنا چاہتے ہیں وہ تحریر کر لیں۔ اسے آپ اس دن کی to do list کے کام بھی مکمل کرتے جائیں جو کام رہ جائیں وہ اگلے دن کے خانہ میں منتقل کر دیں اگر کام کچھ دن تاخیر ہونے کی وجہ سے اہم ترین بن جائے اُسے تین اہم ترین والے خانہ میں شفٹ کر دیں۔

یہ ایک چارٹ آپ کے ٹائم مینجمنٹ میں انقلابی بہتری لا سکتا ہے کیونکہ ہر چیز آپ کی نظروں کے سامنے ہے اور آپ چیزوں کو کنٹرول اور پلان باآسانی کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی کام رہ جائے تو اُسے اگلے دن لازمی سرانجام دے سکتے ہیں۔

اکاؤنٹیبلیٹی پاکٹ ڈائری کا ساتھ رکھنا!

Calander بنانے کے بعد کوئی ایسا سسٹم بھی ہونا چاہئے جو آپ ساتھ رکھ سکیں اور اس

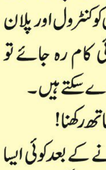

فصیلِ اُمید
ڈاکٹر فیصل سعید میو
شجاع آباد
0300-0692466

کے ذریعہ سے اپنے پلانڈ ٹاسکس کو باآسانی سرانجام دیتے جائیں اس سلسلے میں موبائل کی ڈیجیٹل ایپس کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ایک چھوٹی ڈائری یا محض ایک کاغذ کا ٹکڑا بھی یہ کام سرانجام دے سکتا ہے۔ اپنے چارٹ پر سارے کام تحریر کرنے کے بعد اس کاغذ پر ڈائری، ڈائری پر ٹائم کے ساتھ مشروط کر کے آپ کو سارے کاموں کی چھوٹی چھوٹی ڈیڈ لائنز بنانی ہونگیں۔ جیسا کہ آپ کاغذ پر لکھ سکتے ہیں کہ دو پہر تین بجے سکول سے آنے کے بعد کیمسٹری کے اس چیپٹر کو تین سے ساڑھے چار تک پڑھوں گا، پانچ بجے بیالوجی کا یونٹ اِدھر تک مکمل کروں گا۔ اس طرح پورے دن کی پلاننگ آپ کے پاس موجود ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ سسٹم Flexible ہونا چاہئے۔ مثال کے طور پر آپ ساڑھے پانچ بجے بیالوجی پڑھ رہے تھے کہ اچانک درمیان میں کوئی دوسرا کام ایسا آجاتا ہے جو ہر حال میں کرنا ضروری ہے تو اب آپ اپنی ڈائری میں تحریر اس پورشن کے پلان کو ری پلان کرینگے۔ آپ تھوڑی ترمیم کر کے بیالوجی کے آدھے گھنٹہ کو کسی اور آنے والی ٹائم سلاٹ میں شفٹ کر دیں گے اس طرح کی پلاننگ ری پلاننگ ہی آپ کو ایک موثر طالب علم بنائے گی اور آپ تمام تر دوسرے کاموں کو اچانک آنے کے باوجود بھی روزانہ اپنا اہم ترین کام بھی باآسانی کر سکیں گے۔

روزانہ اور ہفتہ وارانہ محاسبہ:

شام کو آپ اپنی ڈائری، پیج، ایپ سے جائزہ لیں گے کہ کون کونسے کام کلینڈر سے جو آپ نے تحریر کئے تھے کر چکے ہیں۔ جو کام آپ کر چکے ہیں کلینڈر میں انہیں ٹِک کر دیں جو کام رہ گئے ہیں وہ کلینڈر کے اگلے خانے میں شفٹ کر دیں اور جائزہ لیں کہ آج کہاں کہاں غلطیاں ہوئی ہیں اور کس طرح آپ آنے والے دن مزید بہتر بنا سکتے ہیں اس کے بعد کلینڈر پر اگلے دن کے ٹاسکس لکھ کر وہ کام اپنی چھوٹی ڈائری پر منتقل کر دیں اور اگلے آنے والے دن میں ان پر کام کرنا شروع کر دیں آپ کا کلینڈر آپ کے ہر گزرے ہوئے دن کی رپورٹ آپ کے سامنے رکھ دے گا۔ ہفتہ میں ایک دن گزشتہ پورے ہفتہ کا جائزہ لیں جو چیزیں کر لی ہیں اُن پر خود کو شاباشی دیں جو چیزیں رہ گئی ہیں اور اہم ہیں اُنہیں اگلے ہفتہ میں شفٹ کر دیں دیکھیں کہ اس ہفتہ میں آپ سے کیا کیا غلطیاں ہوئیں اور یہ لازمی بنائیں کے آنے والے دنوں میں وہ نہیں ہوں گی۔ ہر آنے والے دن کو گزرے دن سے بہتر بنائیں اور اپنی پراگرس کو اپنے سامنے رکھیں۔ اس طرح مہینہ ختم ہونے پر اگلے مہینہ کا کلینڈر بنائیں اور گزشتہ مہینے کا محاسبہ کریں۔ اچھی چیزوں پر شاباشی دیں، غلطیوں کو سدھاریں اور ساری ایفرٹس اگلے مہینے کو مزید بہترین ترین بنانے میں صرف کریں۔

حاصل کلام:

۱) پڑھائی اور سلیبس لے کر گول سیٹنگ کریں۔ خود کو چھوٹے چیلنجز اور ڈیڈ لائنز دیں۔

۲) ایک چارٹ کو تیس خانوں میں تبدیل کر کے کلینڈر بنائیں اور ہر بڑے خانہ کو تین چھوٹے خانوں میں تقسیم کریں۔ ایک خانہ ڈیڈ لائنز کیلئے، ایک تین اہم ترین کاموں کا اور ایک ٹو، ڈولسٹ کا۔

۳) ایک پاکٹ ڈائری یا صفحہ ساتھ رکھیں، کلینڈر پر لکھے کاموں کو اس پر ٹائم کے اعتبار سے شفٹ کریں اور اپنے ٹائم کو گھنٹوں کے حساب سے اس پر مینج کریں۔ اسے Flexibe رکھیں۔ کسی اور مجبوری یا کام پڑنے پر پلاننگ ری پلاننگ کا پراسس کریں۔

۴) روزانہ، ہفتہ وارانہ اور ماہانہ خود احتسابی کی عادت اپنائیں۔ آنے والے ہر دن کو گزرے دن سے بہتر بنائیں۔ اپنے ٹائم کو اچھے سے مینج کرنے سے کم وقت میں زیادہ پڑھا جاسکتا ہے۔ یہ آپ کو نظم وضبط برقرار رکھنے میں بھی مددگار ثابت ہوگا، خود احتسابی کا موقع بھی آپ کو فراہم کر سکے گا اور آپ کو ایک موثر طالب علم بننے میں مدد دے گا۔ انشاء اللہ

صدائے میو کی ایڈیٹر 3 ستمبر سے کہروڑ پکا کا 4 روزہ دورہ کرینگے

کہروڑ پکا (نمائندہ/عدنان اسحاق) میو قوم کے نمائندہ ترجمان "صدائے میو" لاہور کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو اخبار کی سرکولیشن اور جنوبی پنجاب کے پانچویں "میو سپوت ایوارڈ" کے سلسلے میں 3 ستمبر کو کہروڑ پکا جائیں گے اور 7 ستمبر تک کہروڑ پکا کے معززین برادری سے ملاقاتیں کرینگے۔

اگست میں بننے والے "صدائے میو" کے نئے ممبران

(10) محمد نعیم فجر میو (سید پور) ضلع قصور
(11) چوہدری رفیق میو (سید پور) ضلع قصور
(12) محمد بابر جمیل میو (گاؤں لونیکی) ضلع قصور
(13) چوہدری خوشی محمد (کمودے والا) ضلع قصور
(14) افتخار ابراہیم میو (چاہ برج والا) ضلع قصور
(15) محمد احمد ڈھنگل میو (کھڈیاں) پتوکی

سالانہ ممبران

(1) حافظ عرفان حیدر (نیازی چوک) چونگی امر سدھو
(2) عبدالستار خاں (حاجی جمعہ مارکیٹ) گجومتہ
(3) ندیم مشتاق میو (ٹاؤن شپ) لاہور
(4) شگفتہ وسیم میو (پرانا کاہنہ) ضلع لاہور
(5) محمد عثمان خاں میو (فیصل ٹاؤن) لاہور
(7) عمرانہ خاں میو (مانا نوالہ) لاہور کینٹ
(8) چوہدری اسرائیل میو (اسلام پورہ) لاہور
(9) کمال الدین میو (چاہ برجوالہ) سید پور قصور

ماہنامہ "صدائے میو" میں اشتہارات کی بکنگ کے لئے 0300-2481227 پر رابطہ کر سکتے ہیں

نفرت کی تجارت

انسان کا فطری المیہ یہ ہے کہ اس کی توجہ مثبت واقعات کی نسبت منفی واقعات کی طرف زیادہ تیزی اور گہرائی سے مبذول ہوتی ہے۔ نفسیات میں اسے ''منفی رجحان'' یا Bias Negativity کہا جاتا ہے۔ انسانی ذہن ارتقائی اعتبار سے اس طرح تشکیل پایا ہے کہ خطرے، نقصان، درد اور غیر یقینی صورتِ حال کو فوری طور پر محسوس کرے کیونکہ قدیم ماحول میں خطرے کو نظر انداز کرنا زندگی اور موت کا مسئلہ ہوسکتا تھا۔ اسی لیے بری خبر محض ایک اطلاع نہیں رہتی بلکہ ہمارے ذہنی نظام کو فوری طور پر متحرک کرتی ہے جبکہ اچھی خبر اکثر نسبتاً معمول کی چیز محسوس ہوتی ہے۔ امریکی نفسیاتی انجمن بھی BiasNegativity کو اس عمومی رجحان کے طور پر بیان کرتی ہے جس میں منفی خصوصیات یا معلومات مثبت خصوصیات کے مقابلے میں زیادہ اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہی انسانی نفسیات اس بات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ معاشرے میں بحران، زوال، ناانصافی، بدعنوانی، سیاسی تصادم اور اجتماعی ناکامی کی داستانیں اتنی تیزی سے توجہ کیوں حاصل کرتی ہیں۔

جب کوئی لکھاری یا سیاست دان معاشرے کے تاریک پہلوؤں پر گفتگو کرتا ہے تو وہ لازماً غلط کام نہیں کر رہا ہوتا بلکہ بعض اوقات وہ اجتماعی ضمیر کو جگانے کی ایک کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ ظلم کی نشاندہی، ناانصافی کی نشاندہی، ادارہ جاتی کمزوریوں کی نشاندہی اور معاشی مسائل کو بے نقاب کرنا کسی بھی زندہ معاشرے کے لیے ضروری ہے۔ مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب تاریکی کو دکھانا اصلاح کا ذریعہ رہنے کے بجائے خود ایک مقصد، ایک کاروباری ماڈل یا سیاسی حکمتِ عملی بن جائے۔ انسان کا المیے سے جذباتی تعلق بھی اسی عمل کو تقویت دیتا ہے۔ دکھ، غصہ، خوف، محرومی اور اجتماعی مظلومیت جیسے جذبات انسان کو فوری طور پر متوجہ کرتے ہیں۔ جب کوئی قلم کار معاشرتی ناانصافی، غربت یا سیاسی محرومی کو بیان کرتا ہے تو ایک عام شہری کو محسوس ہوتا ہے کہ کسی نے اس کے ذاتی دکھ کو زبان دے دی ہے۔ یہ احساس ایک مضبوط جذباتی تعلق پیدا کرتا ہے۔ لکھاری صرف مبصر نہیں رہتا بلکہ بعض اوقات مظلوم کی آواز، ترجمان اور بالآخر نجات دہندہ کے طور پر دیکھا جانے لگتا ہے۔ یہی نفسیاتی عمل سیاسی میدان میں بھی کام کرتا ہے جہاں عوام کی حقیقی مشکلات کو ایک بڑے اجتماعی بیانیے میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ سیاست میں یہ رجحان مزید طاقتور ہو جاتا ہے کیونکہ اقتدار کی سیاست میں صرف مسائل کی نشاندہی کافی نہیں ہوتی بلکہ عوام کے ذہن میں ایک مخصوص تصورِ حال اور تصورِ مستقبل پیدا کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

اپوزیشن میں موجود سیاست دان کے لیے موجودہ حالات کی ناکامیوں کو نمایاں کرنا نسبتاً آسان اور مؤثر سیاسی حکمتِ عملی ہے۔ اگر موجودہ نظام کو مکمل طور پر ناکام، تباہ شدہ اور ناقابلِ اصلاح ثابت کر دیا جائے تو اس کے مقابلے میں خود کو امید، نجات اور تبدیلی کے واحد راستے کے طور پر پیش کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیاسی بیانیے میں اکثر مسئلے کی شدت کو اس حد تک بڑھا دیا جاتا ہے کہ حقیقت اور سیاسی تعبیر کے درمیان فاصلہ پیدا ہونے لگتا ہے۔ تاہم یہاں ایک بنیادی فرق سمجھنا ضروری ہے۔ ہر منفی بات مایوسی کی تجارت نہیں ہوتی اور ہر مثبت بات امید کی علامت نہیں ہوتی۔ ایک ذمہ دار لکھاری اگر معاشرے کی بیماری کی تشخیص کرتا ہے تو اس کا مقصد بیماری کو بدنام کرنا نہیں بلکہ علاج کی ضرورت واضح کرنا ہوتا ہے۔ جراحی بظاہر خون، درد اور زخم کا منظر پیش کرتی ہے مگر اس کا مقصد جسم کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ بیماری کو ختم کرنا ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک باضمیر دانشور کا کام معاشرے کے زخموں کو چھپانا نہیں بلکہ انہیں اس انداز میں سامنے لانا ہے کہ اصلاح کی اجتماعی خواہش پیدا ہو۔

> باضمیر دانشور کا کام معاشرے کے زخموں کو چھپانا نہیں بلکہ اس انداز میں سامنے لانا ہے کہ اصلاح کی اجتماعی خواہش پیدا ہو

اصل مسئلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب معاشرے کے مسائل کو حل کرنے کے بجائے انہیں مسلسل فروخت کیا جانے لگے۔ جدید میڈیا اور سوشل میڈیا کے دور میں توجہ خود ایک قیمتی معاشی وسیلہ بن چکی ہے۔ جو مواد زیادہ لوگوں کو روک کر رکھے، زیادہ تبصرے حاصل کرے اور زیادہ شیئر ہو وہ زیادہ معاشی اور سیاسی قدر پیدا کرتا ہے۔ 2024ء میں Reports Scientific میں شائع ہونے والی ایک تحقیق نے بھی یہ شواہد پیش کیے کہ منفی زبان پر مشتمل آن لائن خبریں سوشل میڈیا پر زیادہ شیئر کی جاتی ہیں، جس سے منفی مواد تیار کرنے والوں کے لیے ایک طرح کی ترغیب پیدا ہوسکتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ''مایوسی کی تجارت'' کا تصور سمجھ میں آتا ہے۔ اگر ایک صحافی جانتا ہے کہ خوفناک سرخی زیادہ کلکس لائے گی، ایک سیاست دان جانتا ہے کہ غصے سے بھرپور تقریر زیادہ جذباتی وابستگی پیدا کرے گی اور ایک سوشل میڈیا تخلیق کار جانتا ہے کہ اشتعال انگیز مواد زیادہ ویوز حاصل کرے گا تو منفی جذبات ایک غیر محسوس معاشی اور سیاسی محرک بن جاتے ہیں۔ یوں معاشرے کا دکھ صرف دکھ نہیں رہتا بلکہ Economy Attention میں ایک قابلِ فروخت شے بن جاتا ہے۔ یہ رجحان صرف پاکستان تک محدود نہیں ہے لیکن پاکستان جیسے معاشروں میں اس کے اثرات زیادہ گہرے محسوس ہوسکتے ہیں جہاں معاشی دباؤ، سیاسی عدم استحکام، ادارہ جاتی کمزوریاں بے روزگاری، مہنگائی اور مستقبل کے بارے میں غیر یقینی پہلے ہی لوگوں کی روزمرہ زندگی کا حصہ ہوں۔

ایسے ماحول میں مسلسل منفی مواد انسان کو صرف ایک مسئلے سے آگاہ نہیں کرتا بلکہ اسے یہ احساس بھی دے سکتا ہے کہ ہر طرف مسئلہ ہی مسئلہ ہے اور کسی بھی سطح پر بہتری ممکن نہیں۔ سوشل میڈیا پر منفی خبروں کو مسلسل دیکھنے کے رجحان جسے عام طور پر Doomscrolling کہا جاتا ہے، پر حالیہ تحقیق نے بھی منفی خبروں پر مسلسل توجہ اور ذہنی بہبود کے درمیان تعلق کی نشاندہی کی ہے جبکہ اس عمل کے ساتھ ثانوی ذہنی دباؤ اور موجودہ لمحے سے توجہ ہٹنے جیسے عوامل بھی وابستہ پائے گئے ہیں۔ یہاں نفسیات کا ایک اور اہم تصور سامنے آتا ہے جسے Learned Helplessness، یعنی ''سیکھی ہوئی بے بسی'' کہا جاتا ہے۔ اس تصور کی بنیاد اس مشاہدے پر ہے کہ جب انسان بار بار ایسے منفی حالات کا سامنا کرے جن پر اسے کوئی اختیار محسوس نہ ہو تو وہ رفتہ رفتہ یہ یقین پیدا کرسکتا ہے کہ اس کی کوشش کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ جدید تحقیق اس تصور کو مزید پیچیدہ انداز میں دیکھتی ہے لیکن کنٹرول اور بے بسی کا تعلق اب بھی نفسیاتی تحقیق کا اہم موضوع ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ طویل اور ناقابلِ کنٹرول منفی تجربات بے عملی، خوف اور مستقبل کے بارے میں منفی توقعات پیدا کرسکتے ہیں جبکہ کنٹرول کا تجربہ اور یہ احساس کہ انسان کسی نتیجے پر اثر انداز ہوسکتا ہے، لچک پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ نکتہ اجتماعی سطح پر نہایت اہم ہے۔

افکار عامرانہ
ڈاکٹر عامر اسرار میو
(اسلام آباد)
0313-7373737

اگر ایک معاشرے کو برسوں تک یہ بتایا جائے کہ یہاں کچھ درست نہیں ہوسکتا، ادارے کبھی بہتر نہیں ہوں گے، معیشت کبھی نہیں سنبھلے گی، سیاست ہمیشہ ناکام رہے گی، نوجوانوں کا کوئی مستقبل نہیں اور ہر کامیاب شخص لازماً کسی سازش یا بدعنوانی کا نتیجہ ہے تو مسئلہ صرف مایوسی تک محدود نہیں رہتا۔ مسلسل یہی پیغام سننے والا فرد اپنی ذات اور اپنے معاشرے کے بارے میں اپنے اختیار کے احساس سے بھی محروم ہوسکتا ہے۔ پھر وہ سوال نہیں کرتا کہ ''میں کیا بہتر کرسکتا ہوں؟'' بلکہ یہ سوچنے لگتا ہے کہ ''کچھ بھی کرنے سے کیا فرق پڑے گا؟'' یہی وہ ذہنی کیفیت ہے جو اجتماعی بے بسی کو جنم دے سکتی ہے۔ البتہ سائنسی اعتبار سے یہ کہنا محتاط نہیں ہوگا کہ پاکستانی معاشرہ محض منفی میڈیا کی وجہ سے Helplessness Learned کا شکار ہو چکا ہے۔ انسانی رویے پر معاشی حالات، سیاسی تجربات، ذاتی زندگی، سماجی تعلقات، اداروں پر اعتماد اور فرد کے اپنے تجربات سمیت بے شمار عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ جدید تحقیق بھی Learned Helplessness کو ایک سادہ اور واحد وجہ و معمول کے رشتے کے طور پر نہیں دیکھتی بلکہ مقصد، کنٹرول، ناکامی کے تجربات اور فرد کی تشریحی عادات جیسے کئی عوامل کو اہم سمجھتی ہے اس لیے زیادہ درست بات یہ ہے کہ مسلسل منفی بیانیہ اجتماعی بے بسی کے لیے سازگار ذہنی ماحول پیدا کرسکتا ہے، نہ کہ یہ کہ وہ اکیلا اس کیفیت کا سبب ہے۔

> اگر معاشرے کو برسوں تک یہ بتایا جائے کہ یہاں کچھ درست نہیں ہوسکتا، ادارے کبھی بہتر نہیں ہونگے، معیشت کبھی نہیں سنبھلے گی، نوجوانوں کا کوئی مستقبل نہیں تو مسئلہ صرف مایوسی تک محدود نہیں رہتا

یہاں ہمارے ادیب، صحافی، دانشور اور سیاست دان کی اخلاقی ذمہ داری کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اگر ایک شخص لاکھوں لوگوں تک اپنی آواز پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہے تو اس کے الفاظ محض الفاظ نہیں رہتے وہ اجتماعی ادراک کی تشکیل میں حصہ لیتے ہیں۔ ایک ایسا کالم جو ہر مسئلے کو تباہی کی علامت قرار دیتا ہے، ایک ایسی سیاسی تقریر جو ہر ادارے کو ناکام اور ہر مخالف کو ملک دشمن بنا دیتی ہے، یا ایک ایسا سوشل میڈیا اکاؤنٹ جو مسلسل خوف، غصہ اور نفرت کو بڑھاتا ہے، ممکن ہے وقتی طور پر بہت زیادہ مقبول ہو جائے مگر طویل مدت میں یہ معاشرے کے اعتماد، برداشت اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت کو کمزور کرسکتا ہے۔ اس کے برعکس امید کا مطلب مسائل سے آنکھیں بند کرنا نہیں ہے۔ حقیقی امید اور خوش فہمی میں بنیادی فرق ہے۔ خوش فہمی کہتی ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہے جبکہ حقیقی امید کہتی ہے کہ بہت کچھ خراب ہے لیکن بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ خوش فہمی اعداد و شمار کو چھپاتی ہے، امید انہیں سمجھ کر عمل کا راستہ تلاش کرتی ہے۔ خوش فہمی تنقید سے گھبراتی ہے، امید تنقید کو اصلاح کا آغاز سمجھتی ہے۔ اسی لیے ایک صحت مند معاشرے کو اندھی مثبتیت بھی نہیں چاہیے اور مستقل منفی بیانیہ بھی نہیں اسے حقیقت پسندانہ امید چاہیے۔ معاشروں کی ترقی صرف بڑے سیاسی نعروں سے نہیں بلکہ چھوٹی، مستقل اور قابلِ پیمائش بہتریوں سے بھی ہوتی ہے۔

> خوش فہمی کہتی ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہے جبکہ حقیقی امید کہتی ہے کہ بہت کچھ خراب ہے لیکن بہتری کی گنجائش موجود ہے

ایک استاد کا بہتر تدریسی طریقہ، ایک سرکاری افسر کا دیانت دارانہ فیصلہ، ایک نوجوان کا ہنر سیکھنا، ایک کاروباری شخص کا روزگار پیدا کرنا، ایک محقق کا نئی دریافت کی کوشش کرنا، ایک ڈاکٹر کا مریض کے ساتھ بہتر رویہ، ایک شہری کا قانون کی پابندی کرنا اور ایک تنظیم کا کسی ضرورت مند کے لیے عملی کام کرنا بظاہر معمولی اقدامات ہیں مگر اجتماعی سطح پر یہی اقدامات سماجی سرمایہ تشکیل دیتے ہیں۔ کسی معاشرے کی اصل طاقت صرف اس کی حکومتوں یا سیاسی جماعتوں میں نہیں بلکہ اس کے لاکھوں شہریوں کی روزمرہ مثبت سرگرمیوں میں پوشیدہ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ کامیاب افراد اور کامیاب معاشروں کی تاریخ میں ایک مشترک عنصر بار بار دکھائی دیتا ہے۔ انہوں نے مشکلات کو نظر انداز نہیں کیا مگر مشکلات کو اپنی شناخت بھی نہیں بننے دیا۔ انہوں نے مسئلے کو پہچانا، پھر اس کے مقابلے میں ایک قابلِ عمل راستہ تلاش کیا۔ انہوں نے ناکامی کو آخری فیصلہ نہیں سمجھا بلکہ تجربے کا حصہ سمجھا۔ نفسیاتی تحقیق میں بھی کنٹرول کے تجربے کو مستقبل کے دباؤ سے نمٹنے کی صلاحیت اور لچک کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ یعنی انسان کو صرف یہ بتانا کافی نہیں کہ مسئلہ کتنا بڑا ہے۔ اسے یہ احساس بھی دینا ضروری ہے کہ وہ کسی نہ کسی سطح پر اس مسئلے کے مقابلے میں کچھ کرسکتا ہے۔ پاکستان کے تناظر میں ہمیں شاید اپنے قومی بیانیے کی زبان پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ پوچھنا ہوگا کہ کیا ہم صرف یہ بتا رہے ہیں کہ پاکستان میں کیا غلط ہے، یا یہ بھی بتا رہے ہیں کہ کیا درست کیا جاسکتا ہے؟ کیا ہم ہر بحران کے بعد صرف مجرم تلاش کر رہے ہیں یا حل بھی تجویز کر رہے ہیں؟ کیا ہم نوجوانوں کو صرف یہ بتا رہے ہیں کہ ان کا مستقبل تباہ ہے یا انہیں یہ بھی بتا رہے ہیں کہ وہ اپنی تعلیم، ہنر، تحقیق، کاروبار اور اجتماعی خدمت کے ذریعے اس مستقبل کی تشکیل میں حصہ لے سکتے ہیں؟ کیا ہم اپنے معاشرے کی ناکامیوں کا حساب رکھتے ہیں تو کامیابیوں، اصلاحات اور خاموش مثبت تبدیلیوں کا بھی حساب رکھتے ہیں؟ ایک باضمیر قلم کار کا کام تاریکی کو چھپانا نہیں بلکہ اسے درست نام دینا ہے۔ لیکن ایک دانشمند قلم کار وہیں نہیں رکتا۔ وہ اندھیرے کی شدت بیان کرنے کے ساتھ یہ بھی تلاش کرتا ہے کہ روشنی کہاں سے آسکتی ہے۔ اسی طرح ایک ذمہ دار سیاست دان کا فرض صرف یہ ثابت کرنا نہیں کہ مخالف ناکام ہے بلکہ یہ دکھانا بھی ہے کہ وہ خود کیا مختلف، قابلِ عمل اور قابلِ پیمائش کرے گا۔ محض غصہ پیدا کرنا قیادت نہیں، محض مایوسی بیان کرنا دانش نہیں اور محض امید کے نعرے لگانا اصلاح نہیں۔ اصلاح ان تینوں کے درمیان ایک ذمہ دار توازن کا نام ہے۔ حقیقت کو دیکھنا، مسئلے کو تسلیم کرنا اور پھر اجتماعی عمل کا راستہ پیدا کرنا۔ آخر کار کسی معاشرے کو صرف اس کے مسائل سے نہیں پہچانا جاسکتا۔ معاشرے اس بات سے بھی پہچانے جاتے ہیں کہ ان کے لوگ مسائل کے جواب میں کیا کرتے ہیں۔ اگر ہماری گفتگو میں مایوسی، نفرت، الزام، شکست اور زوال کے الفاظ مسلسل بڑھتے جائیں اور عمل، تحقیق، تعلیم، خدمت، دیانت، تعاون اور امید کے الفاظ کم ہوتے جائیں تو ہم غیر محسوس طور پر اپنی اجتماعی توانائی کھو سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم تاریکی کی نشاندہی کے ساتھ روشنی کے چھوٹے چھوٹے ذرائع بھی تلاش کرتے رہیں تو یہی تنقید اصلاح کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس لیے سوال صرف یہ نہیں کہ ''کیا ہم تاریکی دیکھ رہے ہیں؟'' اصل سوال یہ ہے کہ ''تاریکی دکھانے کے بعد ہم لوگوں کو کہاں لے جا رہے ہیں؟'' اگر ہماری تحریر قاری کو حقیقت سمجھنے، سوال اٹھانے اور عملی قدم اٹھانے پر آمادہ کرتی ہے تو تنقید اصلاح ہے۔ اگر وہ اسے صرف غصے، نفرت اور بے بسی میں چھوڑ دیتی ہے تو ممکن ہے ہم انجانے میں اسی تاریکی کو بڑھا رہے ہوں جس کے خلاف لکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ایک باضمیر معاشرہ اندھیرے سے انکار نہیں کرتا، مگر اندھیرے کو اپنی تقدیر بھی نہیں بناتا۔ شاید ہماری سب سے بڑی اجتماعی ضرورت یہی ہے کہ ہم شکایت کی زبان سے آگے بڑھ کر تعمیر کی زبان سیکھیں کیونکہ تاریخ میں وہی معاشرے زندہ رہتے ہیں جو اپنی خامیوں کا اعتراف بھی کرتے ہیں اور اپنی اصلاح کی صلاحیت پر یقین بھی رکھتے ہیں۔ میں نے جن کامیاب افراد اور مثبت تبدیلی پیدا کرنے والوں کی زندگیوں کا مطالعہ کیا ہے، ان میں ایک قدرِ مشترک نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ انہوں نے مشکلات کو دیکھا ضرور مگر اپنی زندگی کا مرکز نہیں بنایا۔ ان کے اعمال میں مایوسی، ناامیدی اور بیزاری کے مقابلے میں کوشش، خدمت، علم، تخلیق، تعاون اور اصلاح کا حصہ کہیں زیادہ تھا۔ شاید یہی فرد اور معاشرے دونوں کے لیے اصل سبق ہے کہ تاریکی کو پہچاننا دانش مندی ہے، مگر روشنی پیدا کرنے کی کوشش کرنا کردار ہے۔

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں اک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں اک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطری ساخت اس طرح بنائی ہے کہ یہ انسان اپنی زندگی میں باہمی تعاون کے بغیر نہیں رہ سکتا پھر وہ تعاون ماں باپ کی شکل میں، بہن بھائیوں کی شکل میں، دوستوں کی شکل میں ہو یا محلّہ کی سطح پر ہو کسی بھی سطح پر اک دوسرے کے تعاون کے بغیر جینا محال ہے۔ ہمارے معاشرے میں امداد باہمی کو وہ اہمیت حاصل نہ ہو سکی جو اک اسلامی ملک ہونے کی حیثیت سے ہونی چاہیے تھی۔ اک دوسرے کی کفالت کرنا، مل جل کر دکھ بانٹنا، اک دوسرے کی دیکھ بھال کرنا اسے امداد باہمی کہتے ہیں۔

امداد باہمی کا مطلب کسی کو قرض دینا نہیں بلکہ اسکی اس طرح مدد کرنا ہے کہ دوسرا اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے۔ آج کل پوری دنیا میں جو معاشی حالات ہیں اس کا بہت بڑا اثر پاکستان کے غریب اور متوسط افراد پر ہوا ہے جو غریب تھا وہ غریب ترین ہو گیا اور جو متوسط گھرانے تھے وہ غریب کی لسٹ میں شامل ہو گئے۔ موجودہ دور میں پاکستان جن حالات سے دوچار ہے جیسے کرونا، سیلاب، دہشت گردی اور نہ جانے کیسے کیسے قدرتی آفات نے جس طرح پاکستان میں بسنے والے انسان تو کیا جانور بھی موت کے دھانے پر کھڑے ہیں۔ ان قدرتی آفات اور خطرناک بیماریوں سے نمٹنے اور زندہ رہنے کے لئے ہمیں اک دوسرے کی امداد اور تعاون کرنے کے لئے بہت جلدی اور سچے دل سے باہر نکلنا پڑے گا۔

موجودہ حالات میں اگر باریک بینی سے مشاہدہ کیا جائے تو روئے زمیں پر بسنے والا ہر انسان کسی دوسرے کی مدد کا طلبگار ہے۔ معاشرے کی ترقی اور خوشحالی، افراد اور گروہوں کے علاوہ ایک اور گروہ کی ذمہ داری بھی ہے اور وہ گروہ ریاست اور حکومت چلانے والے افراد کا ہے۔ ہر معاشرے کے افراد کی اولین ضرورت اور طلب انصاف، قانون کی حکمرانی، رواداری، مساوات اور شہری زندگی کی سہولتیں ہیں۔ ترقی یافتہ معاشروں میں یہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم نظر آتی ہیں۔ کوئی بھی شخص اس وقت تک لگن، محنت اور تن دہی سے اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتا جب تک اُس کے حقوق پورے نہ ہو رہے ہوں اور حکومت اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھا نہ رہی ہو۔

وہ معاشرے بے چینی، ابتری، بے سکونی، بدامنی اور انتشار کا شکار ہیں جہاں خود غرضی، نفسانفسی چھینا جھپٹی، بے حسی اور لاقانونیت ہے۔ جہاں ایک فرد دوسرے فرد کی، ایک گروہ دوسرے گروہ کی اور حکومت و ریاست اپنے عوام کی بھلائی، ترقی اور خوشحالی سے غافل ہوں، وہاں پورا معاشرہ تباہی اور زوال کی گہری کھائی میں گرتا جاتا ہے۔ اس وقت عام طور پر مسلم معاشرہ کی جو صورت حال ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، سب سے اہم عبادت نماز سے غفلت عام ہے، نشہ بازی، جوا، سٹہ اور طرح طرح کی مخرب اخلاق اور تباہ کن عادتوں میں معاشرہ کا بڑا طبقہ بتلا ہے، ملٹی میڈیا موبائل کے غلط استعمال سے نوجوان طبقہ بے حیائی اور فحاشی کا شکار ہو رہا ہے۔

ہمارے چاروں طرف بے حسی، خود غرضی، لالچ اور نفسانفسی کا عالم ہے۔ درگزر، ہمدردی، انصاف، رحم دلی، مدد اور تعاون جیسے جذبات اور صفات سے ہم عاری ہو چکے ہیں اور یہ تمام عناصر مل کر ہمیں پستی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ حالانکہ ہمیں دنیا کی دوسری متمدن اور ترقی یافتہ اقوام سے بھی آگے ہونا چاہیئے کیونکہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آخری الہامی کتاب قرآن مجید موجود ہے، جو تمام انسانوں کے لیے ایک بہترین ضابطہ حیات فراہم کرتی ہے۔ ایسے رسول کریم علیم ہمارے لیے نمونہ عمل ہیں جن کا اخلاق بے مثال، جن کی تعلیمات اعلیٰ اور جن کا کردار عظیم ترین ہے۔ آج ہماری نجات اسی میں ہے کہ ہم غیر مسلموں کی نقالی اور روش سے بچیں اور جو لائحہ عمل اور ضابطہ حیات ہمیں اللہ اور اُس کے رسول علیم نے عطا فرمایا ہے صرف اور صرف اُسی پر عمل کریں۔ اسی میں ہماری نجات ہے اور اس میں ہماری ذاتی، اجتماعی اور معاشرتی ترقی کا راز پوشیدہ ہے۔

اپنے اردگرد کے لوگوں کی مدد کے لیے اپنا وقت دینا آپ اور آپ کی کمیونٹی دونوں کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے۔ یہ اعداد و شمار سے ثابت ہے کہ جو لوگ باقاعدگی سے رضا کارانہ کام کرتے ہیں وہ جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند ہوتے ہیں۔ وہ افراد جنہوں نے اپنی زندگی بھر رضا کارانہ خدمات انجام دی ہیں وہ عام طور پر طویل عرصے تک زندہ رہتے ہیں اور ان کی نفسیاتی صحت بہتر ہوتی ہے۔ صحت کے فوائد کے علاوہ، رضا کارانہ خدمات لوگوں کو مقصد کا احساس دیتی ہیں۔ ہم پاکستانی، پاکستانی معاشرے کے عکاس ہیں۔ ہمارے مزاج، ہمارے رویے، ہمارے تعلیمی معیارات، ہمارا اخلاق سب مل جل کر ہمارے معاشرے کی ایک مکمل تصویر پیش کرتے ہیں۔ آج کے حالات میں اگر ہم ایمان داری سے اپنا جائزہ لیں تو آپ دیکھیں گے کہ ہمارے سماجی رویے انتہائی بدترین نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ جہالت، بے حسی، بدمزاجی، جھگڑالو پن، لاقانونیت اور عدم تعاون ہمارے رگ وپے میں سما گئے ہیں۔ ہم عالی شان اور انتہائی مہنگے علاقوں میں بستے ہیں، جہاں ہر کمرے میں اٹالین فرنیچر سجا ہوتا ہے مگر حالت یہ ہے کہ اُسی گھر سے باہر نکلیں تو گٹر بند ہوں گے، سٹریٹ لائٹس نہیں ہوں گی، سڑک کھڈوں سے اٹی پڑی ہوگی اور انہی حالات کو بے حسی کی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے ہم اپنی انتہائی قیمتی کار میں بیٹھ کر کسی اعلیٰ ترین ریسٹورنٹ میں جا بیٹھیں گے اور کہیں گے کہ یہ سب درست کرنا تو حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اگرچہ یہ سب حکومت کی ذمہ داری ہے مگر اپنے حقوق کی بات کرنا اور حکومت اور ضلعی انتظامیہ کی اُس کے فرائض کی انجام دہی کی طرف توجہ دلانا تو کسی حد تک ہمارا بھی فرض ہے۔

لاقانونیت کا مظاہرہ کرنا ہم اپنی شان اور رُعب سمجھتے ہیں۔ ٹریفک کا اشارہ توڑنا، ٹریفک سارجنٹ کو ڈانٹنا، بلاوجہ ہارن بجانا، سڑک پر تھوک

عکسِ حال
خالد حسین رضا میو
(پیر محل)
0300-9123849

اور لفافے پھینکنا، غلط پارکنگ کرنا، غلط اوور ٹیکنگ کرنا، یہ سب ہمارے سماجی رویے بن چکے ہیں۔ یہ تمام جاہلانہ حرکتیں کر کے ہم اپنے آپ کو امیر، بارعب اور طاقت ور دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگرچہ اس مصروف اور تنگی کے حالات میں بھی ہمیں اک دوسرے کا خیال رکھنے کے لئے ٹائم نکالنا پڑے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی نیکی نہیں ہوگی۔ اس معاشی مشکل ترین حالات میں باہمی امداد میں ضروری نہیں کہ آپ کسی کی مالی امداد ہی کریں بلکہ اپنے اردگرد رہنے والوں، محلّہ کے لوگوں سے ملیں ان سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ اپنے محلّہ میں کچرا، گند وغیرہ اٹھا کر صفائی کے ساتھ اپنے علاقے کو رہنے کے لیے زیادہ خوشگوار جگہ بنا سکتے ہیں۔

ہر روز، آپ کے اردگرد ایسے لوگ ہوتے ہیں جو مشکل وقت سے گزر رہے ہوتے ہیں، آپ کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے مسائل مالی، جسمانی یا نفسیاتی ہیں۔ درحقیقت تنہائی ایک بڑھتا ہوا مسئلہ ہے جس کا پتہ لگانا اکثر مشکل ہوتا ہے۔ اپنے پڑوسیوں کو جاننے کے لیے کچھ وقت نکال کر آپ ان کو درپیش چیلنجوں کے بارے میں مزید جان سکتے ہیں اور ان کی مدد کرنے کے طریقے ڈھونڈ سکتے ہیں۔ چاہے اس کا حل بجٹ کی منصوبہ بندی کرنا، گروسری کی خریداری کرنا، یا یہاں تک کہ ایک مختصر بات چیت کرنا، تھوڑی سی کوشش ان کی زندگیوں میں بڑا فرق لا سکتی ہے۔ یہاں میں ذکر کرتا ہوں ایک ایسے ادارے کی جس کی مثال نہیں ملتی اور اس سے ملتے جلتے تھوڑے تھوڑے کام بھی اگر ہم شروع کر دیں تو شاید کچھ فیصد ہمارے معاشرے میں سکون آ جائے۔ اس ادارے کا نام اخوت ہے۔ اگر یہ کسی ترقی یافتہ ملک میں ہوتا تو اس کے انداز کار پر ریسرچ کے انبار لگ چکے ہوتے۔ اخوت کے سربراہ ڈاکٹر امجد ثاقب کی سوچ اور کام کا انداز دوسروں کے لئے مشعل راہ ہے۔ انہوں نے غریب کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے قرض حسنہ کا تصور پیش کیا۔ اب تک یہ 36 ارب روپے بانٹ چکے ہیں۔ واپسی کی شرح 99.9 فیصد ہے' لاکھوں گھرانے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو چکے ہیں۔ کوئی اوور ہیڈ نہیں' برائے نام ہے' مسجد میں بیٹھ کر کام کرتے ہیں۔ دلچسپ بات ہے کوئی ضرورت مند جب اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاتا ہے تو اسے خیال آتا ہے کہ کیوں نا میں بھی اب دوسروں کی مدد کروں۔ اب وہ اپنی آمدنی سے اس کار خیر میں حصہ لینا شروع کر دیتا ہے اور ایک چلتا پھرتا اس کام کا ایمبیسڈر بھی بن جاتا ہے۔ رضا کارانہ طور پر دوسروں کے ساتھ سماجی رابطہ رکھنا تناؤ کو دور کر سکتا ہے اور آپ کو اچھے موڈ میں بھی رکھ سکتا ہے۔

سماجی ماحول میں رہنے سے تنہائی اور افسردگی کے احساسات سے لڑنے میں مدد مل سکتی ہے۔ جیسے جیسے آپ دوسروں اور اپنی برادری کے لیے اچھا کرتے ہیں آپ کو کامیابی کا احساس ہونے لگے گا۔ اس سے آپ کے خود اعتمادی کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ جو وقت آپ رضا کارانہ طور پر گزارتے ہیں وہ آپ کے ذہن کو اپنی پریشانیوں سے دور کرنے میں مدد کرے گا۔ بہت سے بوڑھے لوگوں کے لیے جو ریٹائر ہو چکے ہیں، رضا کارانہ کام مقصد کا احساس فراہم کر سکتا ہے۔ مقصد کا یہ احساس رضا کاروں کے لیے کسی بھی عمر میں موجود ہو سکتا ہے تاہم خاص طور پر ایک بار جب وہ اپنے کام کے اچھے نتائج دیکھیں۔ رضا کارانہ کام کرنے سے آپ کو ایسی مہارتیں حاصل کرنے میں مدد مل سکتی ہے جو آپ اپنے پیشے میں استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک مثال یہ سیکھنا ہے کہ خواتین کی پناہ گاہ میں کام کرنے کے نتیجے میں بحران سے کیسے نمٹا جاتا ہے۔ ہسپتال کے مریضوں سے ملاقات کرنا مدد کرنے کا ایک آسان طریقہ ہے۔ کسی مریض کے ساتھ صرف چند لمحے گزار کر آپ ان کے دن کو فوری طور پر روشن کر سکتے ہیں اور تنہائی سے لڑنے میں ان کی مدد کر سکتے ہیں۔ خون کا عطیہ دینا مدد کرنے کا ایک تیز اور آسان طریقہ ہے۔ اگرچہ خون کا عطیہ دینے میں صرف چند لمحے لگتے ہیں لیکن آپ جو خون دیتے ہیں اسے ہنگامی حالات میں دوسروں کی جان بچانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر آپ قدرتی ماحول اور جنگلی حیات کے بارے میں فکر مند ہیں تو پھر تحفظ کے منصوبے میں شامل ہونے پر غور کریں جانوروں کی دیکھ بھال پر بھی غور کر سکتے ہیں۔

اگر ہر شخص اپنی اپنی ذات میں سے ایک ایک بُرائی آہستہ آہستہ ختم کرتا جائے تو اصلاح کا عمل تیز ہو جائے گا اور پورا معاشرہ درست سمت میں آگے بڑھے گا۔ ہمارے مشرقی حالات اس وقت تکلیف دہ بنتے جا رہے ہیں لہٰذا ہر پاکستانی اور مسلمان کا فرض ہے کہ وہ معاشرے کو سُدھارنے سے پہلے خود کو سدھارے کیونکہ ہر فرد معاشرے ہی کی ایک اکائی ہے۔ اپنی بقا اور سلامتی کی خاطر، آنے والی نسلوں کے تحفظ کی خاطر ہمیں اپنے مجموعی رویوں کو بدلنا ہوگا۔ اپنے اندر اپنی قوم اور لوگوں کی بھلائی اور بہتری کا احساس پیدا کرنا ہوگا ایک دوسرے کی خدمت کا جذبہ بغیر کسی لالچ اور معاوضے کے پیدا کرنا ہوگا۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ تعلیم یافتہ اور سلجھے ہوئے نوجوان طلبا و طالبات آگے آئیں اور ایسے پریشر گروپ تشکیل دیں جو بغیر سیاسی مقاصد کے اپنے اپنے علاقے اور محلے کی بہتری کے لیے کام کریں۔ جو لوگوں میں صفائی، قانون کے احترام اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کا شعور اجاگر کریں اور پھر جو شخص یہ قدم اٹھائے، باقی سب کندھے سے کندھا ملا کر اُس کے ساتھ کھڑے ہوں تا کہ آپس میں اتحاد اور یگانگت ہو اور وہ طاقتیں جو معاشرے اور افراد کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں وہ اس گروہ اور جماعت کی قوت کے سامنے بے بس ہو جائیں اور نیکی کی طرف قدم بڑھانے والے شخص کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ جو لوگ بھلائی کا کام کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی تنہائی اور اکیلے ہونے کے خوف سے خاموش رہتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو جائیں تا کہ اُن کا تنہا ہونے کا خوف ختم ہو جائے۔ جب آپ متحد ہوں گے تو طاقت ور سے طاقت ور دشمن بھی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں۔

شرک اور بدعت

شرک اور بدعت دونوں دین میں خطرناک چیزیں ہیں لیکن دونوں الگ الگ ہیں۔ فرق سمجھ لو تو بہت ساری الجھنیں ختم ہو جائیں گی۔

شرک کیا ہے؟ **لغوی معنی*: شریک بنانا *اصطلاحی معنی*: اللہ کی ذات، صفات یا عبادت میں کسی اور کو شریک کرنا۔ *آسان الفاظ میں*: وہ کام جو صرف اللہ کا حق ہے، اسے کسی اور کے لیے کرنا۔ *شرک کی 3 قسمیں ہیں:

(1) شرک فی الذات* - اللہ کے علاوہ کسی اور کو "خدا" ماننا۔ مثلاً: بت پرستی، ہندو، عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ماننا۔

(2) شرک فی الصفات* - اللہ جیسی صفات کسی اور میں ماننا: مثلاً: یہ عقیدہ کہ فلاں ولی "غیب جانتا ہے"، "ہر جگہ حاضر ہے، اولاد دیتا ہے" صرف اللہ کی صفت ہے

(3) شرک فی العبادت* - عبادت کسی اور کے لیے کرنا مثلاً: غیر اللہ کو سجدہ کرنا، غیر اللہ کے نام کی نذر ماننا، قبر سے دعا مانگنا کہ وہ براہِ راست مدد کرے گا: شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ اگر توبہ کے بغیر مر گیا تو معافی نہیں۔ قرآن: "بے شک اللہ مشرک کو نہیں بخشتا۔

بدعت کیا ہے؟ **لغوی معنی*: نئی چیز ایجاد کرنا *اصطلاحی معنی*: دین میں کوئی نیا کام، نیا طریقہ، نیا عقیدہ ایجاد کرنا جس کی دلیل قرآن و سنت سے نہ ہو، اور اسے "دین" سمجھ کر کیا جائے۔ *آسان الفاظ میں*: دین میں اپنی طرف سے اضافہ کرنا اور

آف دی ریکارڈ
متین قیصر ندیم میو
(احمد پور سیال)
mateenqaiser1977@gmail.com
03006821668

اسے ثواب کا کام سمجھنا۔

*بدعت کی شرط:

1*. وہ کام "عبادت" یا "دین" سمجھ کر کیا جائے۔

2*. اس کی دلیل قرآن وحدیث سے نہ ملے۔

3*. صحابہ اور تابعین کے دور میں وہ نہ تھا- دین میں نئے اذکار ایجاد کرنا اور یہ کہنا کہ "اس کے اتنے لاکھ ثواب ہیں" جبکہ حدیث سے ثابت نہ ہو بدعت گمراہی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "_ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔

شرک اور بدعت میں بنیادی فرق

اصل مسئلہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ دین میں نئی چیز داخل کرنا **نیت** اللہ کے سوا کسی اور کو معبود/مددگار ماننا، ثواب کی نیت سے نیا کام کرنا سب سے بڑا ظلم، ناقابل معافی اگر توبہ نہ ہو گمراہی ہے لیکن شرک نہیں ہے۔ مثلاً قبر کو سجدہ کرنا اسے ثواب سمجھنا ایمان ختم عمل ضائع ہو سکتا ہے۔ *مشرک*: وہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے۔ اس کا عقیدہ خراب ہے۔- *مبتدع*: وہ جو دین میں نیا کام نکالے۔ اس کا عمل خراب ہے، عقیدہ ٹھیک بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً: کوئی شخص 5 وقت نماز پڑھتا ہے، روزہ رکھتا ہے، اللہ کو ایک مانتا ہے۔ لیکن اعمالوں کو کسی مخصوص طریقے سے کرنا 1. *شرک* = اللہ کے ساتھ پارٹنر بنانا۔ یہ عقیدے کا مسئلہ ہے۔ 2. *بدعت* = دین میں نئی چیز نکالنا۔ یہ طریقے کا مسئلہ ہے۔ دونوں سے بچنے کا ایک ہی حل: *قرآن + صحیح حدیث + صحابہ واہل بیت کا طریقہ*۔ جس پر صحابہ نے عمل نہیں کیا، اسے "دین" سمجھ کر نہ کرو۔

قارئین کی محفل

ایڈیٹر کی ڈاک میں قارئین کھل کر اپنی رائے اظہار کر سکتے ہیں لیکن ان کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری ہے

خوشاب کی معلومات میں کچھ کمی رہ گئی، غازی ضیاء اللہ

حافظ صاحب! ماشاءاللہ آپ کی اچھی اور قابل تحسین کاوش ہے کہ آپ نے ضلع خوشاب میں میوقوم کی آبادکاری پر قلم اٹھایا لیکن ان دیہات کے نامی گرامی لوگوں کا ذکر نہیں کیا۔ لہٰذا آپکی معاونت کے لئے ان کا تذکرہ کرنا لازم سمجھوں گا کیونکہ ان ہی کی وجہ سے یہاں کی آبادکاری کو دوام حاصل ہوا ان میں ذیلدار امرت خاں یہ چیئرمین بھی رہ چکے ہیں ان کا بھائی راؤ سمیر خاں نائب تحصیلدار تھے۔ تحصیل قائدآباد میں ایک گاؤں مٹھہ ٹوانہ کے نزدیک ہی ھے ٹی ڈی اے ون یہاں کی آبادکاری زیادہ چھرکلوت گوت کی ہے چوہدری کریم بخش چھرکلوت یہاں کے نمبردار تھے اور کچھ دھینگل اور بالوت گوت کے میو آباد ہیں اور آگے تحصیل نورپورتھل میں ایک مشہور گاؤں جمالی ہے اس کا تذکرہ بھی نہیں کیا اور جہاں پر آپ نے 42DB کا ذکر کیا ہے 43DB کا نہیں کیا اور ساتھ 52DB گاؤں ہے یہاں پر دھینگل اور دیڑوال گوت کے میو آباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسی طرح میوقوم کے لئے کردار ادا کرنے کی مزید توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

آپکا بھائی، غازی ضیاء اللہ میو (شہباز روڈ) قصور

غازی بھائی! رہنمائی کا بہت شکریہ۔ اصل میں کچھ معلومات ہونے کے باوجود شامل اشاعت نہ کر سکے اور چونکہ قائدآباد اور نورپورتھل کے دیہات میں جا ہی نہیں سکے اس لئے وہاں کے بارے میں جو کچھ بتایا گیا ہم نے وہی کافی سمجھا۔ آپ کی آپ مہربانی سے ہماری معلومات میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔

برادری میں الیکشن انتشار کا باعث بن رہا ہے، ماسٹر رمضان

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! انجمن اتحاد و ترقی میوات کے الیکشن کے حوالے سے ہم نے آپ کی ویڈیوز بھی دیکھیں اور دوسروں کی باتیں بھی سنیں اور غلطی سے ایک پروگرام میں بھی چلے گئے لیکن ہمیں کچھ سمجھ نہیں آیا کہ ہو کیا رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ کچھ لوگ کالج کیلئے نہیں بلکہ اپنی اجارہ داری کی جنگ لڑ رہے ہیں اور امیدوار اُن کے ہاتھوں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں انجمن اتحاد و ترقی میوات کے الیکشن برادری میں انتشار کا باعث بن رہے ہیں اس لئے الیکشن کا نہ ہونا ہی قوم کے حق میں بہتر ہے۔

منجانب، ماسٹر محمد رمضان میو (حویلی کرباٹھ) لاہور کینٹ

ماسٹر صاحب! سمجھائیں تو اُسے جسے پتہ نہ ہو آپ تو بہت کچھ جانتے ہیں اور یقینی طور پر آپ اچھی طرح جانتے بھی ہونگے کہ جن لوگوں کی وجہ انتشار کی فضا قائم ہوئی ہے ان کے مقاصد کیا ہیں اور وہ برادری کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کیوں کر رہے ہیں؟۔

مری کا تربیتی کنونشن قابل تحسین کوشش ہے، عمرانہ خاں

محترم حافظ بھائی! ہم نے مری میں ہونے والے تربیتی کنونشن کی تمام ویڈیوز دیکھیں ماشاءاللہ آپ سمیت تمام بھائیوں نے کمال لیکچر دیئے تھے۔ ایک بات سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ کوشش صرف اور صرف اپنی اور قوم کی اصلاح اور ذہن سازی کے لئے تھیں۔ کاش برادری کی دوسری تنظیمیں بھی صدائے میو فورم کی طرح سوچیں اور سوشل میڈیا پر صرف پوسٹیں چلانے کی بجائے عملی کام اور اپنے کارکنوں کی ذہن سازی پر توجہ دیں۔ اصل کام یہی ہے جو آپ لوگ کر رہے ہیں۔ اللہ آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔

آپکی بہن، عمرانہ خاں میو (مانانوالہ) لاہور

عمرانہ بہن! بدقسمتی سے ہماری قوم میں تنظیمیں برادری کو متحد رکھنے کے لئے نہیں صرف اور صرف ذاتی چوہداہٹ کے لئے بنی ہوئی ہیں۔ کام کس طرح کرنا اور قوم کی اصلاح کیلئے ذہن سازی کی کیا اہمیت ہے اس بارے میں کوئی سوچنے کے لئے تیار ہی نہیں اسی لئے کوئی مثبت نتائج سامنے نہیں آتے۔

صدائے میو کی ایک ایک بات درست ثابت ہوئی، عقیل میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! برادری کی موجودہ صورتحال اور الیکشن کے نام پر ہونے والی سیاست کے بارے میں "صدائے میو" میں لکھی گئی ایک ایک تحریر پڑھ کر دل سے دعا نکلی کہ کاش ایسا نہ ہو لیکن آپ نے جتنے بھی خدشات کا اظہار کیا وہ تمام من وعن درست ثابت ہوئے۔ قوم میں آپس کی کھینچا تانی پہلے بھی تھی لیکن جس تنظیم کو ہم جانتے تک نہیں تھے اس کے الیکشن سے جو صورتحال سامنے آ رہی ہے وہ انتہائی شرمناک ہے۔ برادری کے سنجیدہ لوگوں کو بیٹھ کر اس کا حل تلاش کرنا چاہئے اور جن لوگوں نے چوہدراہٹ کیلئے ممبرشپ کے نام پر لاکھوں روپے خرچ کئے ہیں ان کی سوچ کا جائزہ لے کر متفقہ فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔

آپکا بھائی، محمد عقیل کمال (مصطفٰے آباد) قصور

عقیل بھائی!۔ ہماری قوم میں سمجھانے والے بہت ہیں لیکن سمجھنے کے لئے کوئی تیار نہیں۔ جنہوں نے ممبرشپ کے نام پر پیسے خرچ کئے ہیں وہ بھی کسی نہ کسی کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں ان حالات میں جو بھی سچ بولے سب مفاد پرست اُسی کو برا بھلا کہنے لگتے ہیں جو کہ پوری قوم کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

نونہالانِ خوشاب

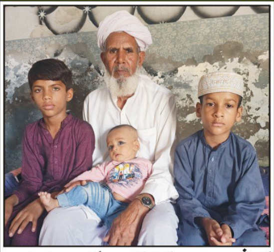

چک نمبر 52/13 ایم بی خوشاب کے چوہدری حنیف میو کا اپنے پوتے عبدالواحد شہزاد، عبدالمالک جاوید اور اسد علی راشد میو کے ہمراہ گروپ فوٹو

چک 13/52 خوشاب کے محمد طلحہ حسن، حافظ محمد سلمان اور محمد طحہٰ کا صدائے میو کے لئے اپنے والد سید نجم الحسن شاہ کے ہمراہ گروپ فوٹو

چک نمبر 62/9 ایم بی ضلع خوشاب کے محمد احمد میو ولد ہومیو ڈاکٹر محمد شکیل میو کا صدائے میو کیلئے مختلف پوز

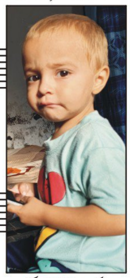

چک 62/9 کے چوہدری آزاد میو کا پوتا اومعاذ آزاد کا بیٹا

چک نمبر 63/10 ایم بی کے عبدالوحید میو کا پوتا اور چنگیز خاں کا بیٹا تبریز خاں چنگیزی

احمد پور سیال میں چوہدری سعی محمد کا پوتا سیف الرحمٰن گیس سلنڈر سے جھلس کر جاں بحق

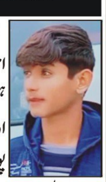

احمد پور سیال (متین قیصر سے) احمد پور سیال کی نواحی بستی چاہ ہستی والا کے چوہدری سعید محمد میو اور چوہدری خان محمد چراؤلی کا پوتا اور چوہدری محمد صدیق میو کا جواں سال بیٹا سیف الرحمٰن میو گیس سلنڈر سے زخمی ہونے کے بعد جاں بحق ہوگیا۔ جنازہ میں سیاسی وسماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

بزمِ ادب

غزل

اسد اللہ ارشد میو (لاہور)

دم نکلنے ، اشک تھمنے ، دل فنا ہونے کو ہے
دیکھنے والے تماشہ دید کے قابل ہے یہ

شمع بجھنے لگی ہے محفل فنا ہونے کو ہے
آپ اپنے ہاتھ سے قاتل فنا ہونے کو ہے

اب کے یہ دریا چڑھا تو سب بہالے جائے گا
ہر طرف چھا جائیں گی خاموشیاں ، ویرانیاں

لہریں اُٹھتی ہیں ابھی ساحل فنا ہونے کو ہے
کون دیگا اب صدا سائل فنا ہونے کو ہے

تو نشانِ رہ گزر کو دیکھتا رہ جائے گا
زندگی بھر تو اسدؔ کے ہاتھ تیرا درد تھا

کارواں لُٹنے کو ہے منزل فنا ہونے کو ہے
درد مٹنے کو ہے یہ گھائل فنا ہونے کو ہے

میواتی گجل

احمد فہیم میو (لاہور)

جیواں ہم فولاد کی جُو
دُکھ پایا ہمزاد کی جُو
چِنتا رَوگ بڑھاوے بیر
رُوڑی والی کھاد کی جُو
چِٹکی چِٹکی سکھ پایا ہاں
بانٹے کوئی برساد کی جُو
میرا من کی بستی بی

اُجڑی ہے بغداد کی جُو
میری چوکھٹ روج سَکالے
سورج آوے ساد کی جُو
پنجرہ میں بی دھاڑے **گجبی**
قیدی ہے آزاد کی جُو
احمدؔ شاعر تَم سُو پوچھے
ہے کوئی مایا داد کی جُو

میرے خدا!

توصیف احمد توصیفی (وڈالہ سندھواں)

زمین و آسماں کے بیچ میں لٹک گیا
نہ جی سکوں نہ مر سکوں میں یوں اٹک گیا
مرے خدا نجات مجھ کو زندگی سے دے
میں تلخیِ حیات میں ہوں اب بھٹک گیا

نہیں ملتے!

انتخاب: طلحہ بن سلمان میو

میرے خلوص کی گہرائی سے نہیں ملتے
یہ جھوٹے لوگ ہیں سچائی سے نہیں ملتے
محبتوں کا سبق دے رہے ہیں دنیا کو
جو عید اپنے سگے بھائی سے نہیں ملتے

حقیقت!

(انتخاب) محمد صابر میو (ٹنڈوالہیار)

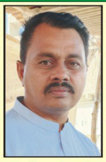

ملال ہے مگر اتنا ملال تھوڑی ہے
یہ آنکھ رونے کی شدت سے لال تھوڑی ہے
بس اپنے واسطے ہی فکر مند ہیں سب لوگ
یہاں کسی کو کسی کا خیال تھوڑی ہے
پروں کو کاٹ دیا ہے اُڑان سے پہلے
یہ خوفِ ہجر ہے شوقِ وصال تھوڑی ہے
مزہ تو تب ہے کہ ہار کر بھی ہنستے رہو
ہمیشہ جیت ہی جانا کمال تھوڑی ہے
لگانی پڑتی ہے ڈبکی ابھرنے سے پہلے
غروب ہونے کا مطلب زوال تھوڑی ہے

میواتی ڈوھا

گوری سووے سیج مُکھ پے ڈارے کیس
چل خسرو گھر اپنے شام بھئی چودیس

مطلب

گوری اپنی سہاگ کی سیج پہ چہرے کو خوبصورت بالوں میں چھپائے سو رہی ہے۔ اے خسرو تو بھی اپنے حقیقی گھر چل چاروں طرف شام ہے تیری زندگی کا دن ختم ہو گیا (یہ دوہا امیر خسرو نے محبوب الٰہی کی وفات پر کہا تھا)

میواتی ڈوھا

کالا بال سُہاؤنا بڈو ملایو تیل
جوانی ایسے جائے گی جیسے بازی گر کو کھیل

مطلب

جب جوان تھے اور بال کالے تھے تو خوبصورت لگتے تھے اور زلفوں میں تیل لگا کر رکھتے تھے لیکن افسوس یہ پتہ نہ تھا کہ جوانی ایسے غائب ہوجائے گی جیسے مداری چیز غائب ہوجاتی ہے۔

کمال دیکھے!

عبدالقیوم رضا میواتی (پہاڑی) ڈسکہ

حسین زلفوں کے جال دیکھے کمال دیکھے
بدلتے موسم کے حال دیکھے کمال دیکھے
وہ جن کو کبھی ہم نے مسیحا سمجھ لیا تھا
اُنہیں کے ہاتھوں زوال دیکھے کمال دیکھے
جو رہبروں نے بچھائے سادہ دلوں کی خاطر
منافقوں کے وہ جال دیکھے کمال دیکھے
جو منبروں پہ سنا رہے تھے ہمیں فضائل
انہیں کے دل میں وبال دیکھے کمال دیکھے
ملا جو موقع تو مڑ کے دیکھا نہ مخلصوں نے
طرح طرح کے ملال دیکھے کمال دیکھے
جو ڈوب کر بھی خدا کی مرضی پہ شاداں تھے
سفینے اُن کے بحال دیکھے کمال دیکھے
رضاؔ یہ دنیا عجب تماشوں کا اک نگر ہے
قدم قدم پر سوال دیکھے کمال دیکھے

لگانے آگ جو آئے تھے، آشیانے کو
وہ شعلے اپنے لہو سے بجھا دیئے تم نے
6 ستمبر
مادرِ وطن کے شہدا کو
سرخ سلام
HAM GROUP OF COMPANIES
ہر نام، قابلِ اعتماد
HAM Properties
HAM Beverages
FAIZAN AKHTAR TRADERS
Greenford FARMS Where Nature And Comfort Intertwine
MD
اعجاز احمد خاں
0345-8587262
Email: Info@hambeverages.com.pk
0300-6581076
CEO
چوہدری اختر علی خاں
Head Office: Opposite to Central Park Housing Society,30KM Feroz Pur Road Lahore

جانوروں کی تمام ادویات، ویکسین اور پولٹری کی میڈیسن کا مرکز
الحافظ فارمیسی
برلب نہر کوٹ میناں روڈ کوٹ رادھا کشن
پروپرائیٹر حافظ محمد انور میو
0321-7626056,0325-6163744

خوشخبری
پاکستان اور اس کے محافظوں کے نام
جی اے میو
لا رہا ہے ایک خوبصورت سونگ جس کا ہر لفظ حقیقت پر مبنی
اور میوزک ایسا کہ واہ واہ کرتے رہ جائیں
دیکھنا مت بھولئے
یکم نومبر 2026ء
G.A.Meo کو میرے یوٹیوب چینل
پلیز لائق، شیئر اور سبسکرائب ضرور کریں
0300-0080088

نواز بلڈنگ مٹیریل سٹور
بچھوکی ماجھہ (رائیونڈ) لاہور (ہول سیل ڈیلر)
پروپرائیٹر امجد ایوب 0301-1117450

گلہ روبی فین بلمقابل
ماڈل فیملی ہسپتال
گوندلانوالہ روڈ گوجرانوالہ
R.T.M No. 94238
(رجسٹرڈ)
رہبر
واٹر پمپس اینڈ موٹرز
6 ستمبر یوم دفاع پاکستان
راہِ حق کے شہدوں اور غازیوں کو
سلام عقیدت
الحاج غلام نبی خاں میو
صدر: میو فاؤنڈیشن گوجرانوالہ
0300-6401996